بیماروں اور مصیبت زدہ مسلمانوں کیلئے اللہ کی طرف
سے حاصل ہونے والے اجر وثواب اور انعامات پر مشتمل

فضائلِ مصائب و امراض

تألیف

أبي بكر عبد الله بن محمد
ابن أبي الدنيا
المتوفی ۲۸۱ھ

اردو ترجمہ و تشریح و اضافات

مولانا اِمداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
موبائل: 0300-6351350

دارُ المعارف ملتان

بیماروں اور مصیبت زدہ مسلمانوں کیلئے اللہ کی طرف سے
حاصل ہونے والے اجر و ثواب اور انعامات پر مشتمل

فضائل مصائب و امراض

کتاب المرض والکفارات

تالیف

امام ابن ابی الدنیاؒ ۲۸۱ھ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

اردو ترجمہ

مولانا امداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم ملتان
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ
0300-6351350

دار المعارف
عنایت پور تحصیل جلالپور پیروالا ملتان

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

فضائل مصائب وامراض

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر..................

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداد اللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت' فوٹو کاپی' ترجمہ' نئی کتابت کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداد اللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

نام کتاب : فضائل مصائب وامراض

کتاب المرض والکفارات امام ابن ابی الدنیاؒ سن وفات ۲۸۱ھ

ترجمہ : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق' مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر..................

ناشر : مولانا امداد اللہ انور دار المعارف ملتان

فون نمبرز : 0300-6351350=061-4012566

اشاعت اول : رجب ۱۴۳۳ھ بمطابق جون ۲۰۱۲ء

صفحات : 240

ہدیہ : : =/ روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم کچہری روڈ ملتان

رابطہ نمبر: 0300-6351350=061-4012566

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور۔	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ سلطان عالمگیر اردو بازار لاہور	مکتبۃ الاحمد ڈیرہ اسماعیل خان
ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ 'گلشن اقبال' کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دار الاشاعت اردو بازار کراچی	ادارہ اشاعت الخیر بوہڑ گیٹ ملتان
ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴	یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور
ملک سنز کارخانہ بازار فیصل آباد	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ علمیہ سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے سب چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	17
2	بوڑھے کیلئے دو مضر چیزیں	17
3	تین چیزوں کا کوئی علاج نہیں	18
4	صحت مند مبارک کے لائق ہے	18
5	بغیر عیادت کے بیماری پسند ہے	18
6	بیماری کا فائدہ	18
7	بیماری میں عافیت مانگنی چاہئے	19
8	وباء میں تسبیح سب سے زیادہ مفید ہے	19
9	امام احمدؒ نے مرض الوفات میں آہ تک نہ کی	19
10	تین چیزیں عابد کا امتحان ہیں	20
11	عرق النساء کا علاج	20
12	تین ناپسندیدہ چیزیں مجھے پسند ہیں	20
13	مجھے طبیب ہی نے تو لٹایا ہے	21
14	مجھے طبیب کی ضرورت نہیں ہے	21
15	طب کا خلاصہ	21
16	علاج میں احتیاط	22
17	جسم کی اصلاح اور نیند کے کم کرنے کا نسخہ	23

18	علاج کرنا چاہئے	23
19	علاج میں خدا پر توکل	23
20	اللہ کی شکایت نہ کرنے کا عجیب واقعہ	23
21	بیماری پر صبر	24
22	سورت فاتحہ شفاء ہے	24
23	نظر بد کیلئے دم کا حکم	25
24	قرآن سے دم کرو	25
25	نبی پاک ﷺ کا دم	25
26	جنات کا علاج	26
27	قرآن سے علاج	26
28	بیماری میں دوستوں کا حق پہچاننا	27
29	بدنظری کا بے مثال علاج	27
30	بدفالی درست نہیں ہے	28
31	مریض تندرست کا خیال رکھے	29
32	بدفالی یا نیک فالی کوئی چیز نہیں	29
33	بدفالی کوئی چیز نہیں	29
34	نجومیوں کی اور جادوگروں کی اور کاہنوں کی تصدیق کی ممانعت	30
35	نجومیوں کی بعض باتیں سچی کیوں ہوتی ہیں؟	31
36	نجومی وغیرہ کی تصدیق کا حکم	31
37	پانچ چیزوں کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا	32
38	اختتام پیش لفظ	32

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز ترجمہ کتاب المرض والکفارات

39	انبیاء کو سب سے زیادہ تکلیف پہنچتی ہے	34
40	حضور کو تیز بخار ہوتا تھا	35
41	ہر دیندار کو اسکے درجہ کے حساب سے آزمائش میں ڈالا جاتا ہے	36
42	مصیبت میں زیادہ انبیاءؑ پھر صالحین ہوتے ہیں	37
43	صالحین پر مصیبتیں	38
44	حضورؐ کے بخار کی تیزی	39
45	حضورؐ پر سخت تکالیف	40
46	انبیاءؑ پر شدت تکلیف کی وجہ	40
47	حضرت اُبی کو موت تک بخار رہا	41
48	بخار گناہوں کو دھو دیتا ہے	42
49	جس طرح کا عمل صحت میں کیا تھا اس طرح کا بیماری میں لکھا جاتا ہے	43
50	مریض کا بیماری میں اچھے کلمات کہنے کا فائدہ	44
51	مریض کیلئے فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے	45
52	مسلمان پر مصیبت سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے	46
53	بیماری کا ثواب نہیں ہوتا بلکہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے	46
54	بیماری پر رونے سے انعام	47
55	درد اور بخار کے دور کرنے کی دعا	48
56	دنیا کا بخار مؤمن کے لئے آخرت کی آگ کا حصہ ہے	49

57	بخار مومن کے لئے جہنم کا حصہ ہے	50
58	بیماری سے مومن کا نکھار	51
59	بیماری سے اٹھنے کے بعد گناہوں سے پاک	52
60	مومن کیلئے بخار ایسے ہے جیسے لوہے کیلئے آگ کی بھٹی	53
61	بیماری سے صحت پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا	53
62	بیماری میں مبتلا کر کے اللہ مومن کو آزماتا ہے	55
63	ایک رات کے بخار سے تمام صغیرہ گناہ معاف	56
64	مریض کی دعا کے الفاظ	57
65	عیادت کرنے والا مریض کے لئے کیا دعا کرے؟	58
66	بخار سے گناہ کس طرح جھڑتے ہیں؟	59
67	تکلیف انسان کے لئے اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے	59
68	بیماری کے لمحے گناہوں کے لمحوں کو مٹا دیتے ہیں	60
69	تکلیف سے گناہ مٹتے ہیں	61
70	ہر تکلیف کے بدلے میں گناہوں کی معافی	62
71	کانٹا چبھنے پر بھی گناہوں کی بخشش	63
72	کانٹے پر گناہوں کی کمی	64
73	بعض دفعہ بڑے مقامات پر پہنچانے کیلئے	64
74	انسان کو تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے	64
75	جسم یا مال یا اولاد میں مصیبت پر گناہوں کی معافی	66
76	سر کے درد اور ہڈیوں کے بخار کا انعام	67
77	مصیبت سابقہ برائی کیلئے کفارہ اور پاکیزگی کا سبب ہے	68

78	بیماری پر شکر کی تلقین	70
79	کافر کیلئے اور مؤمن کیلئے مصیبت کی حیثیت	70
80	مؤمن کیلئے دنیا ہی میں جہنم کا حصہ بخار کی صورت میں مل جاتا ہے	71
81	عیادت کے وقت اچھے اور برے کلمات کا نتیجہ	72
82	بیمار کو اس کی پسند کی بات کہو	73
83	ایک رات کا بخار سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے	74
84	بیماری پر اجر ملنا بہتر ہے	74
85	بیماری میں آدمی آخرت کی طرف متوجہ رہے	75
86	بیمار کی شفا کیلئے دعا	75
87	نظر بد اور درد کا دم	76
88	عیادت تین دن کے بعد ہے	77
89	موت سے پہلے کے دنوں کی اہمیت	78
90	بیماری کے ناپسند ہونے کے باوجود اللہ انعام فرماتا ہے	79
91	مصائب گناہوں کو جھاڑ دیتے ہیں	79
92	مسلمان کی تکلیف خطاؤں کیلئے کفارہ ہے	80
93	مسلمان کی تکلیف خطاؤں کیلئے کفارہ ہے	81
94	مسلمان کی عیادت پر ایک سال کی عبادت کا ثواب	81
95	عیادت کرنے والا جنت کے باغ میں	81
96	بہترین عیادت خفیف وقت میں ہے	84
97	بہترین عیادت خفیف وقت میں ہے	85
98	مریض کی عیادت اور تندرست کی زیارت	85

99	مریض والوں پر ضیافت کا بوجھ نہ ڈالا جائے	85
100	مریض کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھنے کی وجہ	85
101	عیادت کا صحیح طریقہ	87
102	بیماری کا اجر	87
103	مریض کی دعا کب تک رد نہیں ہوتی؟	88
104	مریض کی دعا کب تک رد نہیں ہوتی؟	89
105	مریض لاچار ہے اس لئے اس کی دعا قبول ہوتی ہے	89
106	عیادت کرنے والا ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ چلتا ہے	89
107	مؤمن کیلئے بخار قید خانہ ہے	90
108	بخار موت کا پیغام رساں ہے	91
109	بیمار کے عظیم ثواب پر حضورؐ کا تعجب	91
110	بیماری میں صحت کے زمانے کے عمل سے بھی اچھا عمل لکھو	93
111	کانٹا چبھنے سے بھی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے	94
112	بیماری کی شکایت نہ کرنے کے انعامات	95
113	بیمار گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے	96
114	بعض اوقات بیماری میں صبر پر ہی بلند درجات حاصل ہوتے ہیں	96
115	بیمار کی عیادت سنت اور نفل کب ہے؟	97
116	عیادت کے وقت سے ستر ہزار فرشتوں کی دعاء رحمت	98
117	ایک رات کے بخار کا اجر	99
118	مریض کی عیادت کے وقت خدا کی رحمت میں گھرا ہوتا ہے	100
119	عیادت کرنے والے کیلئے ستر ہزار فرشتوں کا استغفار	101

120	تلاوت نہ کرنی ہوتی تو میں بیمار رہنا پسند کرتا	101
121	صحت یابی کے بعد خدا کو راضی کرنا چاہیئے	102
122	تکالیف سے گناہ کتنا جلدی جھڑتے ہیں؟	102
123	ستر ہزار فرشتوں کی دعا	103
124	تکلیف مؤمن کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے	104
125	بیماری میں تین عمدہ صفات	105
126	بخار کا علاج	106
127	سمجھداری کا معیار	106
128	بیماری میں آہ وزاری کا امتحان	107
129	بیمار کے لئے دعا کے کلمات	108
130	مکمل عیادت اور مکمل سلام کیا ہے؟	108
131	بیماری کے زمانے میں صحت والے عمل کا ثواب	109
132	بیماری کے زمانے میں صحت کے زمانے سے بھی بہتر عمل لکھا جاتا ہے	110
133	بیماری کے زمانے میں صحت کے زمانے سے بھی بہتر عمل لکھا جاتا ہے	110
134	کانٹے پر بھی گناہوں کی بخشش	111
135	ہر ہر تکلیف پر انعام	111
136	معمولی سی گھبراہٹ پر بھی گناہوں کی معافی	113
137	معمولی سی گھبراہٹ پر بھی گناہوں کی معافی	113
138	درد کے لمحات کا اجر	113
139	کافر کی وجہ سے مؤمن کو تکلیف	113
140	گھلا دینے والی بیماری پر مغفرت	114

141	جوتے کا تسمہ ٹوٹنے پر بھی گناہوں کی معافی	114
142	اخیر مرض تک اچھے عمل کا ثواب ملتا ہے	115
143	اخیر مرض تک اچھے عمل کا ثواب ملتا ہے	115
144	دکھ درد گناہوں کو مٹا دیتے ہیں	115
145	بیماری میں ڈرنے اور امید رکھنے والے کا انعام	116
146	عیادت کرنے والا خدا کی رحمت میں داخل ہو جاتا ہے	117
147	کامل عیادت کا طریقہ	118
148	بخار جہنم کی لو سے ہے	118
149	بخار کا پانی سے علاج	119
150	بخار کو پانی سے اتارو	120
151	بخار کے علاج کا ایک طریقہ	121
152	زمزم سے بخار کا علاج	122
153	بخار جہنم کی بھٹی ہے	123
154	بخار اتارنے کا تفصیلی طریقہ	124
155	بخار میں بیمار کی غذا	125
156	حالت سفر اور مرض کا عمل حالت صحت کے عمل کے برابر	126
157	کانٹا چبھنے کا ثواب	126
158	مصیبت گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے	127
159	مؤمن کیلئے مصیبت کا اجر	128
160	ہر تکلیف سے گناہوں کا کفارہ	129
161	آخرت میں کانٹے کا بھی ثواب ملے گا	129

162	بخار والے کو پانی سے نہ روکو	131
163	ملک الموت پہلے بغیر بیماری کے روح قبض کرتا تھا	132
16	ٹانگ کاٹنے پر حضرت عروہ بن زبیرؓ کا صبر	133
165	تین آریوں سے ہڈی کاٹی گئی پھر بھی آپ نے صبر کیا	134
166	یہ پاؤں تیری نافرمانی میں کبھی نہیں اٹھا	135
167	بیٹے کی وفات پر صبر	135
168	بغیر نشہ کے ٹانگ کٹوالی	136
169	حضرت عروہ کے صبر آزما واقعہ کی اور الفاظ میں حکایت	139
170	حضرت عروہ کے صبر کی اعلیٰ مثال	140
171	صبر کی ایک اور روایت	142
172	بیماری کے لاحق ہونے پر یہ دعا کیجئے	144
173	موت کے قریب کے دن باقی ایام زندگانی سے افضل ہیں	145
174	دکھ نہ پہنچنے پر افسوس	146
175	بخار کی حالت میں مرنا فضیلت ہے	146
176	بخار کے لئے کوئی مرحبا نہیں	147
177	مدینے کی وباء نکل کر جحفہ مقام کی طرف چلی گئی	148
178	مریض کی عیادت کرنیوالے کیلئے فرشتے کب تک دعا کرتے ہیں	148
179	ہر مرض کے لئے مقبول دعا	149
180	پھنسی کے لئے دعا	151
181	بیماری دور کرنے کی ایک عمدہ دعا	151
182	درد کو دور کرنے کی دعا	152

183	درد کو دور کرنے کے کلمات	154
184	اس دعا سے بیمار جہنم سے آزاد ہو جائے گا	155
185	بخار جہنم سے مؤمن کا حصہ ہے	157
186	عیادت کا بہترین طریقہ	158
187	بیمار کیلئے دعا کا طریقہ	158
188	بیمار کیلئے اس کا نیک عمل لکھتے رہو	159
189	بدنی تکلیف گناہوں کا کفارہ ہے	160
190	بیماری میں اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو	161
191	حضرت عروہ کا تکلیف پر صبر	162
192	تعزیت کے اچھے کلمات	165
193	حضرت عروہ کے کلمات شکر	166
194	پاؤں کٹنے پر صبر کی دعا	167
195	کٹے ہوئے پاؤں پر مسح	167
196	حضرت عروہ کا صبر	168
197	مریض کیلئے تین یا سات مرتبہ اس دعا سے شفاء	169
198	کبھی موت کا نشانہ آئے گا تو خطا نہیں ہوگا	171
199	عیادت کا وقت کتنا ہے	172
200	درد اور بیماری کیوں آتی ہے؟	173
201	بیماری کی حالت میں صحت کی حالت کے عمل سے بہتر عمل لکھا جاتا ہے	173
202	اجتماعی مصیبت بھی امت مسلمہ کیلئے خیر ہے	174
203	تکلیف درجات اخرویہ کو بلند کرتی ہے	174

204	داڑھ کے درد کے وقت حضرت حسن بصریؒ کا عمل	175
205	بیماری کی کسی کی طرف شکایت نہ کرنا	175
206	بیماری سے تکلیف کی شکایت کرنا	176
207	بچوں کے لئے کلمات حفاظت	176
208	بدنظری کیلئے مسنون استیعاذہ	177
209	ہر بیماری کیلئے شفائیہ کلمات	178
210	ایک اور جھاڑ پھونک	179
211	آخری دوسورتوں کی جھاڑ پھونک	181
212	شفائیہ کلمات	181
213	جھاڑ پھونک کے لئے دعائیہ کلمات	183
214	حضرت فاطمہؓ کا اپنے ابا حضورؐ پر دم	183
215	حضرت فاطمہؓ کا اپنے ابا حضورؐ پر دم	184
216	سب سے بہترین دم	185
217	اس دم سے بیماری ہلکی ہو جاتی ہے	186
218	جس کو بیماری نہیں ہوتی وہ ہم میں سے نہیں ہے	187
219	بیماری پر صبر کی حکایت	189
220	آنکھ دکھنے پر عیادت	189
221	مریض کے لئے دعا مانگنے کا طریقہ	190
222	اللہ کھلاتا پلاتا ہے	191
223	بیمار کو اس کے پسندیدہ کھانے سے نہ روکو	192
224	قیامت میں صحت مندوں کی تمنا	192

225	جو بیمار نہ ہو اس میں خیر نہیں	193
226	بخار سے گناہوں کی معافی	194
227	مصیبت کب گناہوں کا کفارہ بنتی ہے	195
228	بیماری اللہ کو بہت محبوب ہے	196
229	درد کی ٹیس پر اجر	196
230	مریض کی عیادت اور مسلمان بھائی کی زیارت کا ثواب	197
231	مریض کے لئے چار انعام	198
232	مریض کے گناہ کس طرح جھڑتے ہیں؟	199
233	بخار کا علاج پانی سے کریں	200
234	مریض کی عیادت سنت اور نفل کب بنتی ہے؟	200
235	تیمارداری کے لئے روز نہ جایا کرو	201
236	بیمار دو امروں میں سے خیر کی دعا کرے	202
237	بیمار کو تندرست کرنا اللہ پر مشکل نہیں ہے	202
238	بیماری میں اللہ کی شکایت نہ کرنے کا انعام	203
239	عیادت کے وقت رحمت عیادت کرنیوالے کو ڈھانپ لیتی ہے	204
240	مریض کی عیادت سے آدمی رحمت میں غوطہ لگاتا ہے	205
241	حضرت خالد الربعی کا تکلیف کو برداشت کرنا	206
242	بخار بڑے بڑے گناہوں کا بھی کفارہ بن جاتا ہے	207
243	بیماری میں آدمی کی ہر دعا قبول ہوتی ہے	207
244	مصیبت پر صبر اور راحت پہنچنے پر انبیاءؑ کا خوف	208
245	آدمی مصیبتوں کو یاد کرتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے	209

246	مصائب کاذکر نہ کرنا بھی مصیبت ہے	209
247	مسلمان کیلئے ہر حالت میں خیر ہے	210
248	بیماری گناہوں کو جھاڑ دیتی ہے	211
249	اللہ بیماری سے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے	212
250	تین مرتبہ اپنی تکلیف کو چھپانا	212
251	مؤمن کی تکلیف سے زیادہ اللہ اس کے گناہ بخش دیتے ہیں	213
252	حضورؐ کو سب سے زیادہ درد لاحق ہوتا تھا	214
253	گناہ کا بدلہ دنیا میں	214
254	کانٹے پر بھی درجہ بلند اور گناہ معاف	215
255	مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھرا رہتا ہے	215
256	مؤمن اور مسلمان کی بیماری کی وجہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں	216
257	مؤمن کو مصیبت میں مبتلا رکھنے کی حکمت	217
258	مؤمن کی تکلیف اس کو گناہوں سے صاف کر دیتی ہے	217
259	بخار کا علاج پانی ہے	218
260	تکلیف میں حضرت ابن عمرؓ کی دعا	219
261	مصیبت پر صبر سے جنت (حکایت)	220
262	حالت بیماری میں نیک عمل نہ کرنے کے باوجود بھی لکھے جاتے ہیں	221
263	سب سے زیادہ تکلیف انبیاءؑ کو پہنچتی ہے پھر درجہ بدرجہ	221
264	مجھے بخار سب سے زیادہ محبوب ہے (حضرت ابو ہریرہؓ)	222
265	انبیاءؑ کیلئے مصیبت بھی زیادہ ہوتی ہے اور اجر بھی	223
266	بیمار کی عیادت تین دن کے بعد ہوتی ہے	223

267	کوئی بیمار نہ ہوتو اس میں خیر نہیں ہے	224
268	مؤمن اور مسلمان کی بیماری سے گناہوں کی معافی	225
269	بخار گناہوں سے طہارت کا سبب ہے	226
270	مؤمن کی تکلیف سے گناہ جھڑتے ہیں	227
271	بیماری کے بدلے میں تمام گناہ معاف	227
272	بیماری میں کیے ہوئے گناہ فرشتہ نہیں لکھتا	228
273	مصیبت گناہوں کے سبب آتی ہے	229
274	تکلیف پہنچنے کے دو اہم سبب	229
275	مریض پر دعائیہ کلمات	230
276	بخار چھپانے کے انعامات	231
277	دس دن بخار برداشت کرنے پر تمام گناہوں کی معافی	232
278	ترجمہ اضافات ابن ابی الدنیافی احدی نسخ المرض والکفارات	233
279	آخر کتاب " المرض والكفارات " لابن أبی الدنیا	239

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

از امداداللہ انور

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفی

اما بعد!

الحمدللہ امام ابن الدنیا کی کتاب "کتاب المرض والکفارات" کا اردو ترجمہ مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی مہربانی سے قبول فرمائے۔

ذیل میں ہم چند باتیں اپنی طرف سے اکابرین اسلام کے اقوال کی تحریر کرتے ہیں جن کا تعلق اسی کتاب کے مضمون کے ساتھ ہے تاکہ بطور پیش لفظ کے ان کو ذہن نشین کیا جائے اور بیماری اور اس کے متعلقات پر مصیبت زدہ افراد کو ظاہری اور باطنی تسلی حاصل ہو۔

بوڑھے کیلئے دو مضر چیزیں

حضرت ثابت بن قرہ فرماتے ہیں کہ بوڑھے پر دو چیزوں سے زیادہ کوئی چیز نقصان دینے والی نہیں ایک یہ کہ اس کی لونڈی حسین ہو دوسرا اس کا کھانا پکانے والا عمدہ طریقے سے پکاتا ہو کیونکہ وہ زیادہ کھانے سے بیمار ہو جائے گا اور نکاح سے بوڑھا ہو جائے گا۔

تین چیزوں کا کوئی علاج نہیں

ایک اور آدمی کا قول ہے کہ تین چیزوں کا کوئی حیلہ نہیں ایک وہ محتاجی جس کے ساتھ سستی بھی ہو دوسرا جھگڑا جس میں حسد بھی ہو تیسرا وہ بیماری جس کے ساتھ بڑھاپا بھی ہو۔

صحت مند مبارک کے لائق ہے

حضرت مسلم بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ جب صحابہؓ اور تابعین میں کوئی بیماری سے شفاء پاتا تھا تو اس کو پاک ہونے کی مبارک دی جاتی تھی۔

(حلیۃ الاولیاء: ۲/۴، ۶)

(فائدہ) یعنی بیماری سے آدمی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اس لئے اس کو پاک ہونے کی بشارت دی جاتی تھی۔

بغیر عیادت کے بیماری پسند ہے

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ میں ایسی بیماری چاہتا ہوں کہ اس میں لوگ مجھے پوچھنے کے لئے نہ آئیں۔ (حلیۃ الاولیاء: ۸/۹۶)

(فائدہ) ایسی بیماری کی فضیلت بھی بہت ہے جس میں آدمی کے تمام اسباب اور حیلے اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں اور آدمی اللہ کی رضا میں راضی ہوتا ہے اور ڈھیر سارے انعامات کا مستحق بن جاتا ہے۔

بیماری کا فائدہ

حضرت فضیؒ فرماتے ہیں کہ بیماریاں اس لئے مقرر کی گئی ہیں تاکہ بندے ان سے سیدھے ہو جائیں ورنہ ہر بیماری سے کسی کو موت نہیں آتی۔

(حلیۃ الاولیاء: ۸/۱۰۸)

بیماری میں عافیت مانگنی چاہئے

حضرت ابو الربیع سلیمان بن جاوُدؒ فرماتے ہیں کہ جب امام شافعیؒ بات کرتے تھے تو ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے قرآن شریف کی کوئی سورت پڑھ رہے ہوں کیوکہ آپ کی زبان بہت فصیح تھی ایک مرتبہ آپ شدید بیمار ہوئے تو دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا لَکَ رِضیً فَزِدْ.

اے اللہ! اگر اس میں تیری رضا ہے تو اس کو اور بڑھا دے۔

یہ بات حضرت ادریس بن یحییٰ الخولانیؒ کو پہنچی تو انہوں نے امام شافعیؒ کی طرف پیغام بھیجا اے ابو عبداللہ! میں اور آپ رجال مصیبت میں سے نہیں ہیں تو امام شافعیؒ نے حضرت ادریسؒ کی طرف پیغام بھیجا اے ابو عمرو! آپ میرے لئے اللہ سے عافیت کی دعا مانگیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۳۵/۹)

وباء میں تسبیح سب سے زیادہ مفید ہے

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے وباء میں تسبیح سے زیادہ نفع دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۳۶/۹)

امام احمدؒ نے مرض الوفات میں آہ تک نہ کی

حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میرے والدؒ جس بیماری میں فوت ہوئے یہ ربیع الاول سنہ ۲۴۱ ھجری کی بات ہے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن ادریسؒ کی کتاب نکالو تو میں نے وہ کتاب نکالی تو آپ نے فرمایا کہ ل اس میں لیث کی احادیث نکالو تو میں نے وہ احادیث نکال کر اس میں یہ روایت پڑھی کہ حضرت طاؤس بیماری میں کراہنے کو بھی پسند نہیں کرتے تھے چنانچہ جب وہ فوت ہوئے تو ان کی آہ اور کراہنے کو کسی نہ نہ سنا۔ تو میں نے یہ حدیث اپنے والدؒ

کے سامنے پڑھی تو میں نے بھی اپنے والد کی بیماری میں کبھی بھی آہ اور انین نہ سنی حتیٰ کہ آپ فوت ہو گئے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱۸۳/۹)

تین چیزیں عابد کا امتحان ہیں

حضرت احمد بن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عتبہ بن ابی سائبؒ سے سنا انہوں نے فرمایا تین چیزیں عابد کا امتحان ہیں ایک بیماری، ایک حج، ایک شادی۔ پس جو شخص ان کے بعد بھی ثابت قدم رہا تو وہ ثابت قدم ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۷/۱۰)

عرق النساء کا علاج

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ عرق النساء کی بیماری میں عربی دنبے کی چکی لی جائے نہ بڑی ہو نہ چھوٹی اس کو پھاڑ کر پگھلا دیا جائے اور اس کے تین حصے کر دیئے جائیں پھر صبح سویرے نہار منہ اس کی ایک تہائی کو پی لیا جائے حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے یہ علاج سو سے زیادہ لوگوں کو بتایا جن کو عرق النساء کی بیماری تھی تو وہ صحت یاب ہو گئے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۲۷۶/۶)

اس روایت کو یزید بن ہشام سے موقوفاً روایت کیا ہے اور ابو اسامہ نے ہشام سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

تین ناپسندیدہ چیزیں مجھے پسند ہیں

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو میں پسند کرتا ہوں حالانکہ لوگ اس کو پسند نہیں کرتے ایک محتاجی، دوسرا بیماری، تیسری موت۔
(حلیۃ الاولیاء: ۲۱۷/۱)

مجھے طبیب ہی نے تو لٹایا ہے

حضرت معاویہ بن قرۃؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداءؓ بیمار ہوئے تو ان کے پاس ان کے ساتھی تشریف لائے اور پوچھا کہ آپ کو کیا تکلیف ہے، فرمایا مجھے اپنے گناہوں کی تکلیف ہے انہوں نے پوچھا کہ آپ کی کیا خواہش ہے؟ فرمایا میں جنت کی خواہش رکھتا ہوں انہوں نے کہا کیا ہم آپ کے لئے کوئی طبیب بلادیں؟ فرمایا اسی نے تو مجھے لٹایا ہے۔

(فائدہ) یعنی بیماری اور شفاء اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔

مجھے طبیب کی ضرورت نہیں ہے

حضرت ربیع بن خثیمؒ کو ان کی بیماری کے زمانے میں کہا گیا کہ کیا ہم آپ کے لئے طبیب نہ بلادیں؟ فرمایا مجھے مہلت دو پھر غور کیا اور پھر یہ آیت پڑھی:

وَعَادًا وَّثَمُوْدَ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا. وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا. (الفرقان:۳۸-۳۹)

(ترجمہ) اور ہم نے عاد کو اور ثمود کو اور اصحاب الرس کو اور ان کے درمیان کی بہت سی امتوں کو ہلاک کیا اور ہم نے ہر ایک کو مثالیں دے کر سمجھایا تھا اور ہم نے سب کو بالکل برباد کردیا۔

چنانچہ حضرت ربیع بن خثیمؒ نے ان عاد و ثمود کی دنیا کے بارے میں حرص کا ذکر کیا اور اس میں رغبت کا بھی اور فرمایا کہ ان کے بھی طبیب ہوتے ہیں اور ان کے مریض بھی نہ تو دوا کرنے والا بچا اور نہ دوا لینے والا سارے ہی مر گئے، میرے لئے کوئی طبیب نہ بلانا۔

طب کا خلاصہ

ایک طبیب نے حجاج سے کہا جس نے اس کا علاج کیا تھا کہ آپ نے مجھے

اپنے علاج کا شرف بخشا ہے آپ ان چیزوں کی نگہداشت کیجئے جو میں آپ کو کہتا ہوں۔

۱) دوا اس وقت تک استعمال نہ کرنا جب تک ضرورت نہ ہو۔
۲) کھانا اس وقت تک نہ کھانا جب تک آپ کے پیٹ میں کوئی چیز موجود ہو۔
۳) اور جب کھانا کھائیں تو چالیس قدم چل لیا کریں۔
۴) لگا تار میوے نہ کھائیں۔ (فروٹ)
۵) گوشت نہ کھانا مگر جوان بکرے کا۔
۶) بوڑھی عورت سے شادی نہ کرنا۔
۷) مسواک اپنے لئے لازم کر لینا۔

بعض حکماء کا قول ہے کہ کھانا کم کر دو تو بیماریوں سے محفوظ رہو گے۔

ایک اور طبیب کا کہنا ہے کہ جو شخص میانہ روی سے خوراک استعمال کرے گا تو وہ فصد سے مستغنی ہو جائے گا۔

(فائدہ) پرانے زمانے میں بہت سی بیماریوں کا علاج فصد سے ہوتا تھا اب وہ طریقہ نہیں رہا۔ فصد کا معنی یہ تھا کہ مختلف بیماریوں میں مختلف قسم کی رگوں سے مخصوص مقدار میں خون نکالا جاتا تھا۔

علاج میں احتیاط

حضرت سلمان فارسیؓ نے حضرت ابوالدرداءؓ کی طرف لکھا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ لوگوں کے علاج کے لئے طبیب بن گئے ہیں آپ اس کا خیال رکھنا کہ کسی آدمی کو آپ کے علاج سے موت آئے اور آپ کے لئے جہنم تیار ہو جائے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۱/۲۰۵)

جسم کی اصلاح اور نیند کے کم کرنے کا نسخہ

حضرت عثمان بن زائدہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سفیان ثوریؒ نے لکھا کہ اگر آپ کا ارادہ ہو کہ آپ کا جسم صحت مند رہے اور نیند کم آئے تو کھانا کم کردو۔ (حلیۃ الاولیاء: ۷/۷)

علاج کرنا چاہئے

امام اعمشؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی شریحؒ کوان کے پاؤں میں تکلیف ہوئی تو انہوں نے شہد کا لیپ کردیا اور دھوپ میں بیٹھ گئے آپ کے پاس عیادت کرنے والے کئی لوگ آئے اور انہوں نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا اچھا ہے انہوں نے کہا کہ آپ نے کسی طبیب کو دکھایا ہوتا فرمایا میں نے ایسا کیا ہے انہوں نے پوچھا پھر اس نے کیا کہا؟ فرمایا کہ اس نے خیر کا وعدہ کیا ہے۔
(حلیۃ الاولیاء: ۴/۱۳۳)

علاج میں خدا پر توکل

حضرت مغیرہ بن حبیبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینارؒ کے پیٹ میں تکلیف ہوئی تو آپ سے کہا گیا کہ آپ کے لئے کوئی دوا بنادی جائے تاکہ اس سے آپ کے پیٹ کی تکلیف جاتی رہے تو فرمایا کہ اپنی طب سے مجھے معاف رکھو، اے اللہ! آپ جانتے ہیں میں نے دنیا میں اپنے پیٹ کے لئے نہیں رہنا چاہتا اور نہ ہی اپنی شرمگاہ کے لئے۔ پس آپ مجھے دنیا میں باقی نہ رکھئے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۲/۳۶۱و ۶/۲۴۸)

اللہ کی شکایت نہ کرنے کا عجیب واقعہ

حضرت حسن بن صالح ؒ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی علی بن صالح کی

وفات کا وقت ہوا تو آپ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر یہ آیت پڑھی:

وَ مَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيۡقِيۡنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيۡنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيۡقًا. (سورة النساء: ٦٩)

(ترجمہ) اور جو لوگ اللہ اور رسول کے فرمانبردار ہیں وہ لوگ ان حضرات کے ساتھ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی انبیاء صدیقین شہداء اور نیک بختوں پر اور ان کی رفاقت خوب ہے۔

(فائدہ) اپنی اس دکھ بھری بیماری کو انہوں نے کس طرح چھپایا؟ کہ اللہ کی شکایت نہ ہو اور تکلیف پر کتنا صبر کیا اور رضاء بالقضاء کا مظاہرہ فرمایا اللہ ان کے درجات کو بلند کرے اور ہمیں ان کے قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

بیماری پر صبر

حضرت ابوبکر بن عیاشؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام اعمشؒ کی خدمت میں ان کی اس بیماری کے وقت گیا جس میں وہ فوت ہوئے تھے میں نے کہا کہ آپ کے لئے کوئی طبیب نہ بلادوں فرمایا میں اس کا کیا کروں گا؟ خدا کی قسم اگر جان میرے اختیار میں ہوتی تو میں اس کو کسی کوڑا کرکٹ کی جگہ پر ڈال دیتا، جب میری موت ہو تو کسی کو بھی نہ بتانا اور مجھے لے جا کر میری قبر پر ڈال دینا۔

(حلیۃ الاولیاء: ۵/۵۱)

سورت فاتحہ شفاء ہے

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ کچھ صحابہ کرامؓ ایک پانی کے گھاٹ پر گئے وہاں ایک ڈسا ہوا آدمی تھا تو اس پانی کے اوپر رہنے والے لوگوں میں سے

ایک آدمی صحابہ کرامؓ کے پاس آیا اور پوچھا کیا تم میں کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ کیونکہ یہاں ایک آدمی ہے جس کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے تو صحابہ کرامؓ میں سے ایک آدمی ان کے ساتھ چلا گیا اور سورت فاتحہ پڑھتا رہا اور اپنی لعاب جمع کرتا رہا اور اس پر پھونک مارتا رہا تو اس سے اس کو شفاء ہوگئی تو وہ لوگ کچھ بکریاں لے کر آئے۔ صحابہ کرامؓ نے فرمایا کہ ہم یہ نہ لیں گے جب تک حضور ﷺ سے پوچھ نہ لیں، چنانچہ انہوں نے پوچھا تو حضور ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا تمہیں کس نے بتایا تھا کہ یہ جھاڑ پھونک ہے تم نے درست کیا ان بکریوں کو لے لو اور میرے لئے بھی کچھ حصہ نکالنا جو کچھ تم نے لیا ہے بطور اجر کے کتاب اللہ زیادہ لائق ہے۔ (البخاری: ۵۷۳۶-۵۷۳۷، ومسلم ۱: ۲۲)۔

نظر بد کیلئے دم کا حکم

(۱۹۰۷) حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے گھر میں ایک بچی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہی مائل سرخی نشان تھا تو آپ نے فرمایا اس پر دم کرادو اس کو بدنظری لگی ہے۔ (البخاری: ۵۷۳۹، ومسلم: ۲۱۹۷)۔

قرآن سے دم کرو

(۱۹۰۹) امام مالکؒ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے جب کہ ان کو داد کی شکایت تھی اور ایک یہودی عورت دم کر رہی تھی تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اس تکلیف پر قرآن پاک سے دم کرو۔ (المؤطا: ۲/۹۴۳)

نبی پاک ﷺ کا دم

(۱۹۱۰) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ مجھے درد کی شکایت ہوئی تو حضرت

انسؓ نے مجھے فرمایا کیا میں آپ کو وہ دم نہ کروں جو حضور ﷺ کا دم ہوتا تھا تو میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاس، مُذْھِبَ الْبَاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا اَنْتَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا.

(ترجمہ) اے اللہ لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کرنے والے شفاء عطا فرما تو ہی شفاء دینے والا ہے کوئی شفاء دینے والا نہیں مگر تو، ایسی شفاء جو بیماری کو نہ چھوڑے۔ (البخاری:۲:۵۷۲)

جنات کا علاج

(۱۹۱۴) حضرت مالکؒ فرماتے ہیں کہ معدن بنی سلیم قبیلے پر حضرت زید بن اسلم کو حکمران بنا کر بھیجا گیا معدن کو جنات کی طرف سے تکلیف پہنچتی تھی تو انہوں نے حضرت زید بن اسلم کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اذان دو اور اذان میں اپنی آوازیں اونچی رکھو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا تو ان سے جنات کی یہ تکلیف ہٹ گئے اور یہ لوگ جب کبھی ایسی تکلیف ہوتی تو اذان دیتے ہیں چنانچہ مجھے حضرت زید بن اسلم کے اس مشورے سے بڑی حیرت ہوئی۔

(فائدہ) یعنی کتنا اچھا مشورہ انہوں نے دریافت کیا اور مفید ثابت ہوا۔

قرآن سے علاج

حضرت صالح المریؒ فرماتے ہیں کہ میرے گھر کے لوگوں کو ریح فالج کی بیماری پہنچی تو میں نے ان پر قرآن پڑھا تو درست ہوگئیں تو میں نے یہ بات حضرت غالب القطان سے ذکر کی تو فرمایا کہ اس سے آپ کیوں تعجب کرتے ہیں خدا کی قسم اگر آپ مجھے یہ بتاتے کہ کسی میت پر قرآن پڑھا گیا ہے اور وہ زندہ ہو

گیا ہے تو یہ بھی میرے لئے عجیب بات نہ ہوئی۔ (حلیۃ الاولیاء:۶/۱۷۰)

بیماری میں دوستوں کا حق پہچاننا

حضرت معتمر بن سلیمان حضرت ایاس بن فلان سے روایت کرتے ہیں حضرت معتمرؒ نے ایاس کے والد کا نام بھی بتایا تھا فرمایا کہ حضرت حسن بصریؒ اور میں حضرت ابونضرہ کے پاس ان کی بیماری کی عیادت کے لئے گئے تو ان میں سے حضرت ابونضرہؒ نے فرمایا تھا اے ابوسعید! میرے قریب ہو جایئے تو حضرت حسنؒ ان کے قریب ہو گئے پھر حضرت ابونضرہ نے اپنا ہاتھ ان کی گردن پر رکھا اور ان کے رخسار کو بوسہ دیا تو حضرت حسنؒ نے فرمایا اے ابونضرہ! خدا کی قسم اگر مرت کی ہولنا کی نہ ہوتی تو لوگ آپ کے بھائی یہ پسند کرتے کہ دنیا سے رخصت ہو جائیں لوگوں نے عرض کیا اے ابوسعید! آپ کوئی سورت پڑھ دیجئے اور دعا بھی فرما دیجئے تو آپ نے قل ھو اللہ احد اور آخری دو سورتیں پڑھیں، اور اللہ کی تعریف کی اور ثناء بیان کی پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا، پھر یہ دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ مَسَّ اَخَانَا ضُر، وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.

اے اللہ! ہمارے بھائی کو تکلیف پہنچی ہے اور آپ مہربانوں میں سب سے زیادہ مہربان ہیں۔

پھر رو پڑے اور حضرت ابونضرہ بھی رو پڑے اور ان کے گھر کے حضرات بھی رو پڑے۔ میں نے حضرت حسن بصریؒ کو اس سے زیادہ کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا تو حضرت ابونضرہؒ نے فرمایا اے ابوسعیدؒ آپ ہی میری نماز جنازہ پڑھائیں گے۔ (حلیۃ الاولیاء:۳/۹۸)

بدنظری کا بے مثال علاج

حضرت احمد بن محمد بن یوسفؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبداللہ الساجیؒ

مستجاب الدعوات تھے اوران کی بہت سی کرامات ہیں ہم ان کے ساتھ حج کے یا کسی جہاد کے سفر میں تھے آپ اپنی سواری پر سوار تھے اوران لوگوں میں ایک آمی تھا جو نظر بد رکھتا تھا وہ کسی چیز کی طرف بھی دیکھتا تو وہ چیز ضائع ہو جاتی تھی تو حضرت ابوعبداللہ الساجیؒ کی اونٹنی بھی بڑی خوبصورت تھی ان سے کہا گیا کہ آپ بدنظر سے اپنی اونٹنی کی حفاظت فرمائیں تو حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو اس کی بدنظری نہیں لگ سکتی تو بدنظر کو ان کی اس بات کی خبر دی گئی تو وہ حضرت کی اونٹنی کے پاس آیا اور اونٹنی پر نظر بد کی تو اونٹنی پھڑکنے لگی اور گر کر حرکت کرنے لگی تو حضرت ابوعبداللہ کو خبر کی گئی کہ اس پر بدنظر نے آپ کی اونٹنی کو نظر لگا دی ہے اور دیکھ لیں کہ یہ کس طرح سے پھڑک رہی ہے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے بدنظر آدمی کے بارے میں بتاؤ کہ کہاں ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ ہے تو آپ اس کے سامنے کھڑے ہوئے اور یہ کہا

بِسْمِ اللهِ حَبَسٌ حَابِسٌ، وَحَجَرٌ يَابِسٌ، وَشِهَابٌ قَابِسٌ، رَدَّتْ عَيْنُ الْعَائِنِ عَلَيْهِ وَ اَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْهِ، فِي كِلْوَتَيْهِ رَشِيقٌ وَفِي مَالِهِ، فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُورٍ. ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيْرٌ. (الملک: ۳-۴)

تو اس بدنظر کی دونوں آنکھیں بہہ پڑیں اور اونٹنی اس طرح اٹھ کھڑی ہوئی کہ گویا کہ اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔ (حلیۃ الاولیاء: ۹/۳۱۶-۳۱۷)

بدفالی دُرست نہیں ہے

(۱۸۶۸) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَ یُعْجِبُنِی الْفَالُ الصَّالِحُ۔

نہ چھوت کی بیماری ہے اور نہ بدفالی لینا درست ہے اور مجھے نیک فال اچھا لگتا ہے۔ (البخاری:۵۷۵۶، ومسلم:۲۲۲۴)۔

مریض تندرست کا خیال رکھے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا یُوْرَدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ.

مریض آدمی کو صحت مند کے پاس نہ لایا جائے۔ (البخاری:۵۷۷۱، ومسلم:۲۲۲۱)۔

(فائدہ) یعنی اللہ تعالی نے یہ طریقہ چلا دیا ہے کہ اگر صحیح آدمی بیمار آدمی کے پاس رہے تو کچھ امراض کو لگ جاتی ہیں۔

بدفالی یا نیک فالی کوئی چیز نہیں

حضرت ابن طاؤسؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت طاؤسؒ کے ساتھ سفر کرتا تھا اس نے ایک مرتبہ کوے کو کائیں کائیں کرتے سنا تو کہا خیر تو حضرت طاؤسؒ نے فرمایا کہ اس کے پاس کون سی خیر ہے؟ یا شر ہے؟ تم میرے ساتھ نہ چلا کرو۔ (حلیۃ الاولیاء:............)

بدفالی کوئی چیز نہیں

حضرت سعید بن ہلالؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے حضرت کعب احبارؒ سے فرمایا آپ کا علم نجوم کے بارے میں کیا خیال ہے؟ تو حضرت کعبؒ نے فرمایا کہ اس میں کوئی خیر نہیں ہے وہ اس کی کراہت کا بیان کرتے رہے پھر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ لَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.

اے اللہ! کوئی نیک فال یا بدفالی نہیں مگر آپ ہی کی طرف سے اور کوئی قوت نہیں مگر آپ ہی کی طرف سے۔

خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ کلمات توکل کا اعلیٰ طریقہ ہیں اور جنت میں آدمی کا خزانہ ہیں اگر کوئی آدمی یہ کلمات کہے گا اور پھر کام شروع کردے گا تو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور اگر وہ بدفالی لے کر کام سے واپس لوٹ گیا تو اس کے دل نے شرک کا ذائقہ چکھ لیا۔

نجومیوں کی اور جادوگروں کی اور کاہنوں کی تصدیق کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ. (النمل: ٦٥)

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے! سوائے اللہ کے جو کوئی آسمانوں میں اور زمین میں ہیں غیب نہیں جانتے۔ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ دوبارہ کب زندہ کئے جائیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا. اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا. لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا.

(الجن: ٢٦-٢٨)

(ترجمہ) غیب کا جاننے والا وہ ہی ہے وہ اپنے بھید کی خبر کسی کو نہیں دیتا۔ مگر اپنے پسندیدہ رسول (فرشتہ کو) تو اس کے آگے اور پیچھے

نگہبان فرشتے بھیج دیتا ہے۔تاکہ اللہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور اللہ نے تمام کاموں کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔اور ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے۔

نجومیوں کی بعض باتیں سچی کیوں ہوتی ہیں؟

(۱۸۵۷) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا یہ لوگ کچھ حیثیت نہیں رکھتے تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ ہمیں کچھ باتیں کہتے ہیں جو سچی ہوتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک سچی بات ہوتی ہے جس کو جنات اڑا کر لے آتے ہیں اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتے ہیں پھر وہ اس بات کے ساتھ سو جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں۔(البخاری:۶۲:۵۷، ومسلم:۲۲۲۸)۔

نجومی وغیرہ کی تصدیق کا حکم

(۱۸۵۸) حضرت مالک بزید بن خالدؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور ﷺ نے رات کے وقت بارش کے بعد حدیبیہ کے دن صبح کی نماز پڑھائی جب منہ پھیر کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو خوب معلوم ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میرے بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ میرے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور انکار کرتے ہیں پس وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے تو یہ شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں سے کفر کرتا ہے اور جس نے کہا کہ ہمیں ستاروں کی اس اس نوعیت کی تبدیلی سے بارش ہوئی ہے تو وہ شخص میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔(المؤطا:۱:۱۹۲، رقم ۴۵۱۔ومن طریقہ رواہ البخاری:۸۴۶، ومسلم:۱۰۳۸)۔

پانچ چیزوں کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

(۱۸۶۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا؟ کوئی نہیں جانتا کہ رحموں میں کیا ہے؟ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا؟ اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ مرے گا؟ اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی؟ (البخاری:۱۰۳۹)

(فائدہ) آج کل بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ الٹرا ساؤنڈ مشینوں سے پیٹ میں بچہ، بچی کا علم ہو جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اور حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ رحموں میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا اس کا مطلب صرف بچہ اور بچی کا معلوم ہونا نہیں کیونکہ اگر بچہ اور بچی کا معلوم ہونا ہوتا تو من کا لفظ استعمال فرماتے ما کا لفظ استعمال فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اچھے برے ہونے کا اس کی زندگی موت کا اس کے حالات کا اس کے نیک و بد ہونے کا اس کے مال دار اور فقیر ہونے کا اس طرح کے جتنے اقسام بھی رحم میں موجود بچے کے بارے میں ہیں ان سب کو کوئی نہیں جانتا اور یہ بات الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے سے معلوم نہیں ہو سکتی۔

اس طرح سے جو عام طور پر اطلاع ہوتی ہے کہ فلاں جگہ بارش ہوگی اور اتنے دن ہوگی تو یہ ان کے اندازے ہوتے ہیں اور پیچھے سے جس طرف سے بادلوں کی رو آرہی ہوتی ہے اور جہاں جہاں رکتی ہے اور آگے چلتی ہے تو وہ اس کے اندازے سے اس طرح کی بات کرتے ہیں۔

امداد اللہ انور

بسم الله الرحمن الرحیم

وبه نستعين

أخبرنا القاضى الإمام العالم جمال الدين قراء ة عليه وأنا أسمع وذلكب.

قال: أخبرنا الشيخ الإمام أبو سعد محمد بن أحمد بن محمد ابن الخليل الأبيوردى ثم الطوسى الفقيه، قال: أخبرنا خالى الشيخ أبو الفضل محمد بن أحمد بن أبى الحسين العارف المهلبى، قال: أخبرنا الشيخ الثقة أبو سعيد محمد بن موسى بن الفضل بن شاذان الصيرفى، أخبرنا أبو عبدالله محمد بن عبدالله الأصبهانى الصّفار بنيسابور سنة سبع وسبعين وثلاث مائة، أخبرنا أبوبكر عبدالله بن محمد بن عبيد القرشى المعروف بابن أبى الدنيا.

انبیاءکوسب سے زیادہ تکلیف پہنچتی ہے

۱ – حدثنا خالد بن خداش بن عجلان المهلّبی، حدثنا عبدالله بن وهب، عن هشام بن سعد، عن زید بن أسلم، عن عطاء بن یسار، عن أبی سعید الخدری قال دخلت علی النبی ﷺ وهو محموم فوضعت یدی فوق القطیفة فوجدتُ حرارة الحمیّ، فقلت: ما أشد حُمَّاك یا رسول الله! قال:

" إنّا كذلك معشر الأنبياء يضاعف علينا الوجع ليضاعف لنا الأجر ".

قلتُ: یا رسول الله! فأیّ النّاس أشدُّ بلاءً؟ قال:

"الأنبیاء، قلت: ثم مَن؟ قال: **" ثمّ الصالحون إن كان ليُبتلى بالفقر حتّى ما يجد إلّا العباءة فيجوبها ويلبسها، وإن كان أحدهم ليبتلى بالقمل حتّى يقتله القمل وكان ذلك أحبّ اليهم من العطاء ".**

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ کو بخار تھا میں نے اپنا ہاتھ ایک کپڑے پر رکھا تو آپ کے بخار کی گرمی کو محسوس کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کتنا تیز بخار ہے فرمایا ہم انبیاء کی جماعت کی یہی حالت ہے ہم پر درد کو بھی بڑھا دیا جاتا ہے تا کہ ہمارے لئے اجر کو بھی بڑھا دیا جائے میں نے عرض کیا یا

(۱) والحدیث أخرجه الحاکم فی " المستدرك " (۱/۴۰)؛ والبیهقی فی " شعب الایمان " (الباب- ۷۰- مخطوط) وایضا فی " سننه " (۳/۳۷۲) من طریق بحر بن نصر الخولانی؛ والحاکم فی " المستدرك " (۱/۴۰) والبیهقی فی " سننه " (۳/۳۷۲) من طریق الربیع: وابو یعلی فی " مسنده " (۲/۳۱۲-۳۱۳ رقم ۱۰۴۵) عن أحمد بن عیسی: ثلاثتهم عن ابن وهب به- ورواه ابن سعد فی " الطبقات " (۲/۲۰۸) عن خالد بن خداش - بنفس الطریق. ورواه ابن ماجة فی الفتن باب الصبر علی البلاء (۲/۱۳۳۵ رقم (۴۰۲۴) من طریق ابن أبی فدیك عن هشام بن سعد به۔

رسول اللہ پھر لوگوں میں زیادہ مصیبت میں کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا انبیاء۔ میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا پھر نیک لوگ کہ کسی کو فقر میں مبتلا کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ جبے کے سوا کوئی لباس نہیں پاتا پس اسی کو وہ کاٹ کر اوڑھ لیتا ہے اور ان میں سے کوئی جوں کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کو جوئیں مار دیتی ہیں پھر بھی کسی سے لینے کی بجائے ان کو صبر کرنا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

حضورؐ کو تیز بخار ہوتا تھا

۲- حدثنا ابو خيثمة ، حدثنا جرير، عن الأعمش ، عن ابراهيم التيمي، عن الحارث بن سويد، قال: قال عبد الله : دخلت على رسول الله ﷺ وهو يوعك، فمسته بيدى، فقلت: يا رسول الله ! انّك لتوعك وعكا شديداً ، فقال رسول الله ﷺ:

" **اِنّي أُوعَك كما يوعك رجلان منكم** " ، قال ، قلت: ذلك أن لك أجرين ؟ فقال رسون الله ﷺ: " أجل " ثم قال رسول الله ﷺ: " **ما من مسلم يصيبه أذىً من مرض فما سواه إلّا حطّ الله به سيّاته كما تحطّ الشجرة ورقها** ".

---

(۲)والحديث أخرجه أبو يعلى في " مسنده " (۹۸/۹-۹۹) ومن طريقه البغوى في " شرح السنة " (۲٤۲/۵ رقم ۱٤۳۱) عن أبي خيثمة به۔ ورواه البخارى في المرض (٦/٧-٧) عن قتيبة ؛ ومسلم في البر (۱۹۹۱/۳) عن عثمان ابن أبي شيبة وزهير بن حرب واسحاق بن ابراهيم؛ وأبو نعيم في " الحلية " (۱۲۸/٤) من طريق اسحاق بن ابراهيم : كلهم عن جرير به۔

كما رواه البخارى في المرضى (٧/٧) من طريق سفيان ؛ والدارمي في الرقاق (رقم ۵٧) ، والبيهقي في " شعب الايمان " (الشعبة ـ ٧٠) من طريق يعلى بن عبيد؛ وأحمد في " مسنده " (۳۸۱/۱) ؛ وابن ابى شيبة في " المصنف " (۲۲۹/۳)؛ والبيهقي في " سننه " (۳٦۱/۳) وابن حبان (رقم ٧٠١ ـ الموارد)؛ وهناد في " زهده " (۲٤۱/۱ رقم ٤۱٠) من طريق أبي معاوية : كلهم عن الأعمش به۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو شدید بخار تھا میں نے آپ کو ہاتھ لگایا اور عرض کیا یارسول اللہ آپ کو تو شدید بخار ہے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے میں نے عرض کیا اس لئے کہ آپ کو دہرا اجر ملے گا تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں پھر فرمایا جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے بیماری کی یا اس کے علاوہ کی تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کو مٹادیتے ہیں جس طرح سے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

ہر دیندار کو اسکے درجہ کے حساب سے آزمائش میں ڈالا جاتا ہے

۳- حدثنا عبيد الله بن عمر الجشمي - وغيره - حدثنا حماد بن زيد، حدثنا عاصم بن بهدلة، عن مصعب بن سعد، عن أبيه، قال، قلت: يا

---

(٣)والحديث أخرجه الترمذي في الزهد (٦٠١/٤ رقم ٢٣٩٨) عن قتيبة؛ وابن ماجة في الفتن (١٣٣٥/٢ رقم ٤٠٢٣) عن يوسف بن حماد ويحيى بن درست؛ وأحمد في "مسنده" (١٨٥/١) والبيهقي في "شعب الايمان" (الشبعة ٧٠) كلاهما من طريق عفان؛ والبغوي في "شرح السنّة" (٢٤٤/٥ رقم ١٤٣٤) من طريق يحيى بن عبدالحميد الحمّاني كلهم عن حماد بن زيد به۔

وقال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح۔

ورواه الدارمي في الرقاق (رقم ٦٧) من طريق سفيان؛ وأحمد في "مسنده" (١٧٣/١) من طريق شعبة؛ وأيضا (١٨٠/١) من طريق هشام الدستوائي؛ والبيهقي في "سننه" (٣٧٢/٣) وابن سعد في "الطبيقات" (٢٠٩/٢) من طريق شيبان بن عبدالرحمن؛ وابن أبي شيبة في "مصنّفه" (٢٣٣/٣) عن أبي بكر بن عياش: خمستهم عن عاصم بن بهدلة به۔

وأخرجه الحاكم في "المستدرك" (٤٠/١-٤١)؛ وابن حبان (رقم ٦٩٨-٧٠٠- الموارد) كلاهما من طرى العلاء بن المسيب عن مصعب بن سعد به.

صححه الحاكم، وأقره الذهبي۔

رسول الله ! أيّ النّاس أشدّ بلَاءً ؟ قال:

" الأنبياء ، ثم الأمثل فالأمثل ، يُبتلى الرّجل على حسب دينه فإن كان دينه صلبًا اشتدّ بلاؤه ، وإن كان في دينه رقّة ابتُلِي على حسب ذلك ، فما يبرح البلاء بالعبد حتّى يتركه يمشي على الأرض ما عليه خطيئة ".

(ترجمہ) حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ مصیبت میں کون لوگ ہوتے ہیں؟ فرمایا انبیاء کرامؑ پھر درجہ بدرجہ آدمی کو اس کی دینداری کے اعتبار سے تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے پس اگر اس کی دینداری مضبوط ہوتی ہے تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہوتی ہے تو اس کے حساب سے اس کو مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے پھر اس شخص پر مصیبت رہتی ہے حتیٰ کہ وہ زمین میں چلتا پھرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔

مصیبت میں زیادہ انبیاءؑ پھر صالحین ہوتے ہیں

٤- حدثنا إسحاق بن اسماعيل ، حدثنا جرير ، ومحمد بن فضيل ، عن ليث ، عن مجاهد ، عن أبي هريرة ، قال: سُئل النبي ﷺ من أشدّ الناس بلاءً ؟ قال:

" النبيون ثم الصالحون ".

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ مصیبت کس پر واقع ہوتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرامؑ پر پھر صالحین پر۔

---

(٤) والحديث أورده الشيخ علي المتقي في " كنز العمال ". (٤٣٣/٣) وقد مرّ علينا برقم (٣) عن سعد بن ابي وقاص.

صالحین پر مصیبتیں

٥- حدثنا عبيد الله بن عمر الجُشَمي - وغيره - حدثنا يحيى بن سليم الطائفي، حدثنا اسماعيل بن كثير، عن زياد بن أبي زياد مولى ابن عياش، عن بعض أصحاب النبي ﷺ قال: دخلنا على النبي ﷺ وهو موعوك، فقلنا أخ أخ بآبائنا وأمهاتنا يا رسول الله! ما أشدّ وعك؟ فقال:

" إنّا معشر الأنبياء يُضاعف علينا البلاء تضعيفاً "

قال، قلنا: سبحان الله، قال: " أفعجبتم إنّ أشدّ النّاس بلاءً، الأنبياء والصالحون الأمثل فالأمثل " قلنا: سبحان الله، قال: أفعجبتم ان كان النبي من الأنبياء ليدرع العباءة من الحاجة لا يجد غيرها " قلنا: سبحان الله، قال: " أفعجبتم إن كان النبيّ من الأنبياء ليقتله القمل "، قلنا: سبحان الله، قال:

" أفعجبتم إن كانوا ليفرحون بالبلاء كما تفرحون بالرخاء ".

(ترجمہ) جناب نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو بخار تھا ہم نے عرض کیا اوہو ہمارے آباء وامہات آپ پر قربان ہوں آپ کو کتنا شدید بخار ہے تو آپ نے فرمایا ہم انبیاءؑ کی جماعت پر مصیبت کو زیادہ کر دیا جاتا ہے ہم نے عرض کیا سبحان اللہ! آپ نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو لوگوں میں زیادہ مصیبت میں مبتلا انبیاءؑ اور صالحین ہوتے ہیں درجہ بدرجہ ہم نے عرض کیا سبحان اللہ! فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو انبیاءؑ میں سے ایک نبی نے اپنے جبے کو محتاجی کے وقت پھاڑا (اور اسی کو پہن لیا) کیونکہ اس کے علاوہ اور ان کے پاس کپڑا نہیں تھا ہم نے عرض کیا سبحان اللہ! آپ نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو انبیاءؑ میں سے ایک نبی کو جوؤں نے ہی

---

(٥) والحديث قد مضى في هذا الكتاب بنحو برقم (١) واستوفينا تخريجه هناك فراجعه۔

ماردیا تھا ہم نے عرض کیا سبحان اللہ! فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو یہ لوگ مصیبت پر بھی ایسے خوش ہوتے تھے جیسا کہ تم فراوانی کے دنوں میں خوش ہوتے ہو۔

حضورؐ کے بخار کی تیزی

٦- حدثنا اسحاق بن ابراهيم ، حدثنا حجاج بن محمد، عن شعبة، عن حصين بن عبدالرحمن ، سمعت أبا عبيده بن حذيفة ، يحدّث عن عمته ، قالت: أتيت النبي ﷺ في نسوة نعوده ، فاذا سقاء معلقة يقطر ماؤها عليه من شدّة ما يجد من الحمىّ ، فقلنا: لودعوتَ اللّٰه أن يرفعها عنك ، قالت: فقال:

" إنّ أشدّ الناس بلاءً الأنبياء ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ".

(ترجمہ) حضرت ابوعبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی عیادت کے لئے کچھ عورتوں کے ساتھ حاضر ہوئی ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا اس سے پانی کے قطرے آپ ﷺ پر گر رہے تھے بخار کی اس تیزی کی وجہ سے جو آپ کو لاحق تھا (تا کہ پانی کے ٹھنڈے قطرے گرنے کی وجہ سے آپ کے بخار میں کمی واقع ہو) تو ہم نے عرض کیا کاش! کہ آپ اللہ سے دعا مانگتے کہ اللہ آپ سے اس تکلیف کو دور کر دیتے تو

(٦)والحديث أخرجه أحمد في " مسنده " (٣٦٩/٦) عن محمد بن جعفر؛ الحاكم في " المستدرك " (٤٠٤/٤) وابن سعد في " الطبقات " (٣٢٥/٨) من طريق أبي عامر العقدي ؛ والبيهقي في " الشعب " (الشعبة- ٧٠) من طريق خالد ابن الحارث ؛ ثلاثتهم عن شعبة به۔

ورواه الطبراني في " الكبير " (٢٤٤/٢٤ رقم ٦٢٦) من طريق عبد اللّٰه بن ادريس ، أيضا (٢٤٥/٢٤ رقم ٦٢٧) من طريق خالد بن عبد اللّٰه: كلاهما عن حصين به۔

وذكره المحاملي في " الامالي " (٤٤/٣) عن أبي عبيدة به۔

صححه الحاكم وأقرّه الذهبي ، قال الألباني كما قالا . راجع " الصحيحة" (رقم ١١٦٥)۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ تکلیف انبیاءؑ کو ہوتی ہے پھران سے نچلے درجہ کے لوگوں کو پھران سے نچلے درجہ کے لوگوں کو۔

حضورؐ پر سخت تکالیف

۷- حدثنا اسحاق بن ابراهيم، حدثنا جرير، عن الأعمس، عن أبي وائل، عن مسروق، قال: قالت عائشة: ما رأيت أشدّ وجعاً من رسول الله ﷺ۔

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے زیادہ دکھ میں مبتلا کسی کو نہیں دیکھا۔

۸- حدثنا أحمد بن جميل، حدثنا عبد الله بن المبارك، حدثنا شعبة، عن الأعمش، عن أبي وائل، عن مسروق، عن عائشة قال، فقالت: ما رأيتُ الوجع على احد اشدّ منه على رسول الله ﷺ۔

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو درد میں مبتلا نہیں دیکھا۔

انبیاءؑ پر شدت تکالیف کی وجہ

۹- حدثنا ابراهيم، حدثني يحيى بن بكير، حدثنا ابن لهيعة، حدثني محمد بن عبدالرحمن، عن عروة، عن عائشة قالت: كان رسول الله ﷺ يشدّد عليه إذا مرض حتّى أنه لربّما مكث خمس عشرة لا ينام، وكان يأخذه عرق الكلية وهو الخاصرة، فقلنا: يا رسول الله! لو دعوتَ

---

(۷) والحديث أخرجه مسلم في البر (۱۹۹۰/۳) بنفس السند عن اسحاق بن ابراهيم وأيضا في البر (۱۹۹۰/۳) عن عثمان بن أبي شيبة عن جرير به۔

ورواه البخاري في المرضى (۳/۷) ومسلم في البر – ولم يسق لفظه – (۱۹۹۰/۳) وابن ماجة في الجنائز (۵۱۸/۱۔ رقم (۱۶۲۲)؛ والبغوي في "شرح السنة" (۲۴۳/۵ رقم ۱۴۳۲) من طريق سفيان عن الأعمش به۔

اللّٰہ فیکشف عنك ۔ قال:

" إنّا معشر الأنبیاء یشدّد علینا الوجع لیکفّر عنّا ".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ جب بیمار ہوتے تھے تو آپ کی بیماری شدید ہو جاتی تھی حتیٰ کہ آپ پندرہ پندرہ دنوں تک نہیں سو سکتے تھے آپ کو بھوک کا درد بھی پکڑ لیتا تھا ہم نے عرض کیا کاش! کہ آپ اللہ سے دعا کرتے اور اللہ آپ سے اس تکلیف کو دور کر دیتے فرمایا ہم انبیاءؑ کی جماعت پر درد کی تکلیف سخت کر دی جاتی ہے تاکہ یہ ہمارے لئے کفارہ ہو۔

(فائدہ) انبیاء کرامؑ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں اور ان تکالیف کی وجہ سے ان کے لئے کفارہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے درجات میں مزید ترقی ہوتی ہے کیونکہ جس کے گناہ نہ ہوں اور پھر اس کو تکلیف پہنچے تو اس سے درجات کی ترقی مراد ہوتی ہے۔

حضرت اُبی کو موت تک بخار رہا

۱۰ - حدثنا عبید اللّٰہ بن عمر الجشمی ، وابو خیثمة وغیرهما ، قالوا: حدثنا یحیی بن سعید ، عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عُجرة عن

---

(۱۰) والحدیث أخرجه أبو یعلی فی " مسنده " (۲۸۱/۲ رقم ۹۵۵) - وعنه ابن حبان فی " صحیحه " کما فی " الاحسان " (۲۵۵/٤-۲۵٦ رقم ۲۹۱۷) - عن زهیر ، و أحمد فی " مسنده " (۲۳/۳) عن یحیی بن سعید به۔ وفی روایة أبی یعلی: أن رجلًا من المسلمین قال یا رسول اللّٰہ أرأیت هذه الأمراض۔

وذکره الهیثمی فی " المجمع " (۳۰۱/۲) وقال: رواه أحمد وأبو یعلی ، ورجاله ثقات ۔ وأورده السیوطی فی " الدرالمنثور " (٦۹۸/۲) و نسبه إلی أحمد و مسدد و ابن ابی الدنیا فی " الکفارات " وأبی یعلی وابن حبان والطبرانی فی " الأوسط " وصححه والبیهقی عن أبی سعید۔

وعزاه المنذری لأحمد وابن أبی الدنیا وأبی یعلی وابن حبان فی " صحیحه " فی " الترغیب والترهیب " (۲۹٦/٤ رقم ٦٤)۔

زينب بنت كعب ، عن أبي سعيد الخدري قال: يا رسول الله ! أرأيت هذه الأمراض التي تُصيبنا ، ماذا لنا بها ؟ قال: " كفّاراتٌ " قال أبي بن كعب : يا رسول الله ! وإن قلّتْ ؟ قال: "شوكة فما فوقها" ، قال: فدعا أُبي على نفسه ألا يُفارقه الوعك حتى يموت في ألا يشغله عن حجّ ولا عمرة ولا جهاد في سبيل الله ولا صلاة مكتوبة في جماعة قال: فما باشر رجل جلده بعدها إلّا وجد حرّها حتى مات۔

(ترجمہ) آپ نے ان بیماریوں کو دیکھا جو ہمیں پہنچتی ہیں ہمیں ان کے بدلے میں کیا ملے گا؟ فرمایا کفارے ملیں گے حضرت اُبی بن کعب نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ معمولی ہو؟ آپ نے فرمایا کانٹا چبھے یا اس سے بھی کم درجے کی تکلیف ہو تو حضرت اُبی نے اپنے متعلق دعا فرمائی کہ ان سے بخار جدا نہ ہو حتیٰ کہ موت آجائے لیکن ان کو یہ بخار نہ حج سے روکے نہ عمرے سے اور نہ جہاد فی سبیل اللہ اور نہ فرض نماز باجماعت سے چنانچہ فرمایا کہ جو شخص بھی ان کے جسم کو ہاتھ لگاتا تھا تو اس میں حرارت پاتا تھا حتیٰ کہ ان کا اسی حالت میں انتقال ہوا۔

بخار گناہوں کو دھو دیتا ہے

۱۱- حدثنا عبيد الله بن عمر الجشمي ، حدثنا يزيد بن زريع ، حدثني حجاج الصواف [حدثنا] أبو الزبير عن جابر بن عبد الله ، أن

---

(۱۱) والحديث أخرجه البيهقي في " شعب الإيمان " (الباب: ۷۰ مخطوط) من طريق المؤلف۔

ورواه مسلم في البر (۱۹۹۳/۳) والبيهقي في " سننه " (۳۷۷/۳) وأبو يعلى في " مسنده " (۶۴/۴ رقم ۲۰۸۳) ثلاثتهم عن عبيد الله بن عمر القواريري به۔

كما رواه أبو يعلى في " مسنده " (۱۲۵/۴ رقم ۲۱۷۳) من طريق اسماعيل بن ابراهيم عن الحجاج به.

وأخرجه الحاكم في " المستدرك " (۳۴۶/۱) من طريق خالد بن يزيد عن أبي الزبير به.

وقال الحاكم: صحيح على سرط مسلم ووافقه الذهبي.

رسول الله ﷺ دخل على أم السائب ـ أو ـ أم المسيب ـ ابو الزبيرشك ـ وهى تُزَفزِقَ ، فقال : مالكِ تُزَفزِفِين " ؟قالت: الحمىّ لا بارك الله فيها ، قال: "لا تسبّي الحمّى ، فإنها تُذهِب خطايا بني آدم كما يُذهِب الكير خبث الحديد".

(ترجمہ) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ حضرت ام السائب یاام المسیب کے پاس تشریف لے گئے جب کہ یہ خاتون ہانپ رہی تھی (تیزی سے سانس لے رہی تھی) تو آپ نے فرمایا تجھے کیا ہے؟ عرض کیا بخار ہے اللہ اس میں برکت نہ دے فرمایا کہ بخار کو برا نہ کہو کیونکہ یہ انسانوں کے گناہوں کو مٹاتا ہے جس طرح سے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کردیتی ہے۔

جس طرح کا عمل صحت میں کیا تھا اس طرح کا بیماری میں لکھا جاتا ہے

۱۲ ـ حدثنا أحمد بن جميل ، خ حدثنا عبدالله بن المبارك ، أخبرنا ابن لهيعة (١)، حدثني يزيد ، أن أبا الخير حدّثه أنه سمع عقبة بن عامر الجهني ، يحدث عن النبي ﷺ قال:

" ليس مِنْ عمل يوم إلّا و هو يختم عليه فإذا مرض المؤمن ، قالت الملائكة : يا ربّنا! عبدك فلان قد جسته ، فيقول الربّ : اختموا له على مثل عمله حتّى

---

(١٢) والحديث أخرجه أحمد فى " مسنده " (١٤٦/٤) عن على بن اسحاق بن عبد الله بن المبارك به۔

ورواه البغوى فى " شرح السنة " (٢٤٠/٥ رقم ١٤٢٨) من طريق شرحبيل؛ والطبرانى فى " المعجم الكبير " (٢٨٤/١٧) من طريق سعيد بن أبى مريم : كلاهما عن ابن لهيعة به.

وذكره الهيثمى فى " مجمع الزوائد " (٣٠٣/٢) وقال : رواه احمد والطبرانى فى " الكبير " و " الأوسط" وفيه ابن لهيعة وفيه كلام.

یبرأ او یموت "۔

(ترجمہ) حضرت عقبہ بن عامر الجہنیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر دن کے عمل پر مہر لگادی جاتی ہے جب مؤمن بیمار ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار آپ کا فلاں بندہ ایسا ہے جس کو آپ نے روک لیا ہے (یعنی اب وہ نیک عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا) تو رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے صحیفۂ اعمال میں اس کے جیسے عمل لکھتے رہو حتیٰ کہ یہ بیماری سے صحت یاب ہو یا موت آجائے۔

مریض کا بیماری میں اچھے کلمات کہنے کا فائدہ

۱۳ – حدثنا ابن جميل ، حدثنا عبدالله ، حدثنا هشام بن سعد ، عن زيد بن أسلم ، عن عطاء بن يسار عن النبي ﷺ قال:

" إذا ابتلى الله العبد بالسقم أرسل الله إليه ملكين ، قال: اسمعا ما يقول عبدى هذا لعوّاده ، فإنْ حمدالله واثنى عليه ، خيراً بلغا ذلک عنه ، فيقول الله : إنّ لعبدى هذا علىّ إن أنا توفّيتُه أدخله الجنّة ، وإن أنا رفعته ان أبدل له لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً (٢) من دمه وأغفرله ".

---

(۱۳) والحديث أخرجه مالك فى " الموطا " (٢/٩٤٠) بهذا الاسناد مرسلًا۔
ومن طريقه البيهقى فى " الشعب " (الشعبة۔ ٧٠) مرسلًا و موصولًا۔
ورواه هناد فى " زهده " (١/٢٥١ رقم ٤٣٧) عن أبى حكيم عن عطاء به مرسلًا ، بالفاظ مقاربة۔
وأورده المنذرى فى " الترغيب والترهيب " (٤/٢٩٥ رقم ٦٢) وقال : رواه مالك مرسلا وابن ابى الدنيا۔
وذكره الغزالى فى " الاحياء " (٢/٢٠٨).
وقد وصله ابن عبدالبر فى " التمهيد " (٥/٤٧) باسناده عن أبى سعيد الخدرى ، وفيه عباد بن كثير وهو ضعيف۔
والحديث ياتى برقم (٧٨) عن أبى هريرة موصولًا فراجعه۔

(ترجمہ) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بیماری میں مبتلا کرتے ہیں تو اس کی طرف دو فرشتوں کو بھیجتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو کچھ میرا یہ بندہ اپنی عیادت کرنے والوں کو کہے اس کو سنو اگر وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے اور اس کی ثنا بیان کرتا ہے تو اس کی خبر مجھے پہنچاؤ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندے کیلئے مجھ پر لازم ہے کہ میں اگر اس کو وفات دوں تو اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں اس کو صحت کی طرف لے جاؤں تو میں اس کا گوشت اس کے گوشت سے بہتر پیدا کروں گا اور اس کا خون اس کے خون سے بہتر پیدا کروں گا اور اس کو بخش دوں گا۔

مریض کیلئے فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے۔

۱۴- حدثنا احمد بن جميل ، حدثنا عبدالله، حدثنا الأوزاعی ، عن حسان بن عطية ، عن أبی هريرة قال: إذا مرض العبد المسلم يقال لصاحب اليمين : اكتب على عبدی صالحَ ما كان يعمل ، ويقال لصاحب الشمال : اقض عن عبدی ما كان فی وثاقی ، فقال رجل عند ابی هريرة : يا لیتنی لا أزال ضاجعا ، فقال أبو هريرة: كرهَ العبد الخطايا۔

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اس کی داہنی طرف والے فرشتے کو کہا جاتا ہے کہ میرے بندے کے لئے وہ نیک عمل لکھتے رہو جو وہ پہلے کرتا تھا اور بائیں طرف والے فرشتے کو کہا جاتا ہے جب تک یہ میری اس جکڑ میں ہے اس کے اعمال نامہ لکھنے سے رک جاؤ تو ایک آدمی نے جو حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس موجود تھا کہا کاش! کہ میں (بیمار ہوں) لیٹا ہی رہوں تو حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ بندہ گناہوں کو ناپسند ہی کرتا ہے۔

---

(۱٤) والحديث أخرجه البيهقی فی "الشعب" (الشعبة۔ ۷۰) من طريق المؤلف۔

مسلمان پر مصیبت سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے

۱۵- حدثنا ابن جميل ، حدثنا عبدالله بن المبارك ، حدثنا شعبة ، عن الحكم ، عن ربيع بن عميلة ، قال شعبة ، قلت : أسمعته منه ؟ قال: حدثني هلال بن يساف أو بعض أصحابنا عنه قال: كنا قعوداً عند عمار بن ياسر فذكروا الأوجاع ، فقال أعرابي : ما اشتكيت قط ، فقال عمار : ما أنت منّا أو لستَ منّا ، إنّ المسلم ليبتلى ببلاء فتحطّ عنه ذنوبه كما تحطّ الورق من الشجر، وان الكافر أو قال الفاجر۔ شعبة شك ۔ يبتلى ببلاء فمثله مثل بعير أطلق فلم يدر لِمَ أطلق ؟ و عقل فلم يدر لِمَ عقل ؟

(ترجمہ) حضرت شعبہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ہلال بن یساف یا ہمارے بعض ساتھیوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمار بن یاسرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حاضرین نے دردوں کے متعلق ذکر کیا تو ایک دیہاتی نے کہا مجھے تو کبھی درد نہیں ہوا تو حضرت عمار نے فرمایا کہ تو ہم میں سے نہیں ہے مسلمان تو وہ ہے جو کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے پھر اس سے گناہ جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں اور کافر کا کہا یا فاجر کا راوی حدیث حضرت شعبہؒ کو شک ہے کہ کافر یا فاجر جو ہے یہ مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی مثال اس اونٹ کی مثال کی طرح ہے جس کو آزاد کر دو تو اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ کیوں آزاد کیا گیا ہے اور اگر اس کو باندھ دو تو اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ کیوں باندھا گیا ہے۔

بیماری کا ثواب نہیں ہوتا بلکہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے

۱۶- حدثنا ابن جميل ، حدثنا عبدالله ، حدثنا المسعودی ، عن

---

(۱۵) والحديث أخرجه البيهقي في " الشعب " (الشعبة۔ ۷۰) من طريق المؤلف۔ ورواه ابن ابي شيبة في " مصنفه " (۲۳۲/۳) عن غندر عن شعبة به. وذكره السيوطي في " الدرالمنثور " (۷۰۳/۲) وعزاه لابن أبي شيبة.

(۱۶) والخبر أخرجه الطبراني في " الكبير " (۹۴/۹ رقم ۸۵۰۶) من طريق عاصم بن علي عن المسعودي به.=

جامع بن شداد ، عن تميم بن سلمة ، قال قال أبو معمر الأزدى: كنّا إذا سمعنا من ابن مسعود شيئا نكرهه، سكتنا حتى يفسره لنا ، فقال لنا ذات يوم: ألا ان السقم لا يكتب له أجر ، فساء نا ذلك و كبر علينا ، قال: ولكن يكفّر به الخطايا، قال: فسرّنا ذلك وأعجبنا۔

(ترجمہ) حضرت ابومعمر الأزدی فرماتے ہیں کہ ہم جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کوئی ایسی بات سنتے تھے جس کو ہم پسند نہیں کرتے تھے تو ہم خاموش ہو جاتے تھے حتیٰ کہ آپ ہمارے لئے اس کی کوئی تفسیر اور وضاحت بیان کرتے ایک دن آپ نے فرمایا سن لو کہ بیماری کا اجر نہیں لکھا جاتا تو ہمیں یہ بات بری لگی اور بڑی محسوس ہوئی تو فرمایا لیکن اس سے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے تو ہمیں یہ بات پسند آئی اور خوشی ہوئی۔

بیماری پر رونے سے انعام

۱۷۔ حدثنا ابن جميل ، حدثنا عبدالله أخبرنا اسماعيل بن عياش، حدثنی أبو سلمة الحمصی ، عن يحيی بن جابر ، عن يزيد بن ميسرة قال: إنّ العبد ليمرض المرض ماله عند الله من خير ، فقد كره الله بعض ما سلف من خطاياه ، فيخرج من عينه مثل رأس الذباب من خشية الله ، فيبعثه الله ان بعثه الله أو يقبضه ان قبضه على ذلك۔

(ترجمہ) حضرت یزید بن میسرہ فرماتے ہیں کہ بندے کو کوئی ایسی بیماری لگتی ہے اس لئے کہ اللہ کے نزدیک اس کو بہتری پہنچانا ہوتا ہے اور اس کے جو بعض گناہ اس سے سرزد ہوئے ان کو اللہ پسند نہیں کرتا تو اس کی آنکھ سے اللہ کے خوف سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پہنچا دیتے ہیں

=وذكره الهيثمی فی "المجمع" (۲ ۳۰۱) وقال: رواه الطبرانی فی "الكبير" واسناده حسن.

(۱۷) والأثر عند أبی نعيم فی "الحلية" (۵ ۲٤۰) من طريق علی بن اسحاق عن عبد الله به ، وفيه "فيذكره الله" بدل "فقد كره الله"۔

جہاں پہنچا دینے کا ارادہ ہوتا ہے یا اس کو روک لیتے ہیں اس سے جس سے اس کو روکنا ہوتا ہے۔

(فائدہ) یہ رونا کسی تکلیف کی وجہ سے ہوتا ہے تو رونے اور تکلیف سے اللہ اس کے مراتب کو بلند کر دیتے ہیں۔

درد اور بخار کے دور کرنے کی دعا

۱۸- حدثنا محمد بن عثمان العجلي، حدثنا خالد بن مخلد، عن إبراهيم بن اسماعيل ابن أبي حبيبة، عن داود بن الحصين، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: كان رسول الله ﷺ يعلّمنا من الأوجاع كلّها، بسم الله الكبير، أعوذ بالله العظيم من كلّ عرق نعّار ومن حرّ النار۔

(ترجمہ) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر درد کی تکلیف میں یہ سکھاتے تھے:

بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ حَرِّ النَّارِ.

(ترجمہ) اللہ کبیر کے نام سے، میں پناہ لیتا ہوں اللہ عظیم سے ہر رگ یا زخم جس سے خون جوش سے نکلے اور آگ کی گرمی سے۔

---

(۱۸) والحديث أخرجه الترمذي في الطب (٤٠٥/٤ رقم ٢٦) وابن ماجة في الطب (٢/ ١١٦٥ رقم ٣٥٢٦) وابن عدي في "الكامل" (٢٣٤/١) من طريق أبي عامر؛ والبغوي في "شرح السنة" (٢٣٠/٥ رقم ١٤١٩)؛ وابو نعيم في "حلية الأولياء" (٣٧٩/١٠) كلاهما من طريق اسماعيل بن أبي أويس: كلاهما عن ابراهيم بن اسماعيل به.

وقال ابو عيسى: هذا حديث غريب لا نعرفه إلّا من حديث ابراهيم وهو يضعف في الحديث.

دنیا کا بخار مؤمن کیلئے آخرت کی آگ کا حصہ ہے

١٩- حدثنا أبو هشام محمد بن يزيد الرفاعي ، حدثنا أبو أسامة عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر عن اسماعيل بن عبيد الله ، عن أبي صالح الأشعري ، عن أبي هريرة أنه عاد مريضا ، فقال له : ان رسول الله ﷺ قال:

" إنّ الله يقول : هي ناري أسلّطها على عبدي المؤمن في الدنيا فتكون حظّه من النّار في الآخرة ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک بیمار کی عیادت کی اور اس سے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میری آگ ہے میں اپنے مؤمن بندوں میں سے دنیا میں جس پر چاہوں مسلط کروں تو یہی اس کا آخرت میں آگ کا حصہ ہوگا۔

٢٠- حدثنا أبو هشام ، حدثنا يحيى بن اليمان ، حدثنا عثمان بن

---

(١٩)والحديث أخرجه أحمد في " مسنده " (٤٤٠/٢) عن أبي أسامة بهذا الاسناد۔

وأخرجه الترمذي في الطب (٤١٢/٤) عن محمود بن غيلان ؛ وأبو بكر ابن أبي شيبة في " مصنفه " (٢٢٩/٣) - وعنه ابن ماجة في الطب (١١٤٩/٢) - وهناد في " زهده " (٢٣٣/١ رقم ٣٩١) - و عنه الترمذي في الطب (٤١٢/٤) - والحاكم في " المستدرك " (٣٤٥/١) ؛ والبيهقي في " الشعب " (الشبعة۔ ٧٠) من طريق الحسن ابن علي : كلهم عن ابي أسامة به.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد ، وأقره الذهبي.

وافقهما العلامة الألباني راجع " الصحيحة " (٥٥٧).

وذكره التبريزي في " المشكاة " (٤٩٨/١ رقم ١٥٨٤) وقال : رواه أحمد وابن ماجة والبيهقي في " الشعب "۔

وذكره الهيثمي في " المجمع " (٢٩٨/٢) وقال : رواه ابن ماجة باختصار وفيه عبدالرحمن بن يزيد بن تميم الشامي وهو ضعيف۔

(٢٠)والأثر أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠ـ مخطوط) =

الأسود ، عن مجاهد ، قال: الحمّى حظ كلّ مؤمن من النّار ، ثمّ قرأ

﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا﴾(٢)

والورود في الدنيا هو الورود في الآخرة.

(ترجمہ) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ بخار ہر مؤمن کے لئے جہنم کا حصہ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وإن مِنكُمْ إلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلىٰ رَبكَ حَتْمًامَّقْضِيًّا۔
(ترجمہ)

اور دنیا میں ورود آخرت میں ورود ہے۔

بخار مؤمن کیلئے جہنم کا حصہ ہے

۲۱- حدثني ابوبكر بن سهل التميمي ، حدثنا مسلم بن ابراهيم ، حدثنا عصمة بن سالم الهنائي ، أخبرنا أشعث بن جابر ، عن شهر بن

=بطريق المؤلف. ورواه أيضاً (٢/٢٦٦ رقم ٣٦٨) من طريق عبدالرحمن بن ابي حماد عن يحيى بن اليمان به.

رواه ابن جرير في "تفسيره" (١٦/١١١) عن أبي كريب عن ابن اليمان به.

(٢١)والحديث أخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (الباب - ٧٠) من طريق ابن أبي خيثمة عن مسلم بن ابراهيم به.

ورواه الطحاوي في "مشكل الآثار" (٣/٦٨) عن علي بن مسلم بن ابراهيم عن عصمة ابن سالم به.

وذكره البخاري في "التاريخ" (٤/١/٦٣) عن عصمة وابن عساكر في "التاريخ" (٨/٢٦٤).

وقال الشيخ الألباني : صحيح . راجع "الصحيحة" (رقم ١٨٢٣).

وهو ياتي برقم (٤٦) عن أبي امامة.

حوشب، عن أبی ریحانة، قال: قال رسول اللّٰه ﷺ:

" الحمّى كيرٌ من حرّ جهنّم وهی نصيب المؤمن من النار".

(ترجمہ) حضرت ابوریحانہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بخار جہنم کی تپش کی بھٹی ہے اور یہ مؤمن کا جہنم سے حصہ ہے۔

بیماری سے مؤمن کا نکھار

٢٢- حدثنا حاجب بن الوليد، حدثنا الوليد بن محمد الموقری، عن الزهری، عن أنس بن مالك قال قال رسول اللّٰه ﷺ:

" مثل المؤمن إذا برأ وصحّ من مرضه كمثل البَرَدة تقع من السماء فی صفائها ولونها".

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(٢٢) والحديث أخرجه البيهقی فی "شعب الايمان" (الباب - ٧٠ - مخطوط) بطريق المؤلف وقال الشيخ - البيهقی - يعرف بالمؤقری وهو ضعيف.

ورواه الترمذی فی الطب (٤١١/٤) عن علی بن حجر، والبزار فی "مسنده" (٣٦٣/١ رقم ٧٦٢ - كشف) وأبو الشيخ فی "[illegible]" (رقم (٣٠٤٦)) من طريق عتبة بن سعيد: كلاهما عن الوليد بن محمد به.

وذكره الهيثمی فی "مجمع الزوائد" (٣٠٣/٢) وقال: رواه البزار والطبرانی فی "الأوسط" وفيه "الوليد بن محمد المؤقری وهو ضعيف".

وذكره ابن الجوزی فی "الموضوعات" (٢٠١/٣) وانظر "اللالی المصنوعة" (٣٩٩/٢) و"تنزيه الشريعة" (٣٥٢/٢).

وذكره ابن عدی فی "الكامل" (٢٥٣٤/٧)، والعقيلی فی "الضعفاء" (٤١٧/٤) وابن حبان فی "المجروحين" (٣٤/٣) كلهم فی ترجمة - الوليد محمد الموقری.

مؤمن کی مثال جب وہ دکھ سے دور ہوتا ہے اور اپنے مرض سے صحت یاب ہوتا ہے اس اولے کی طرح ہے جو آسمان سے صاف اور ستھرا گرتا ہے۔

بیماری سے اٹھنے کے بعد گناہوں سے پاک

۲۳- حدثنا ابو جعفر الأدمی ، حدثنا أبو مسهر عبد الأعلی بن مسهر ، عن خالد بن یزید ، عن سالم بن عبد اللّٰہ ، عن سلیمان بن حبیب المحاربی ، عن أبی امامة عن النبی ﷺ قال:

" **(ما) (۴) من مسلم یصرع صرعة من مرض الا بعث منه طاهراً** ".

(ترجمہ) حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو بھی بیماری پچھاڑ دے تو اللہ اس سے اس کو پاک اٹھاتا ہے۔

(فائدہ) یعنی بیماری کے بعد جب اس کو صحت ہوتی ہے تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر اٹھتا ہے۔

---

(۲۳) والحدیث أخرجه البیهقی فی " شعب الایمان " (الباب ـ ۷۰ ـ مخطوط) من طریق محمد بن اسحاق عن ابی مسهر به.

وذکره الهیثمی فی "مجمع الزوائد " (۳۰۲/۲) وقال : رواه الطبرانی فی " الکبیر " ورجاله ثقات.

وأورده السیوطی فی " الجامع الصغیر" وقال المناوی : رواه الطبرانی فی "الکبیر " والضیاء المقدسی عن أبی أمامة وقال المنذری : رواته ثقات،

وقال الهیثمی : فیه سالم بن عبد اللّٰه البخاری الشامی لم أجد من ذکره وبقیة رجاله ثقات (فیض القدیر ـ ٤٨٧/٥ رقم ٨٠٦٣)

واورده المنذری فی " الترغیب " (٢٩٨/٤ رقم ٧٣) ونسبه للمؤلف والطبرانی فی " الکبیر " وقال : رواته ثقات.

مؤمن کے لئے بخار ایسے ہے جیسے لوہے کے لئے آگ کی بھٹی

۲۴- حدثنا محمد بن سهل التميمي ، حدثنا ابن أبي مريم ، عن نافع ابن يزيد ، حدثني جعفر بن ربيعة ، عن عبيد الله بن عبدالرحمن ابن السائب ، عن عبدالحميد بن عبدالرحمن بن أزهر ، عن أبيه قال قال رسول الله ﷺ:

" مثل المؤمن حين يصيبه الحُمَّى أو الوعك مثل حديدة (۵) تدخل النار ، فيذهب خبثها ويبقى طيبها ".

(ترجمہ) حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مؤمن کی مثال جب اس کو بخار پہنچے اس لوہے کی طرح ہے جو آگ میں ڈالا جائے تو اس سے اس کا کھوٹ نکل جائے اور عمدہ لوہا باقی رہ جائے۔

بیماری سے صحت پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا

۲۵- حدثنا أبو بكر ، حدثنا الحكم بن نافع ، حدثنا عفير ، عن سليم يعني ابن عامر ، عن أبي أمامة قال قال رسول الله ﷺ:

" إنّ العبد إذا مرض أوحي الله إلى ملائكته يا ملائكتي !

---

(۲۴)والحديث أخرجه الحاكم في " المستدرك " (۳۴۸/۱) من طريق على وعبيد بن شريك ، وأيضا (۴۳۱/۳) من طريق محمد بن اسماعيل ؛ والبيهقي في " سننه " (۳۷۴/۳) من طريق يعقوب بن سنان ، والبزار في "مسنده " (۳۶۲/۱ ـ كشف) من طريق ابن ابي يزيد: كلهم عن سعيد بن ابي مريم به.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد ورواته مدنيون مصريون واقره الذهبي.

وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " (۳۰۲/۲) وقال : رواه البزار والطبراني في " الكبير " وفيه من لا يعرف.

واورده المناوي في " فيض القدير " (۳/۳).

(۲۵)والحديث أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ۷۰ـ مخطوط) بهذا الاسناد۔ عن ابي بكر محمد بن سهل التميمي.=

انا قيدت عبدي بقيد من قيودي فإن أقبضه أغفرله ،
وان أعافه فجسد مغفور له لا ذنب له ".

(ترجمہ) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آدمی جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف وحی فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میں نے اپنے بندے کو اپنی بیڑیوں میں سے ایک بیڑی میں ڈال دیا ہے پس اگر میں اس کی جان قبض کرلوں گا تو اس کو بخش دوں گا اور اگر میں اس کو عافیت دوں گا تو اس کے جسم کی بخشش کردوں گا کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا۔

٢٦ - حدثني ابو بكر ، حدثنا عبدالرزاق ، أخبرنا معمر ، عن عاصم ابن ابی النجود ، عن خيثمة بن عبدالرحمن ، عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ:

=ورواه الحاكم في " المستدرك " (٣١٣/٤) من طريق ابراهيم بن الحسين ؛ والطبراني في " المعجم الكبير " (١٩٦/٨ رقم ٧٧٠١) من طريق ابى زيد الحوطي : كلاهما عن ابى اليمان به.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد ووافقه الذهبي.

وذكره السيوطي في " الدر المنثور " (٧٠٢/٢).

وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " (٢٩١/٢) وقال : رواه الطبراني في " الكبير " وفيه عفير بن معدان وهو ضعيف.

(٢٦) والحديث رواه عبدالرزاق في " المصنف " (١٩٦/١١ رقم ٢٠٣٠٨) وعنه أحمد في " مسنده " (٣٠٣/٢) - والبيهقي في " سننه " (٣٧٤/٣) ؛ والبغوي في " شرح السنة " (٢٤٠/٥ رقم ١٤٢٩) من طريق أحمد ابن منصور الرمادي عن عبدالرزاق به.

وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " (٣٠٣/٢) وقال : رواه أحمد واسناده صحيح .

" إنّ العبد إذا كان على طريقة حسنة من العبادة ثم يمرض ، قيل للملك الموكّل عليه : اكتب له مثل عمله إذا كان طليقاً[حتى أطلقه] أو أكفته إليّ ".

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب آدمی عبادت کے کسی اچھے طریقے پر ہوتا ہے پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے متعلقہ فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کے لئے ویسا ہی عمل لکھو جیسا کہ یہ تندرست تھا اور عمل کرتا تھا حتیٰ کہ میں اس کو اس کی بیماری سے شفاء دے دوں یا اپنی طرف پھیر لوں۔

بیماری میں مبتلا کر کے اللہ مؤمن کو آزماتا ہے

۲۷- حدثني أبوبكر ، حدثنا الحكم بن نافع ، حدثنا عفير بن معدان ، عن سليم بن عامر ، عن أبي أمامة قال قال رسول الله ﷺ:

" إن الله ليجرّب أحدكم بالبلاء - وهو أعلم به - كما يجرّب أحدُكم ذهبه بالنّار ، فمنهم من يخرج كالذهب الإبريز ، فذلك الذى نجّاه الله من السيئات ، ومنهم من يخرج كالذهب دون ذلك فذلك الذى يشك

---

(۲۷)والحديث أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب- ۷۰) بطريق المؤلف. ورواه الحاكم في " المستدرك " (۳۱٤/٤) من طريق ابراهيم بن الهيثم ؛ والطبراني في " المعجم الكبير " (۱۹۵/۸ رقم ۷٦۹۸) من طريق أبي زيد ؛ كلاهما عن حكم بن نافع ابي اليمان به.

وقال الحاكم : هذا حديث صحيح الإسناد وسكت عنه الذهبي.

وعزاه السيوطي إلى المؤلف والبيهقي في " الدرالمنثور " (۷۰۳/۲).

وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " (۲۹۱/۲) وقال : وفيه عفير بن معدان وهو ضعيف.

بعض الشک ، ومنهم من یخرج کالذهب الأسود ، فذلک الذی قد افتتن ".

(ترجمہ) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو آزمائش میں تجربہ کرتے ہیں جبکہ وہ اس سے باخبر ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے سونے کا آگ میں تجربہ کرتا ہے (کہ کھوٹا ہے یا کھرا ہے) پس ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو خالص سونے کی طرح نکلتا ہے اور یہ وہ شخص ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں سے نجات دے دیتے ہیں اور ان میں سے کوئی وہ ہیں جو سونے کی طرح نکلتے ہیں لیکن پہلے والے شخص کی حالت سے کم پس یہ وہ شخص ہوتا ہے جس میں کچھ شکوک و شبہات باقی رہ جاتے ہیں اور ان میں سے کچھ وہ ہوتے ہیں جو کالے سونے کی طرح نکلتے ہیں پس یہ وہی لوگ ہیں جن کو عذاب میں ڈالا جاتا ہے۔

ایک رات کے بخار سے تمام صغیرہ گناہ معاف

۲۸- حدثنا أبو یعقوب التمیمی ، حدثنا سعید بن یعقوب الطالقانی ، عن عبد اللّٰه بن المبارک ، عن عمر بن المغیرة الصغانی ، عن حوشب ، عن الحسن - یرفعه - قال: إنّ اللّٰه لیکفر عن المؤمن خطایاه کلّها بحمّی لیلةٍ۔

قال ابن المبارک : هذا من جیّد الحدیث۔

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۲۸)والاثر أورده المندری فی " الترغیب والترهیب " (۲۹۹/٤) - وعزاه للمولف فقط -من روایة ابن المبارک عن عمر بن المغیرة الصغانی عن حوشب به ، وقال ، قال ابن المبارک : هذا من جید الحدیث.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ مؤمن سے اس کے تمام گناہ رات کے ایک بخار کے بدلے میں معاف کردیتے ہیں۔

۲۹- حدثنا خالد بن خداش ، حدثنا حماد بن زيد ، عن هشام ، عن الحسن قال: كانوا يرجون في حمّى ليلةٍ كفارةً لِمَا مضى من الذُّنوب۔

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ ایک رات کے بخار سے سابقہ تمام گناہوں کے کفارہ ہونے کی امید رکھتے تھے۔

مریض کی دعا کے الفاظ

۳۰- حدثنا اسماعيل بن عبد الله بن زرارة الرّقى ، حدثنا يوسف بن عطية ، قال : عادني أبو الحكم وأنا مريض فحدثني أنه دخل هو و ثابت على أنس بن مالك فأخبرهم أنس أنّ رسول الله ﷺ دخل على رجل وهو يتكى ، فقال :

" قل اللهم إني أسئلك تعجيل عافيتك أوصبرك

---

(۲۹)والاثر أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ۷۰) بطريق المؤلف. ورواه أحمد في " زهده " (ص ۲۸۰) من طريق بشير بن الحارث عن حماد به ، بالفاظ متقاربة.

واورده المنذري في " الترغيب والترهيب " (۲۹۹/٤) وعزاه للمؤلف وقال : رواته ثقات.

(۳۰)والحديث ذكره الغزالي في " احياء العلوم " (۲۰۹/۲) وقال العراقي في تخريجه :

رواه ابن ابي الدنيا في " كتاب المرض " من حديث انس بسند ضعيف. ولم يسم عليا.

وروى البيهقي في " الدعوات " من حديث عائشة أن جبريل علّمها النبي ﷺ وقال : ان الله يامرك ان تدعوا بهذه الكلمات . . . الخ وله شاهد من حديث عائشة في المستدرك للحاكم (۵۲۲/۱) و " مسند الفردوس " للديلمي (٤٥٤/۱ رقم ۱۸٤٤).

علی بلائک أو خروجًا من الدنیا إلی رحمتک".

(ترجمہ) حضرت یوسف بن عطیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالحکم نے میری عیادت کی جب کہ میں بیمار تھا تو انہوں نے مجھے بیان کیا کہ وہ اور حضرت ثابت حضرت انس بن مالک ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کو حضرت انس ؓ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس گئے جبکہ اس کو تکلیف تھی آپ نے فرمایا:

کہہ! اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی جلدی عافیت کے پہنچنے کا یا آپ کی اس مصیبت پر صبر کرنے کا یا دنیا سے تیری رحمت کی طرف نکل جانے کا۔

عیادت کرنے والا مریض کے لئے کیا دعا کرے؟

۳۱- حدثنا أبو محمد الأزدی، حدثنا شعیب بن راشد، عن عمرو بن خالد، عن أبی هاشم، عن زاذان، عن سلمان قال: عادنی رسول الله ﷺ فقال:

"شفی الله سقمک، وغفر ذنبک، وعافاک فی دینک وجسدک إلی مدة أجلک".

(ترجمہ) حضرت سلمان فارسی ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت فرمائی تو فرمایا:

(ترجمہ) اللہ تیری بیماری کو شفاء دے اور تیرے گناہ کو معاف کردے اور تیرے دین اور تیرے جسم میں تیری موت کی مدت تک عافیت عطا فرمائے۔

---

(۳۱) والحدیث أخرجه الطبرانی فی "الکبیر" (۲۹۵/۶ رقم ۶۱۰۶) من طریق محمد بن سلیمان عن عمرو بن خالد به. ولم یسق لفظه.

وذکره الهیثمی فی "المجمع" (۲۹۹/۲) وقال: رواه الطبرانی فی "الکبیر" وفیه عمرو ابن خالد ضعیف.

بخار سے گناہ کس طرح جھڑتے ہیں؟

۳۲- حدثنا هاشم بن الوليد ، حدثنا عبدالوهاب بن عطاء ، عن عمر بن قيس ، عن عبدالرحمن بن القاسم ، عن أبيه ، عن عائشة أنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول:

" إنّ الحُمّى تحطّ الخطايا كما تحتّ الشجر ورقها ".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا:

بخار گناہوں کو ایسے گراتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتے ہیں۔

(فائدہ) یعنی جیسے سردی میں پت جھڑ کے موسم میں درختوں کے پتے گرتے ہیں اسی طرح سے انسان کے بخار میں گناہ جھڑتے ہیں۔

تکلیف انسان کے لئے اس کے گناہوں کو مٹا دیتی ہے

۳۳- حدثنا على بن مسلم بن سعيد ، حدثنا سيّار بن حاتم العنزى، حدثنا جعفر بن سليمان ، حدثنا أبو سنان القسملى ، حدثنا جبلة ابن أبىّ الأنصارى ، حدثتنا أم سليم الانصارية قالت : مرضت فعادنى رسول الله ﷺ فقال :

" يا أم سليم ! أتعرفين النّار والحديد و خبث الحديد؟ "

قالت: نعم ، يا رسول الله ! قال : " فأبشرى يا أم سليم فإنك ان تخلصى من وجعك هذا تخلصين منه كما

---

(۳۲) والحديث لم أجد بهذا اللفظ عن عائشة ولكن وردت بمعناه أحاديث كثيرة فى هذا الكتاب راجع رقم ۲، ۵۷، ۶۸، ۸۸، ۲۰۹، ۲۲۵ وغيرها.

(۳۳) والحديث أخرجه الخطيب البغدادى فى " تاريخه " (۳/ ۴۱۰- ۴۱۱) بهذا الاسناد فى ترجمة محمد بن يوسف أبى غانم التنوخى.

يخلص الحديد من النار من خبثه".

(ترجمہ) حضرت ام سلیم انصاریہؓ فرماتی ہیں میں بیمار ہوئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پوچھنے کے لئے تشریف لائے اور فرمایا

اے امّ سلیم! تو جانتی ہے آگ کو اور لوہے کو اور لوہے کے زنگ کو میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ فرمایا پھر تو خوش ہو جاے امّ سلیم اگر تو اپنے اس دکھ سے شفا حاصل کرے گی تو تو اس سے اس طرح سے نکلے گی جس طرح سے آگ سے لوہا اپنے کھوٹ کو ختم کر کے نکلتا ہے۔

(فائدہ) یعنی جیسے لوہے کو بھٹی میں ڈالیں تو اس کا زنگ اتر جاتا ہے اور خالص لوہا باقی رہ جاتا ہے اسی طرح سے بیماری سے اٹھنے والا آدمی بھی اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکلتا ہے۔

بیماری کے لمحے گناہوں کے لمحوں کو مٹا دیتے ہیں

۳۴- حدثت عن الحسن بن علي الحلواني ، حدثنا الهيثم بن الاشعث السلمي ، حدثني فضّال بن جبير الغداني ، عن بشر بن عبد الله بن أبي أيوب الأنصاري ، عن أبيه ، عن جدّه قال : عاد رسول الله ﷺ رجلًا من الأنصار فأكبّ عليه ، فسأله فقال : يا نبي الله ! ما غمضت عيني منذ سبع ليالٍ ولا أحد يحضرني ، فقال رسول الله ﷺ :

---

(۳٤) والحديث أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب - ۷۰) برواية المؤلف.
اورده المنذري في " الترغيب والترهيب " (۲۸٦/٤ رقم ۳۸) ونسبه للمؤلف فقط. وعزاه السيوطي إلى المؤلف والبيهقي (الدر المنثور - ۲/۲ ۷۰).
وذكره السيوطي في " الجامع الصغير " وقال المناوي : رواه البيهقي من حديث بشر بن عبد الله فذكره ، وضعفه المنذري وذلك لأن فيه الهيثم بن الأشعث ، وقال الذهبي في الضعفاء : مجهول ، عن فضالة بن جبير عن عدي أحاديثه غير محفوظة ، ومن لطائف من رواية الرجل عن أبيه عن جدّه.
وذكره ابن حبان في " الثقات " (٩٦/٦) في ترجمة بشر بن عبد الله.

" يا أخي ! اصبر ، يا أخي ! اصبر ، تخرج من ذنوبک كما دخلت فيها ".

[قال]، فقال رسول الله ﷺ:

" ساعات الأمراض يذهبن بساعات الخطايا ".

(ترجمہ) حضرت بشر بن عبداللہ بن ابی ایوب انصاریؒ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری آدمی کی عیادت فرمائی تو اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی حالت پوچھی تو اس نے عرض کیا یا نبی اللہ میں سات راتوں سے اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکا اور نہ ہی میرے پاس کوئی تیمارداری کرنے والا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) اے بھائی! صبر کر اے بھائی! صبر کر تو گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسا کہ تو ان میں داخل ہوا تھا

پھر جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بیماری کے لمحات گناہوں کے لمحات کو ختم کر دینے والے ہیں۔

(فائدہ) ”گناہوں سے ایسے نکلے گا جیسے تو ان میں داخل ہوا تھا“ اس کا مطلب یہ ہے جیسے گناہ کرنے سے پہلے تیری حالت تھی اسی حالت کو لوٹ جائے گا یعنی تیرے اوپر گناہ نہیں رہیں گے اس لئے کہ بیماریوں کے لمحے گناہوں کے لمحوں کو مٹا دیتے ہیں۔

تکلیف سے گناہ مٹتے ہیں

٣٥- حدثني محمد بن عبدالرحمن، حدثنا يعلى بن عبيد، حدثنا طلحة بن يحي، عن أبي بردة، عن معاوية قال سمعتُ رسول الله ﷺ يقول:

---

(٣٥) والحديث أخرجه الحاكم في " المستدرك " (٣٤٧/١) من طريق محمد بن عبدالوهاب؛ والبيهقي في " شعب الايمان " (الباب- ٧٠- مخطوط) من طريق محمد بن اسحاق الصغاني؛ وأحمد في " مسنده " (٩٨/٤) وابن ابي =

" ما [من] (٦) شيء يصيب المؤمن في جسده ويؤذيه إلا كفر به عن سيئاته ".

(ترجمہ) حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

(ترجمہ) جو مصیبت بھی مؤمن کے جسم کو پہنچے اور اس کو ایذا دے تو اللہ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

ہر تکلیف کے بدلے میں گناہوں کی معافی

٣٦- حدثنا أبو هشام الرفاعي، حدثنا أبو أسامة، حدثنا الوليد بن كثير، عن محمد بن عمرو بن عطاء، عن عطاء بن يسار، عن أبي هريرة، وأبي سعيد قالا، قال رسول الله ﷺ:

" لا يصيب المؤمن وصب ولا نصب، ولا سقم،

=شيبة في " المصنف " (٣/ ٣١٠) كلهم عن يعلى بن عبيد به.
صححه الحاكم ووافقه الذهبي.
وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " (٢/ ٣١٠) وقال: رجاله رجال الصحيح.

(٣٦) والحديث أخرجه البيهقي في " سننه " (٣/ ٣٧٣) من طريق أحمد بن عبدالحميد الحارثي؛ وابن أبي شيبة في " المصنف " (٣/ ٢٣٠)؛ - وعنه مسلم في البر (٣/ ١٩٩٢) - ثلاثتهم عن أبي أسامة به.
كما رواه البخاري في المرضى (٧/ ٢)؛ وأحمد في " مسنده " (٢/ ٣٠٣، ٣٣٥)؛
وأيضا (٣/ ٤٨١٨) والبيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠ ـ مخطوط) والبغوي في " شرح السنة " (٥/ ٢٣٣ رقم ١٤٢١) وابن حبان في " صحيحه " كما في " الاحسان " (٤/ ٢٤٧ رقم ٢٨٩٤) كلهم من طريق زهير بن محمد عن محمد بن عمرو به.
قال البغوي: هذا حديث متفق عليه صحته.

ولاحزن حتى الهمّ يهمّه الّا كفّر الله به من سيئاته".

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) مؤمن کو کوئی درد اور تکلیف نہیں پہنچتی اور نہ کوئی بیماری اور نہ کوئی غم حتیٰ کہ خیال بھی جو اس کو پریشان کردے مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو گناہوں سے نکال دیتے ہیں۔

کانٹا چبھنے پر بھی گناہوں کی بخشش

۳۷- حدثنا أحمد بن جميل، حدثنا عبد الله بن المبارك، عن يونس، عن الزهري، حدثني عروة بن الزبير، أن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ:

"ما من مصيبة يصاب بها المسلم إلا كفّر [الله] بها عنه حتى الشوكة يُشاكها".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مصیبت بھی جو مسلمان کو پہنچے اللہ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں

---

(۳۷) والحديث أخرجه أحمد في "مسنده" (۱۲۰/٦) عن علي بن اسحاق بن عبد الله به. ورواه مسلم في البر (۱۹۹۲/۳)؛ والبيهقي في "سننه" (۳۷۳/۳)؛ وأيضا في "الشعب" (الباب ۷۰ - مخطوط) من طريق ابن وهب عن يونس به.

كما أخرجه البخاري في المرضى (۲/۷) من طريق شعيب؛ وأحمد في "مسنده" (۱۱٤/٦) من طريق أبي أويس؛ والبغوي في "شرح السنة" (۲۳٤/٥ رقم ۱۳٥۹) من طريق معمر: ثلاثتهم عن الزهري به.

ورواه هناد في "زهده" (۲٤٤/۱ رقم ٤۲۰) عن عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه به.

کا کفارہ کر دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ کانٹا بھی جو اس کو چبھے۔

کانٹے پر گناہوں کی کمی

۳۸- حدثنا علی بن مسلم ، حدثنا ابن أبی فدیك ، أخبرنی ابن وهب ، عن عمّه ، عن أبی هریرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ:

" ما من مؤمن یُشاک شوكة فی الدنیا فما فوقها فیحتسبها إلّا قُصَّ بها من خطایاه یوم القیامة ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) جس مسلمان کو بھی دنیا میں کوئی کانٹا چبھے یا اس سے بھی کم تکلیف پہنچے اور وہ اس سے ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کے دن اس کے گناہوں کو کم کر دیں گے۔

بعض دفعہ بڑے مقامات پر پہنچانے کیلئے انسان کو تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے

۳۹- حدثنا داود بن رشید ، حدثنا أبو الملیح ، عن محمد بن خالد

---

(۳۸) والحدیث اورده المنذری فی " الترغیب والترهیب " (۲۸۴/٤ رقم ۳۰) ونسبه للمؤلف فقط ،

وهو یأتی فی هذا الكتاب برقم (۱۲۸) أیضاً بهذا اللفظ ، كما یأتی بمعناه فی رقم (٤۰) فراجعه.

وللحدیث شاهد من حدیث عائشة ، راجع رقم (۱۳۰ ، ۲۳۱) من هذا الكتاب.

(۳۹) والحدیث أخرجه البیهقی فی " الشعب " الشعبة ـ ۷۰ ـ مخطوط) من طریق المولف. =

السلمي، عن أبيه، عن جده - وكانت لجدّه صحبة - أنه خرج زائراً لرجل من إخوانه فبلغه أنه شاكي قبل أن يدخل عليه فدخل عليه فقال: أتيتك زائراً وأتيتك عائدا ومبشّراً قال: كيف جمعتَ هذا كله؟ قال: خرجتُ وأنا أريد زيارتك فبلغتني شكاتك، فكانت عيادةً وأبشّرك بشيء سمعتُه من رسول الله ﷺ قال:

" اذا سَبَقَتْ للعبد من الله منزلةٌ لم يبلغها بعمله، ابتلاه الله في جسده، أو في ولده، أوفي ماله، ثم صبّره حتّى يُبلغه المنزلة التي سَبَقَتْ له من الله ".

(ترجمہ) حضرت محمد بن خالد السلمی اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ان کے دادا صحابی تھے کہ یہ ایک مرتبہ اپنے دوستوں میں سے کسی آدمی کی ملاقات کے لئے گئے تو ان کو یہ بات پہنچی کہ وہ تکلیف میں ہیں حالانکہ یہ ابھی عیادت کے لئے اس آدمی کے پاس نہیں پہنچے تھے پھر یہ جب اس آدمی کے پاس پہنچے تو فرمایا میں تیرے پاس زیارت کے لئے بھی آیا ہوں اور تیری عیادت کے لئے بھی آیا ہوں اور تجھے خوشخبری دینے کے لئے بھی تو اس نے کہا آپ نے یہ سب چیزیں کیسے جمع کرلیں؟ تو فرمایا کہ جب میں گھر سے نکلا تھا تو میرا ارادہ تم سے ملاقات کا تھا پھر مجھے تیری تکلیف کا پتہ چلا تو یہ عیادت بھی ہو گئی اور میں تجھے ایک چیز کی بشارت دیتا ہوں جس کو میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

=ورواه أبوداود في الجنائز (٤٧٠/٣ رقم ٣٠٩٠) ومن طريقه البيهقي في "سننه" (٣٧٤/٣) كلاهما عن عبد الله بن محمد النفيلي وابراهيم بن مهدى؛ وأحمد في "مسنده" (٢٧٢/٥) عن حسين بن محمد؛ وأبو يعلى في "مسنده" (٢٢٤/٢ رقم ٢٩٣) عن أبي طالب عبدالجبار بن عاصم؛ أربعتهم عن أبي المليح به.

وذكره الهيثمي في "المجمع" (٢٩٢/٢) وقال: رواه الطبراني في "الكبير" والأوسط وأحمد- فيه قصته - ومحمد بن خالد وأبوه لم أعرفهما والله أعلم.

(ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لئے کسی اونچے مقام کا فیصلہ ہوتا ہے جس پر وہ عمل کر کے نہیں پہنچ سکتا اللہ تعالیٰ اس کے جسم میں کوئی مصیبت ڈال دیتے ہیں یا اس کی اولاد میں یا اس کے مال میں پھر اس کو صبر دیتے ہیں حتیٰ کہ اس کو اس مرتبے تک پہنچا دیتے ہیں جس کا اللہ نے اس کے لئے فیصلہ کیا ہوتا ہے۔

جسم یا مال یا اولاد میں مصیبت پر گناہوں کی معافی

٤٠- حدثنا اسحاق بن كعب ، حدثنا عباد بن العوام ، عن محمد بن عمرو ، عن أبى سلمة ، عن أبى هريرة قال قال رسول الله ﷺ:

" ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة فى جسده وماله وولده حتى يلقى الله ، وما عليه خطيئة ".

---

(٤٠) والحديث أخرجه الترمذى فى الزهد (٦٠٢/٤ رقم ٢٣٩٩) من طريق يزيد بن زريع ؛ وأحمد فى " مسنده " (٢٨٧/٢) عن محمد بن بشر ؛ والحاكم فى " المستدرك " (٣٤٦/١) ؛ والبغوى فى " شرح السنة " (٢٤٦/٥ رقم ١٤٣٦) من طريق يزيد بن هارون ؛ والبيهقى فى " الشعب " (الباب ٧٠ ـ مخطوط) ؛ وفى " سننه " أيضاً (٣٧٤/٣) من طريق سعيد بن عامر؛ وابن أبى شيبة فى " المصنف " (٢٣١/٣) عن على بن مسهر؛ وهناد فى " زهده " (٢٣٨/١ رقم ٤٠٢) عن عبدة ؛ والبزار فى " مسنده " (٣٦٣/١ ـ كشف) من طريق عبد الله بن واصل ؛ وابو نعيم فى " الحلية " (٢١٢/٨) من طريق محمد بن سماك : كلهم عن محمد ابن عمرو به.

ورواه البخارى فى " الأدب المفرد " (رقم ٤٩٤) من طريق عدى بن عدى عن أبى سلمة به.

وذكره الهيثمى فى " المجمع " (٢٩٢/٢) ، وقال : رواه البزار ، وفيه محمد بن عمرو ، فيه كلام.

صححه الحاكم على شرط مسلم و أقره الذهبى.

وقال أبو عيسى الترمذى: هذا حديث حسن صحيح.

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) مؤمن مرد یا مؤمن عورت اگر اس کے جسم میں یا مال میں یا اولاد میں مصیبت لگاتار رہ جاتی ہے حتیٰ کہ وہ اسی حالت میں اللہ سے ملاقات کرتا ہے لیکن اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہا ہوتا۔

سر کے درد اور ہڈیوں کے بخار کا انعام

٤١- حدثني إبراهيم بن عبد الله، حدثنا صفوان بن صالح، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا عبد الله بن لهيعة، عن يزيد بن أبي حبيب، عن سهل بن معاذ بن أنس الجهني، عن أبيه، عن جدّه قال: دخلتُ على أبي الدرداء في مرضه، فقلت: يا أبا الدرداء! إنا نحبّ أنْ نصحّ فلا نمرض، فقال أبو الدرداء: سمعت رسول الله ﷺ [يقول]:

"أنّ الصّداعَ والمليلة لا تزالان بالمؤمن، وإن كان ذنبُه مثل أحد حتّى لا تدعا من ذنبه مثقال حبّة من خردل".

(ترجمہ) حضرت سہل بن معاذ بن انس اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوالدرداءؓ کے پاس ان کی بیماری میں حاضر ہوا تو عرض کیا اے ابودرداءؓ! ہم پسند کرتے ہیں کہ صحت مند رہیں بیمار نہ ہوں تو حضرت ابوالدرداءؓ

(٤١) والحديث رواه البيهقي في "شعب الايمان" (الشعبة_ ٧٠_ مخطوط) من طريق المؤلف.

وأخرجه أحمد في "مسنده" (١٩٨/٥) عن حسن بن موسىٰ عن ابن لهيعة به.

وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" (٣٠١/٢) وقال: رواه الطبراني في "الكبير" و"الأوسط" وفيه ابن لهيعة وفيه كلام.

قوله "المليلة" حرارة الحمّى ووَهَجُها، وقيل هي الحمّى التي تكون في العظام. يأتي هذا الحديث برقم (٢١٩) بمثله.

نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سر کا درد اور ہڈیوں کا بخار یہ دونوں مؤمن کو لگے رہتے ہیں اور اگر چہ اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر بھی ہوں تب بھی یہ دونوں چیزیں اس کے گناہوں میں سے رائی کے ایک دانے کے برابر بھی نہیں چھوڑتیں۔

۴۲- حدثنی القاسم بن هاشم ، حدثنا علی بن عیاش الحمصی ، حدثنا اللیث بن سعد ، حدثنا یزید بن ابی حبیب - وغیره - قال قال رسول الله ﷺ:

" لا یزال الصداع والملیلة بالمرء المسلم حتّی یدعه مثل الفضة المصفاة ".

(ترجمہ) حضرت یزید بن ابی حبیب وغیرہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سر کا درد اور ہڈیوں کا بخار مسلمان آدمی کو لگا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو صاف ستھرا چاندی کی طرح کر کے چھوڑتا ہے۔

(فائدہ) یعنی جیسے چاندی سفید اور چمکدار ہوتی ہے اس طرح سے یہ مریض بھی گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔
اس سے ہڈیوں کے بخار، ٹی بی اور اس قسم کی بیماریاں مراد ہیں۔

مصیبت سابقہ برائی کیلئے کفارہ اور پاکیزگی کا سبب ہے

۴۳- حدثنا یعقوب بن عبید ، حدثنا هشام بن عمار ، حدثنا

---

(۴۲)والحدیث رواه البیهقی فی " شعب الایمان " (الباب ۷۰ـ مخطوط) من طریق المؤلف مرسلًا.

واورده السیوطی فی " الدرالمنثور " (۲/۷۰۱) وعزاه للمؤلف والبیهقی فی " الشعب " وقد جاء موصولا عن أبی الدرداء راجع الرقم السابق (۴۱).

(۴۳)والحدیث اورده المنذری فی " الترغیب والترهیب " (۲۸۰/۴) وعزاه للمؤلف فی " کتاب المرض والکفارات " وقال : أم عبد الله ابنت ابی =

يحيى ابن حمزة ، حدثنا الحاكم بن عبد الله ، أنه سمع المطلب بن عبد الله ابن حنطب المخزومی ، يحدّث أنه سمع أبا هريرة يحدث ، قال: دخلت على أم عبد الله بن أبی ذئاب عائداً لها من شکوی فقالت : يا أبا هريرة ! إنی دخلت علی أم سلمة أعودها من شکوی فنظرت إلی قرحة فی يدی ، فقالت سمعت رسول الله ﷺ يقول :

" ما ابتلى الله عبداً ببلاء وهو على طريقة يكرهها إلّا جعل الله ذلک البلاء له كفارةً وَطهوراً مالم يُنزل ما أصابه من البلاء بغير الله أو يدعو غير الله فی کشفه ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ میں ام عبداللہ بن ابی ذناب کے پاس ان کی عیادت کے لئے گیا جب کہ ان کو کوئی تکلیف تھی انہوں نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ! میں بھی حضرت ام سلمہؓ کے پاس ان کی تکلیف میں عیادت کے لئے گئی تھی تو انہوں نے میرے ہاتھ میں ایک زخم دیکھا تو فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا اگر وہ ایسے طریقے پر ہوتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو اس بندے کے لئے اس طریقے کا کفارہ اور گناہ سے پاکیزگی بنادیتا ہے جب تک کہ وہ اپنی اس مصیبت کو جو اسے پہنچی ہے غیر اللہ کی طرف منسوب نہ کرے یا وہ اس مصیبت کو دور کرنے کے لئے غیر اللہ کو نہ پکارے۔

(فائدہ) یعنی اگر کوئی شخص کسی غلط اور برے راستے پر ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو کسی مصیبت میں ڈال دیتے ہیں تو اللہ اس غلط طریقے کے بدلے میں اس مصیبت کو اس کے لئے کفارہ اور پاکیزگی کا سبب بنادیتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ آدمی اس مصیبت کو غیر اللہ کی طرف منسوب نہ کرے اور اس مصیبت کو دور کرنے

=ذئاب لا أعرفها.

وياتی هذا الحديث فی رقم (٢٠٥) بمثله.

کے لئے غیر اللہ کو نہ پکارے۔

بیماری پر شکر کی تلقین

٤٤- حدثني أبو جعفر الأدمي ، حدثنا أبو اليمان ، عن أبي بكر بن أبي مريم، عن عطية بن قيس ، قال: مرض كعب فعاده رهط من أهل دمشق ، فقالوا : كيف تجدك يا أبا إسحاق ؟ قال : بخير جسد ، أخذ بذنبه ، إن شاء ربّه عذّبه وإن شاء رحمه ، وان بعثه بعثه خلقاً جديداً لا ذنب له۔

(حدیث) حضرت عطیہ بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بیمار ہوئے دمشق کے کچھ لوگ آپ کی عیادت کے لئے گئے اور عرض کیا اے ابو اسحاق! آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا اس بدن کو خیر ہے جس کو اس کے گناہ کی وجہ سے پکڑ لیا گیا اگر اس کا رب چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو اس پر مہربانی فرمائے اور اگر چاہے تو اس کو اس حالت میں کھڑا کرے ایسی نئی تخلیق میں پیدا کرے کہ اس کا کوئی گناہ نہ ہو۔

کافر کیلئے اور مؤمن کیلئے مصیبت کی حیثیت

٤٥- حدثنا ابو بكر بن جعفر ، حدثنا ابو داود، حدثنا شعبة ، عن

---

(٤٤)والاثر عند البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠ـ مخطوط) من طريق المؤلف.

(٤٥) والأثر أخرجه ابن أبي شيبة في " المصنف "(٢٣١/٣) عن عبد الله بن نمير؛ وهناد في " زهده " (٢٤٢/١)۔ ومن طريقه أبونعيم في " الحلية " (٢٠٦/١) والمزي في " تهذيب الكمال " (لوحة۔ ٥٠٧)- عن أبي معاوية، والبيهقي في " الشعب " (الباب۔ ٧٠) من طريق عمار بن رزيق : كلهم عن الأعمش به.

ورواه البخاري في " الأدب المفرد " (رقم ٤٩٣) من طريق عبدالرحمن بن سعيد عن أبيه سعيد بن وهب به.

الأعمش ، عن عمارة بن عمير ، عن سعيد بن وهب قال : دخلت مع سلمان على رجل من كندة يعوده ، قال ، فقال سلمان : إن المسلم يبتلى فيكون كفارة لما مضى له ، ومستعتباً فيما بقي ، وإن الكافر يبتلى ، فمثله كمثل البعير أطلق فلم يدر لما أطلق ، وعقل فلم يدر لما عقل۔

(ترجمہ) حضرت سعید بن وہب فرماتے ہیں میں حضرت سلمان فارسیؓ کے ساتھ قبیلہ کندہ کے ایک آدمی کے پاس عیادت کے لئے گیا تو حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ مسلمان کو مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے تو وہ مصیبت اس کے لئے اس کے سابقہ اعمال کا کفارہ بن جاتی ہے اور آئندہ کے لئے تنبیہ بن جاتی ہے اور کافر کو بھی مبتلا کیا جاتا ہے اور اس کی مثال اس اونٹ کی طرح ہے جب اس کو چھوڑ دیا جائے تو اس کو معلوم نہیں کہ مجھے کس لئے چھوڑا گیا اور اگر اس کو باندھ دیا جائے تو اس کو معلوم نہیں کہ کس لئے اسے باندھا گیا ہے۔

مؤمن کیلئے دنیا ہی میں جہنم کا حصہ بخار کی صورت میں مل جاتا ہے

٤٦ - حدثنا يحيى بن جعفر حدثنا يزيد بن هارون ، أخبرنا محمد يعني ابن مطرف ، عن ابى الحصين ، عن أبى صالح الأشعرى ، عن أبى أمامة عن النبى ﷺ قال:

" الحمّى كيرٌ من جهنّم ، فما أصاب المؤمن كان حظّه

---

(٤٦) والحديث أخرجه أحمد فى " مسنده " (٥/٢٥٢ ، ٢٦٤) ؛ والبيهقى فى " الشعب " (الباب ـ ٧٠ ـ مخطوط) من طريق يحيى بن أبى خالد ؛ والطحاوى فى " مشكل الآثار " (٣/٦٨) من طريق على بن معبد: كلاهما عن يزيد بن هارون به.

وذكره الهيثمى فى " المجمع " (٢/٣٠٥) وقال : رواه احمد والطبرانى فى " الكبير " وفيه ابو حصين الفلسطينى ولم أرله راويا غير محمد بن مطرف.

وأورده المنذرى فى " الترغيب والترهيب " (٤/٣٠٠ رقم ٨٤) وقال: رواه أحمد باسناد لابأس به.

من النّار ".

(ترجمہ) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بخار جہنم کی بھٹی ہے پس جس مؤمن کو بخار آیا تو اس کا جہنم سے وہی حصہ ہے۔

عیادت کے وقت اچھے اور برے کلمات کا نتیجہ

٤٧ – حدثني يحيى بن جعفر، حدثنا يزيد بن هارون، أخبرنا أبو عقيل، قال: رأيت محمد بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم دخل على عبد الله بن عبيد، فقال: كيف تجدك ؟ – يرحمك الله – قال: أحمد الله إليك، أجدني والله محمود بخير، قال: وفقنا الله وإياك، سمعت أبا بكر يحدث عن أبي هريرة قال، قال رسول الله ﷺ:

"ما مرض مسلم إلّا وكّل الله به ملكين من ملائكته لا يفارقانه حتّى يقضي الله في أمره بإحدى الحسنتين إما بموت وإما بحياة، فاذا قال له العوّاد: كيف تجدک ؟ قال: أحمد الله أجدني والله محمود بخير، قال له الملكان: ابشر بدم هو خير من دمک، و صحة هو خير من صحتک، فان قال: اجدني في بلاء شديد، قال له الملكان مجيئتان له: أبشر بدم هو شر من دمک، وببلاء هو أطول من بلائک".

(ترجمہ) حضرت محمد بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم حضرت عبداللہ بن عبید کے پاس گئے اور پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ اللہ آپ پر رحمت فرمائے، فرمایا میں تمہارے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں اور خدا آپ کو اس کی توفیق دے میں

(٤٧) والحديث في " الشعب " للبيهقي (الباب ـ ٧٠ ـ مخطوط) من طريق المؤلف.

نے (اپنے والد) حضرت ابوبکرؓ سے سنا وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کر رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو مسلمان بھی بیمار ہوتا ہے اللہ اپنے فرشتوں میں سے دو فرشتوں کو اس کے ذمے لگا دیتے ہیں جو اس سے جدا نہیں ہوتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کا دو نیکیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ فیصلہ فرمادیں یا موت دیدیں یا زندگی جب اس کو کوئی پوچھنے والے پوچھتے ہیں کہ تمہارا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتا ہے میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں خدا کی قسم میں اپنے آپ کو اچھا اور بہتر پاتا ہوں تو اس کے لئے دونوں فرشتے کہتے ہیں تو اس خون کے ساتھ خوش ہو جا جو تیرے اس خون سے بہتر ہوگا اور ایسی صحت کے ساتھ خوش ہو جا جو تیری اس صحت سے بہتر ہوگی پس اگر وہ کہتا ہے کہ میں اپنے آپ کو سخت مصیبت میں پاتا ہوں تو اس کو دونوں فرشتے جو اس کے پاس آئے ہوتے ہیں کہتے ہیں ایسے خون کے ساتھ خوش ہو جا جو تیرے اس خون سے برا ہے اور ایسی مصیبت کی تجھے خوشخبری ہو جو تیری اس مصیبت سے طویل ہوگی۔

بیمار کو اس کی پسند کی بات کہو

٤٨- حدثنی أبو جعفر الأدمی ، حدثنا معاذ ، عن عمران یعنی ابن حدیر ، قال: کان ابو مجلز یقول : لا تحدث المریض إلّا بما یعجبہِ ، قال : و کان یأتینی وأنا مطعون ، فیقول : عدُّوا الیوم فی الحیِّ کذا و کذا ممن أفرق وعَدَّوُكَ فیھم قال : فافرح بذلك۔

(ترجمہ) حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز " فرمایا کرتے تھے کہ مریض کو وہی بات کرو جو اس کو پسند آئے فرمایا کہ حضرت ابو مجلز

---

(٤٨)والأثر أخرجه البیھقی فی " الشعب " (٧٠- الشعبة) من طریق سعدان ابن نصر عن عمران بن حدیر بہ.

میرے پاس آتے تھے جب کہ مجھے طاعون کی وباء پہنچی تھی وہ فرماتے تھے آج زندہ رہنے والے لوگوں میں فلاں فلاں کو شمار کیا گیا ہے ان لوگوں کے مقابلے میں جو ہمیں چھوڑ گئے ہیں اور آپ کو بھی انہی زندہ رہنے والے لوگوں میں شمار کیا گیا ہے تو میں یہ بات سن کر خوش ہوتا تھا۔

ایک رات کا بخار سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے

٤٩- حدثنا أحمد بن ابراهيم، حدثنا شعيب بن حرب، حدثنا اسماعيل بن ابراهيم بن مهاجر، حدثنا عبدالملك بن عمير قال: قال أبو الدرداء: حمّى ليلة كفّارة سنة۔

(ترجمہ) حضرت ابوالدرداءؓ نے فرمایا کہ ایک رات کا بخار ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

بیماری پر اجر ملنا بہتر ہے

٥٠- حدثنا زيد بن أخزم، حدثنا أبو داود، حدثنا حماد بن سلمة،

---

(٤٩) والأثر أخرجه البيهقي في "الشعب" (الشعبة- ٧٠) من طريق المؤلف.
وذكره السخاوي في "المقاصد الحسنة" (ص١٩٤).
وذكره الغزالي في "الاحياء" (٢٨١/٤) وقال العراقي في تخريجه: رواه القضاعي في "مسند الشهاب" من حديث ابن مسعود بسند ضعيف. وفيه "ليلة" موضع "يوم".

(٥٠) والأثر رواه أحمد في "زهده" (ص ٢٥٧) من طريق مؤمل بن اسماعيل عن ثابت قال: انطلقت أنا والحسن إلى صفوان بن محرز نعوده فاذا هو في خص من قصب مائل فخرج إلينا ابنه، فقال: إن به بطنا شديدا لا تقدرون أن تدخلوا عليه، فقال الحسن: إن أباك أن يوخذ من لحمه ودمه فيكفّر عنه خطاياه خير له من أن يموت جميعًا، فيأكله التراب- أوقال - فتأكله الأرض ولا يوجر في ذلك.
ورواه ابن سعد في "الطبقات" (١٤٨/٧) من طريق عفان عن حماد بن سلمة به في ترجمة صفوان بن محرز.

عن ثابت قال: انطلقنا مع الحسن الى صفوان بن محرز نعوده فخرج الينا ابنه فقال: هو مبطون لا تستطيعون ان تدخلوا عليه، فقال الحسن: ان يوخذا ليوم من لحمه ودمه فيوجر فيه خير من أن يأكله التراب۔

(ترجمہ) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حسن کے ساتھ حضرت صفوان بن محرز کے پاس گئے ہم ان کی عیادت کرنا چاہتے تھے ان کا صاجزادہ ہماری طرف آیا اور کہا کہ ان کو پیٹ کی تکلیف ہے آپ کے لئے درست نہیں کہ ان کے پاس جائیں تو حضرت حسن نے فرمایا اگر آج ان کے خون اور گوشت میں تکلیف پہنچائی جائے پھر ان کو اس میں اجر دیا جائے اس سے بہتر ہے کہ ان کو مٹی کھائے۔

بیماری میں آدمی آخرت کی طرف متوجہ رہے

۵۱- حدثنا زيد بن أخزم، حدثنا أبوداود، حدثنا حملد بن سلمة، عن ثابت: قال دخلنا على ربيعة بن الحارث نعوده وهو ثقيل فقال: إنه من كان فى مثل حالى هذه ملاق الآخرة قلبه، وكانت الدنيا أصغر فى عينه من ذباب۔

(ترجمہ) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ربیعہ بن حارث کے پاس ان کی عیادت کے لئے گئے جب کہ وہ بیمار تھے تو فرمایا جس کی حالت میری اس حالت کی طرح ہو تو اس کا دل آخرت سے ملنے والا ہے حالت یہ تھی کہ دنیا ان کی آنکھوں میں مکھی سے بھی زیادہ حقیر تھی۔

بیمار کی شفا کیلئے دعا

۵۲- حدثنا شراحيل بن عروة، حدثنا أبوبكر بن عياش، عن أبى

---

(۵۱) لم أجد هذا الأثر من خرجه أو ذكره غير المؤلف.

(۵۲) والحديث أخرجه الطبراني فى "كتاب الدعاء" (۱۳۱۹/۲ رقم ۱۱۰۹) من طريق يحيى الحمّانى عن ابى بكر بن عياش به.

اسحاق ، عن الحارث ، عن علی أن النبی ﷺ کان إذا دخل علی مریض وضع یده الیمنی علی خدّه ، فقال :

" أذهب البأس ربّ الناس ، واشف أنت الشافی شفاء لا یغادر سقماً ".

(ترجمہ) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اس کے رخسار پر رکھتے اور یہ پڑھتے تھے :

إِذْهَبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا .

(ترجمہ) اے لوگوں کے رب بیماری کو دور کردے ، اور شفا دیدے تو ہی شفا دینے والا ہے ایسی شفا دے جو بیماری کو نہ چھوڑے۔

نظر بد اور درد کا دم

٥٣- حدثنا زید بن أخزم الطائی ، حدثنا یحیی بن حماد ، حدثنا أبو عوانة عن عاصم الأحول ، عن سلمان - رجل من اهل الشام - ، عن ابن أخی عبادة بن الصامت ، عن عبادة بن الصامت ، قال : دخلت علی النبی ﷺ وبه من الوجع مالا یعلم شدّته إلا اللّٰه ، ثم دخلت علیه بالعشیّ ، فقلت : یا رسول اللّٰه ! إنی دخلت علیك بالغداة وبك من الوجع مالا

---

(٥٣) والحدیث أخرجه الطبرانی فی " کتاب الدعاء " (١٣١١/٢ رقم ١٠٩٠) من طریق فضیل بن سلیمان عن عاصم به. ورواه ابن ماجة فی الطب (١١٦٦/٢ رقم ٣٥٢٧) ؛ والحاکم فی " المستدرك " (٤١٢/٤) ؛ وابن أبی شیبة فی " المصنف " (٣١٤/١٠ رقم ٩٥٤٤) ؛ والطبرانی فی " کتاب الدعاء " (١٣١٠/٢ رقم ١٠٨٩) کلهم من طریق عمیر عن جنادة به.

صححه الحاکم ، وأقره الذهبی ، وسیأتی برقم (١٩١).

يعلمه إلّا الله ، ثم دخلت عليك بالعشيّ وقد برأك قال : " **إن جبريل رقاني برقية أفلا اعلمكها يا عبادة !** " قلت: بلى يا رسول الله ! قال : "**بسم الله ارقيك والله يشفيك من حسد كلّ حاسد وعين ، الله يشفيك** ".

(ترجمہ) حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو درد تھا جس کی شدت کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا میں آپ کے پاس پھر عشاء کے وقت حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں صبح کو حاضر ہوا تھا اور اس وقت بھی درد تھا جس کی تکلیف کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر میں آپ کی خدمت میں عشاء کے وقت حاضر ہوا ہوں جب کہ اللہ نے آپ کو شفا دیدی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جبرائیلؑ میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھے دم کیا ہے کیا میں وہ دم اے عبادہ تمہیں بتادوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! فرمایا:

بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ وَاللهُ يَشْفِيْکَ مِنْ حَسَدِ کُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ ، اَللهُ يَشْفِيْکَ.

(ترجمہ) میں اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں اللہ تجھے ہر حاسد کے شر سے اور ہر نظر بد سے شفا دے اللہ تجھے شفا دے۔

عیادت تین دن کے بعد ہے

٥٤- حدثني ابو يعقوب التميمي ، حدثنا هشام بن عمار ، حدثنا

---

(٥٤) والحديث أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠ ـ مخطوط) من طريق المؤلف.=

مسلمة بن عليّ ، حدثنا ابن جريج ، عن حميد الطويل ، عن انس أنّ النبي ﷺ كان لا يعود مريضاً إلّا بعد ثلاث۔

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کسی کی عیادت نہیں کرتے تھے مگر تین دن کے بعد۔

موت سے پہلے کے دنوں کی اہمیت

۵۵- أخبرنا علي بن أشكاب العامري ، حدثنا يزيد بن هارون ، أنبانا مبارك بن فضالة ، عن الحسن انه ذكر الوجع فقال : أما والله ما هو يسرّ أيام المسلم أيام قورب له فيها من أجله ، وذكر فيها ما نسي من معاده ، وكفّر عنه خطاياه۔

(ترجمہ) حضرت مبارک بن فضالہ سے روایت ہے کہ حضرت حسنؒ نے درد کا ذکر کیا پھر فرمایا سن لو! خدا کی قسم مسلمان کے وہ دن کتنے خوش کن ہوتے ہیں جن دنوں میں اس کی موت اس کے قریب کردی جاتی ہے اور جن دنوں میں وہ

=ورواه ابن ماجة في الجنائز (٤٦٢/١ رقم ١٤٣٧) عن هشام بن عمار بنفس الاسناد. ورواه ابو الشيخ في "اخلاق النبي ﷺ وآدابه" (ص٢٥٥) من طريق عبد الله ؛ وابن عدي في "الكامل" (٢٣١٧/٦) من طريق عبدالصمد الدمشقي في ترجمة - مسلمة بن علي - كلاهما عن هشام به.

وقال البوصيري في الزوائد: في اسناده مسلمة بن عليّ ، قال فيه البخاري وابو حاتم وأبوزرعة: منكرالحديث، ومن منكراته حديث "كان لا يعود مريضاً إلا بعد ثلاثة ايام".

وذكره السخاوي في "المقاصد الحسنة" (رقم ١٠١٥).

(٥٥)والأثر رواه البيهقي في "شعب الايمان" (الباب - ٧٠ - مخطوط) من طريق المؤلف وأخرجه أحمد في "زهده" (ص٢٧٧) عن يزيد بن هارون عن ابن المبارك عن الحسن .وفيه "باسر" موضع "يسرّ"

ويأتي هذا الاثر برقم (١٤٥) بمثله.

ان دنوں کو بھی یاد کرتا ہے جن میں وہ اپنے دوبارہ زندہ ہونے کو بھول گیا تھا اوران دنوں میں اس کے گناہوں کا کفارہ بھی کردیا جاتا ہے۔

بیماری کے ناپسند ہونے کے باوجود اللہ انعام فرماتا ہے

٥٦- حدثنا عبد الله بن محمد بن هانئ، أخبرنا مرحوم بن عبدالعزيز، حدثني حبيب ابو محمد الهراني قال: عادني الحسن في مرض فقال لي: يا حبب! إنّا أن لم نؤجَرُ إلّا فيما نحبّ قَلّ أجرنا وإنّ الله كريمٌ يبتلي العبد وهو كاره ويعطيه عليه الأجر العظيم۔

(ترجمہ) حضرت حبیب ابومحمد الہرانی فرماتے ہیں حضرت حسن بصریؒ نے میری بیماری میں عیادت کی اور مجھے فرمایا اے حبیب اگرہمیں ان چیزوں میں جن کو ہم ناپسند کرتے ہیں اجر نہ دیا جائے تو ہمارا اجر کم ہوجائے گا اور اللہ مہربان ہے کہ بندے کو مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے اور بندہ بھی اس مصیبت کو پسند نہیں کر رہا ہوتا اور اللہ تعالی اس کو اس مصیبت پر اجر عظیم عطا فرماتے ہیں۔

مصائب گناہوں کو جھاڑ دیتے ہیں

٥٧- حدثني ابراهيم بن سعيد، حدثنا الأحوص بن جوّاب، حدثنا

---

(٥٦) والأثر في "شعب الايمان" للبيهقي (الباب - ٧٠- مخطوط) من طرى المؤلف.

(٥٧) والحديث أخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (الباب - ٧٠- مخطوط)؛ وابو يعلى في "مسنده (٢٧٧/٧ رقم ١٥٤٤) كلاهما من طريق يحيى بن ابى كثير عن الحسن به.

وذكره الحافظ ابن حجر في "المطالب العالية" (٣٣٩/٢ رقم ٢٤١٨).

واورده السيوطي في "الدرالمنثور" (٦٩٩/٢) وعزاه للبيهقي عن أنس.

وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" (٣٠١/٢) وقال: رواه ابو يعلى وفيه جابر الجعفي وهو ضعيف.

الحسن بن صالح ، عن جابر الجعفی ، عن زیاد النمیری ، عن أنس بن مالك قال : انتهى رسول الله ﷺ إلى شجرة فهزّها حتى سقط من ورقها ما شاء الله ثم قال:

" المصائب والأوجاع في ذنوب أمتي أسرع منّي في هذه الشجرة ".

(ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک درخت کے پاس رکے اور اس کو جھاڑا حتی کہ اس سے اس کے پتے گرنے لگے جتنا اللہ نے چاہے پھر فرمایا مصیبتیں اور درد میری امت کے گناہوں کے ختم کرنے میں میرے اس درخت کو جھاڑنے سے بھی زیادہ تیز ہیں۔

مسلمان کی تکلیف خطاؤں کیلئے کفارہ ہے

٥٨- حدثنا حميد بن زنجويه ، حدثنا عبيد الله بن موسى ، حدثنا اسرائيل ، عن عبد الله بن المختار ، عن ابن سيرين ، عن أبي هريرة قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول :

" وصب المسلم كفّارة لخطاياه ".

---

(٥٨) والحديث أخرجه الحاكم في " المستدرك " (٣٤٧/١) ؛ والبيهقي في " الشعب " (الباب - ٧٠) من طريق أحمد بن مهران عن عبيد الله بن موسى وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

وذكره السيوطي في " الجامع الصغير " وقال المناوي في تعليقه:

(وصب المؤمن) أي دوام تعبه أو وجعه (كفارة لخطاياه) وهذا إذا صبر واحتسب ، قال في " الفردوس " الوصب الوجع ، اللازم وجمعه أوصاب ، وقال : رواه الحاكم في الجنائز والبيهقي عن أبي هريرة ، قال الحاكم: صحيح وأقره الذهبي (فيض القدير ٣٦٢/٦).

أورده المنذري في " الترغيب و الترهيب " (٢٨٧/٤) وعزاه للمؤلف والحاكم. وسياتي هذا الحديث برقم (١٣١) بمثله.

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

مسلمان کی تکلیف اس کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔

مسلمان کی عیادت پر ایک سال کی عبادت کا ثواب

۵۹- حدثنا عبدالوهاب الوراق، حدثنا عبدالمجيد بن عبدالعزيز، عن وهيب بن الوَرد، عن أبي منصور، عن رجل من الأنصار، عن أنس قال قال رسول الله ﷺ:

" من عاد مريضاً وجلس عنده ساعة، أجرى الله له عمل سنة لا يعصى فيها طرفة عين ".

(ترجمہ) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) جس نے کسی بیمار کی عیادت کی اور اس کے پاس ایک لحظہ بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک سال کا ثواب عطا کریں گے جس میں اس نے ایک لحظہ برابر بھی گناہ نہ کیا ہو۔

عیادت کرنے والا جنت کے باغ میں

٦٠- حدثنا علي بن الجعد، حدثنا شعبة، عن خالد الحذاء، قال سمعت أبا قلابة يحدث عن أبي اسماء الرجبي، عن ثوبان قال قال رسول

(٥٩) وأورده المنذري في " الترغيب والترهيب " (٣٢١/٤) وقال: رواه ابن ابي الدنيا في " المرض والكفارات " ولوائح الوضع عليه تلوح.

(٦٠) والحديث أخرجه مسلم في البر (١٩٨٩/٣ رقم ١٣) من طريق هشيم ؛ والترمذي في الجنائز (٢٩٩/٣ رقم ٩٦٧) ؛ وأحمد في " مسنده " (٢٨٣/٥) كلاهما من طريق يزيد ابن زريع ؛ وابن أبي شيبة في " المصنف " (٢٣٣/٣ رقم ٢٥٦٨) من طريق بشير، والبيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠) من =

اللہ ﷺ:

" إنّ الرجل إذا عاد أخاه كان في خراف الجنة أو مخرفة الجنة حتّى يرجع ".

(ترجمہ) حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی آدمی اپنے بھائی (مسلمان) کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے خراف میں یا جنت کے مخرفہ میں ہوتا ہے یہاں تک کہ عیادت کر کے واپس لوٹ آئے۔

(فائدہ) خراف الجنة یا مخرفة الجنة جنت میں کھجوروں کی قطار وار دیوار کا نام ہے مطلب یہ ہے کہ یہ شخص عیادت کے ثواب میں رہتا ہے گویا کہ وہ جنت کی کھجوروں سے پھل حاصل کر رہا ہے۔

٦١- حدثنا سلمة بن شبيب، حدثنا ابراهيم بن الحكم يعني ابن

=طريق عبدالوهاب، وهناد في " زهده " (٢٢٥/١ رقم ٣٧٣) من طريق سفيان: كلهم عن خالد الحذاء به.

كما رواه مسلم في البر (١٩٨٩/٣ رقم ١٣) وأحمد في " مسنده " (٢٧٩/٥) كلاهما من طرى ايوب؛ والترمذى في الجنائز (٣٠٠/٣ رقم ٩٦٨)؛ وأحمد في "مسنده" (٢٧٦/٥، ٢٨٤) والبيهقي في " سننه " (٣٨٠/٣)؛ وابن المبارك في " زهده " (رقم ٧٣٢) أربعتهم من طريق عاصم؛ والبخارى في " الأدب المفرد " (رقم ٥٢١) من طريق المثنى بن شعبة بن سعيد كلهم عن أبى قلابة به.

ورواه ابن الجعد في " مسنده " (٥٨٠/١ رقم ١٣٠٠) - ومن طريقه البغوى في شرح السنة " (٢١٥/٥ رقم ١٤٠٨)- عن شعبة به.قوله " خراف أو مخرفة " وهو الحائط من النخل: أى ان العائد فيما يحوز من الثواب كأنه على نخل الجنة يخترف ثمارها. راجع " النهاية" (٢٤/٢).

(٦١)والحديث رواه الطبراني في " الصغير " (١٨٨/١-١٨٩) من طريق سلمة بن شبيب به وقال: لم يروه عن عكرمة الّا الحكم تفرد به ابراهيم، ورواه =

أبـان ، حـدثـنـي أبي ، عن عكرمة قال: مرض أنس بن مالك ، فجاء ه رجل يـعـوده فـوقف عـليه ، فقال : يا أبا حمزة ! لولا بعد منزلي لكنت اتيك كل يـوم فـأسـلّم عليك ، وكان أنس مستلقياً على فراشه وعلى وجهه خرقة أو مـنـديـل فـألـقـاه عن وجهه ثم استوى قاعداً وقال : أما اني سمعت رسول اللهﷺ يقول:

" من عاد مريضاً خاض في الرحمة حتى يبلغه ، فاذا قعد عنده غمرته الرحمة ".

قـال أنـس : فلما قال النبي ﷺ ما قال قلت: هذا لعائد المريض ، فما للمريض ؟ قال:

" إذا مـرض العبد ثلاثة أيام خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمّه ".

(ترجمہ) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک ؓ بیمار ہوئے تو آپ کے پاس ایک شخص آپ کی عیادت کے لئے آیا اور آپ کے پاس ٹھہر گیا اور عرض کیا اے ابوحمزہ! اگر میرا گھر دور نہ ہوتا تو میں روزانہ آپ کے گھر آتا اور آپ کے لئے سلامتی کی دعا کرتا تو حضرت انس ؓ اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ کے چہرے پر کپڑا تھا یا رومال آپ نے اس کو اپنے چہرے سے ہٹایا پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا سن لو! میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

(ترجمہ) جس شخص نے مریض کی عیادت کی تو وہ رحمت میں داخل

=أحـمـد فـي " مسنده " (٣/١٧٤، ٢٥٥)؛ والبيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠) كلاهما عن هارون بن أبي داود قال: أتيت أنس بن مالك .... الخ مختصراً. وضعفه الشيخ الالباني راجع " ضعيف الجامع الصغير رقم ٢٢٣٨".

كـمـا يـاتـي هـذا الـحـديـث بـمـعـنـاه - مختصراً - عن أنـس رقـم (٢١٦)؛ وشـواهـده مـن حـديـث جـابر رقـم (٨٤)، وحـديـث كـعـب بن مالك رقـم (٢١٧) وغيرهما من الكتاب.

ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کے پاس جب پہنچتا ہے اور بیٹھتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب حضور ﷺ نے یہ بات فرمائی تھی تو میں نے عرض کیا تھا یہ تو مریض کی عیادت کرنے والے کا ثواب ہوا مریض کو کیا ملے گا؟ فرمایا:

جب آدمی تین دن بیمار رہتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکلتا ہے جیسے اس دن جب اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔

بہترین عیادت خفیف وقت میں ہے

٦٢- حدثنا داود بن محمد بن يزيد، حدثنا أبو داود الطيالسي، حدثنا خارجة بن مصعب، عن أبي يحيى، قال: سمعت طاوساً يقول: خير العيادة أخفّها۔

(ترجمہ) حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاووسؒ سے سنا انہوں نے فرمایا بہترین عیادت یہ ہے جو خفیف وقت میں ہو۔

(فائدہ) اس لئے کہ مریض مشکل حالات میں ہوتا ہے کبھی اپنی حالت کا افشاء پسند نہیں کرتا اس لئے کوئی آدمی زیادہ دیر بیٹھ جاتا ہے تو مریض کو تکلیف ہوتی ہے ہاں اگر کوئی ایسا عیادت کرنے والا ہو جس سے مریض کو خوشی پہنچے اور وہ اس کا بیٹھنا پسند کرے تو پھر اس کو بیٹھنا چاہئے۔

---

(٦٢) والأثر رواه البيهقي في "شعب الايمان" (الباب - ٦٣) بطريق المولف. وأخرجه عبدالرزاق في "المصنف" (٥٩٤/٣ رقم ٦٧٦٨) عن ابن طاوس عن أبيه. والخبر له متابعات وشواهد. راجع رقم (٦٦، ١٥٨) من هذا الكتاب.

(٦٣) والأثر أخرجه أبونعيم في "حلية الأولياء" (٢٢٧/٢)، وابن سعد في " =

مریض کی عیادت اور تندرست کی زیارت

٦٣- وحدثني داود ، حدثنا أبوداود ، حدثنا محمد بن سليم ، سمعت بكر بن عبد الله المزني يقول : المريض يعاد ، والصحيح يزار۔

(ترجمہ) حضرت محمد بن سلیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بکر بن عبداللہ المزنی سے سنا انہوں نے فرمایا:

مریض آدمی کی عیادت کی جاتی ہے اور صحت مند کی ملاقات کی جاتی ہے۔

مریض والوں پر ضیافت کا بوجھ نہ ڈالا جائے

٦٤- حدثني أبي ، حدثنا موسى بن داود ، حدثنا مندل بن علي ، عن ابن ابي خالد ، عن الشعبي ، قال: عيادة توخي للقرا (٧) أشدّ على أهل المريض من مريضهم ، يجيئون في غير وقت العيادة ويطيلون الجلوس۔

(ترجمہ) حضرت امام شعبیؒ فرماتے ہیں طلب ضیافت کے مقصد کے لئے مریض کی عیادت کو جانے والا شخص مریض کے متعلقین کے لئے ان کے مریض سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے یہ لوگ عیادت کے وقت کے علاوہ میں آتے ہیں اور دیر تک بیٹھے رہتے ہیں۔

مریض کے پاس زیادہ دیر نہ بیٹھنے کی وجہ

٦٥- حدثنا داود ، حدثنا ابوداود ، عن أبي خلدة ، عن أبي العالية،

=الطبقات " (٢١١/٧) كلاهما من طريق عفان بن مسلم عن محمد بن سليم به.

(٦٤)والأثر أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب۔ ٦٣) من طريق ابي غسان مالك بن اسماعيل النهدي عن مندل بن علي العنزي به.

ورواه عبدالرزاق في " المصنف " (٥٩٤/٣) من طريق جابر عن الشعبي . وفيه " نوكى القراء " موضع " توخى للقرا".

(٦٥)والأثر رواه البيهقي في " شعب الايمان " (الشبعة۔٦٣) من طريق المؤلف.

قال : دخل عليه غالب القطان يعوده فلم يلبث إلّا يسيراً حتّى قام ، فقال أبو العالية : ما ارفق الغرب ! لا تطيل الجلوس عند المريض ، فإن المريض قد تبدو له حاجة فيستحيي من جلسائه۔

(ترجمہ) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس حضرت غالب القطان عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے لیکن تھوڑی ہی دیر بیٹھے حتیٰ کہ کھڑے ہوگئے تو حضرت ابوالعالیہ نے فرمایا:

عرب کتنے مہربان ہیں کہ وہ مریض کے پاس زیادہ دیر نہیں بیٹھتے کیونکہ مریض کو کسی وقت ایسی حاجت پیش آتی ہے کہ وہ اپنے پاس بیٹھنے والوں سے شرماتا ہے۔

٦٦– حدثني أبو محمد العتكي ، حدثنا عمر بن عبيد ، عن شيخ من البصريين عن سعيد بن المسيب قال قال رسول الله ﷺ:

" أفضل العيادة سرعة القيام ".

(ترجمہ) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(٦٦) والحديث أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الشعبة ـ ٦٣) من طريق المؤلف.

وذكره التبريزي في " المشكاة " (٤٩٩/١ رقم ١٥٩١) مرسلًا وقال: رواه البيهقي في " شعب الايمان ".

وضعّفه أستاذنا الألباني راجع " ضعيف الجامع الصغير " (١١٢٩) عن جابر.

وأورده السيوطي في " الجامع الصغير " عن جابر.

وقال العلامة المناوي رح : فيه علي بن أحمد بن النضر: قال الذهبي في " الضعفاء " وقال الدارقطني : ضعيف ، ومحمد بن يوسف الرقي قال الذهبي : كذّبه الخطيب وكان حافظاً رحالًا . " فيض القدير " (٤٥/٢ رقم ١٢٨٥)

والحديث مرّ برقم (٦٢) عن طاوس بمعناه.

(ترجمہ) بہترین عیادت جلدی اٹھ جانا ہے۔

(فائدہ) یعنی مریض کے پاس زیادہ نہ بیٹھا جائے حال احوال پوچھ کر تسلی کی بات کر کے اٹھ جانا چاہئے۔

عیادت کا صحیح طریقہ

٦٧ - حدثني عيسى بن يوسف الطباع، حدثنا ابن أبي فديك حدثنا زيد بن يزيد الجزري، عن أبي أمامة الباهلي أن رسول الله ﷺ قال:

" من تمام عيادة أحدكم أخاه المريض أن يضع يده عليه فيسأله كيف أصبح، كيف أمسى؟ "

(ترجمہ) حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) تم میں سے کسی ایک کی اپنے مسلمان مریض کی عیادت کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ اس پر رکھے اور پوچھے صبح کیسی گزری؟ شام کیسی گزری؟ (یعنی کیا حال ہے صبح کیفیت کیا تھی اب کیا ہے؟)

بیماری کا اجر

٦٨ - حدثنا أحمد بن منيع، حدثنا النضر بن إسماعيل البجلي، حدثنا الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، قال: دخل ابن مسعود على النبي ﷺ وهو يوعك فوضع يده عليه، فقال: يا رسول الله! انك لتوعك وَعكًا شَديداً، فقال: **" إني لأوعك وعك رجلين منكم "**، قال: قلت

---

(٦٧) والحديث رواه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ٦٣) برواية المؤلف فيه " زيد ابن ابي يزيد ".

(٦٨) والحديث رواه ابن سعد في " الطبقات " (٢٠٨/٢) عن النضر بن اسماعيل بنفس السند.

يا رسول الله ! ذلك بأن لك أجرين قال:

" اما انه ليس من عبد مسلم يصيبه أذى فما فوقه إلّا حطّ الله عنه من خطاياه كما تحطّ الشجرة ورقها ".

(حدیث) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ کو بخار تھا حضرت ابن مسعودؓ نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو تو بہت سخت بخار ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) میں تمہارے جیسے دو آدمیوں کے برابر بخار میں ہوتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو آپ کو اجر بھی دہرا ملے گا؟ فرمایا سن لو کوئی بھی مسلمان آدمی جس کو تکلیف پہنچے اذیٰ سی یا اس سے زیادہ مگر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کو مٹادیتے ہیں جس طرح سے درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔

مریض کی دعا کب تک رد نہیں ہوتی؟

۶۹- حدثنا أحمد بن منيع ، حدثنا عبيدة بن حميد ، عن الأعمش، عن ابراهيم التيمى ، عن الحارث بن سويد ، عن ابن مسعود عن النبى ﷺ ...... مثله۔

(ترجمہ) یہ روایت بھی حضرت ابن مسعودؓ سے دوسری سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کے مطابق مروی ہے۔

مریض کی دعا کب تک رد نہیں ہوتی؟

۷۰- حدثنا سويد بن سعيد ، حدثنا عبدالرحيم بن زيد ، عن أبيه ،

---

(٦٩) والحديث مرّ برقم (٢) فراجعه هناك تخريجه.

(٧٠) والحديث عند البيهقى فى " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠) من طريق المؤلف.

عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ:

" لا تُردّ دعوة المریض حتی یبرأ "۔

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مریض کی دعا کورد نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ وہ صحت مند ہو جائے۔

مریض لاچار ہے اس لئے اس کی دعا قبول ہوتی ہے

۷۱- حدثنی الحسین بن محمد السعدی الزارع، حدثنا عمر بن أبی خلیفة العبدی، حدثنی عبد اللہ بن أبی صالح، قال: دخل علیّ طاوس وأنا مریض، فقلت: یا أبا عبدالرحمن! ادع لی قال: أدع لنفسك فانه یجیب المُضطر اذا دعاه۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن ابی صالح فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضرت طاوسؒ تشریف لائے جب کہ میں بیمار تھا میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن آپ میرے لئے دعا کریں تو آپ نے فرمایا کہ آپ اپنے لئے خود دعا کریں کیونکہ لاچار کی دعا جب وہ مانگتا ہے قبول ہوتی ہے۔

عیادت کرنے والا ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ چلتا ہے

۷۲- حدثنی قاسم بن هاشم، حدثنا عتبة بن السکن الفزاری، حدثنا الأوزاعی، أخبرنی سعد بن شرحبیل، أخبرنی عطاء بن یزید اللیثی،

---

(۷۱) والاثر فی " الشعب " للبیهقی (الباب ۔ ۷۰ ۔ مخطوط) من طریق المؤلف.

وذکره المزی فی " تهذیب الکمال " (۶۲۴/۲) من طریق محمد بن سلام الجمحی عن عمر بن أبی خلیفة به.

والخبر مرّ بمعناه آنفا عن ابن عباس مرفوعاً.

(۷۲) والحدیث لم أجد بهذا الاسناد وله شاهد من حدیث علی رضی اللہ عنه برقم (۸۲ ـ ۸۵) وحدیث جابر بن عبد اللہ برقم (۸۴) وغیرهما من هذا الکتاب.

قال سمعت أبا سعيد يقول : قال رسول الله ﷺ:

" اذا عاد الرجل مريضاً في الله ، مشى معه سبعون ألف ملك يستغفرون له ، وكان يخوض في الرحمة حتّى إذا دخل عليه غرق فيها".

(ترجمہ) حضرت عطاء بن یزید اللیثی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے سنا فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جب کوئی آدمی کسی مریض کی اللہ کی رضا کی خاطر عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے اس عیادت کرنے والے کی بخشش مانگنے کے لئے چلتے ہیں اور وہ رحمت میں داخل ہوتا ہے حتیٰ کہ مریض تک پہنچ جاتا ہے تو وہ خدا کی رحمت میں ہر طرف سے گھر جاتا ہے۔

مؤمن کے لئے بخار قید خانہ ہے

۷۳- حدثني اسحاق بن اسماعيل ويوسف بن موسى قالا: حدثنا جرير عن ابن شبرمة عن الحسن قال قال رسول الله ﷺ:

" الحمّى رائد الموت وهي سجن الله في الأرض للمؤمن ".

---

(۷۳) والحديث أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ۷۰ ـ مخطوط) من طريق المؤلف.

ورواه هناد في " زهده " (۲۳۹/۱ رقم ۲۰۷) من طريق اسماعيل بن مسمل عن الحسن.

واورده السيوطي في " الجامع الصغير " قال المناوي : وعزاه لهناد في " الزهد " وبان ابي الدنيا في " المرض والكفارات " والبيهقي عن الحسن مرسلًا.

قال الزمخشري : الرائد رسول القوم الذي يرتاد لهم مساقط العشب والكلاء ، فشبه به الحمّى كأنها مقدمة الموت وطليعة لشدة أمرها ، تقول العرب: الحمّى أخت الحمّام . راجع " فيض القدير للمناوي " (۴۲۱/۳).

(ترجمہ) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) بخار موت کا پیغام رساں ہے اور یہ زمین میں مؤمن کے لئے اللہ کا قید خانہ ہے۔

بخار موت کا پیغام رساں ہے

۷۴- حدثنا شجاع بن مخلد، حدثنا محمد بن بشر، عن اسماعيل بن أبي خالد، عن سعيد بن جبريل قال: الحمّى رائد الموت۔

(ترجمہ) حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں:

بخار موت کا پیغام رساں ہے۔

بیماری کے عظیم ثواب پر حضورؐ کا تعجب

۷۵-حدثنا محمد بن يوسف بن الصباح، حدثنا عبد الله بن وهب، عن محمد بن أبي حميد، عن عون بن عبد الله، عن أبيه، عن ابن

---

(۷۴)والأثر رواه البيهقي في "شعب الايمان" (الباب - ۷۰) بطريق المولف.

(۷۵)والحديث رواه الطيالسي في "مسنده" (ص ٤٦) - ومن طريقه البيهقي في "الشعب" (الباب- ۷۰) وأبو نعيم في "الحلية (٢٦٦/٤-٢٦٧) - عن محمد بن أبي حميد به، وفي مسند الطيالسي "محمد بن حبيب" محرفاً.

ورواه البزار في "مسنده" بذكر الشطر الأول فقط - (٣٦٤/١-٣٦٥ كشف) من طريق أبي عامر عن محمد بن أبي حميد به.

وأخرجه الطبراني في "الأوسط" (رقم ٢٣٣٨) من طريق يحيى بن أبي الحجاج عن محمد ابن أبي حميد عن عون بن عبد الله بن عتبة عن أبيه عن جده عتبة بن مسعود به وقال الطبراني: لايُروى هذا الحديث عن عتبة بن مسعود إلّا بهذا الاسناد، تفرد به محمد بن أبي حميد.

وذكره الحافظ العسقلاني في "المطالب العالية" (١٤٥/١، ٣٣٧/٢).

وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" (٣٠٤/٢) وقال: رواه الطبراني في "الأوسط" والبزار - باختصار- وفيه محمد بن ابي حميد ضعيف جدّاً

مسعود قال: كنت مع رسول الله ﷺ جالساً فتبسّم، فقلنا: يا رسول الله! بم تبسمتَ؟ فقال:

"عجبا للمؤمن وجزعه من القسم، ولو كان يعلم ماله في السّقم احبّ أن يكون سقيماً حتّى يلقى ربّه" ثم تبسّم ثانية، ورفع رأسه إلى السّماء، فقلنا: يا رسول الله! بم تبسمتَ فرفعت رأسك إلى السماء؟ قال:

"عجبتُ من ملكين نزلا من السماء يلتمسان عبداً مؤمناً في مصلّاه كان يصلّي فيه فلم يجداه فيه، فعرجا إلى الله فقالا: يا ربّ! عبدك فلان كنّا نكتب له من العمل في يوم وليلة كذا وكذا فوجدناه قد حبسته في حبالك فلم نكتب له شيئًا من عماه، قال الله: اكتبوا لِعبادي عمله الذي كان يعمل في يومه وليلته ولا تنقصوا منه شيئا، فعليّ أجر ما حبسته وله أجر ما كان يعمل".

(ترجمہ) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ مسکرا پڑے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ فرمایا:

(ترجمہ) مؤمن پر بھی حیرت ہورہی ہے اوراس کی بیماری میں گھبراہٹ پر بھی اگراس کو معلوم ہوتا کہ اس کو بیماری کے بدلے میں کیا کچھ انعام ملے گا تو وہ پسند کرتا کہ میں بیمار ہی رہوں حتیٰ کہ اپنے رب سے جاملوں پھر حضور علیہ الصلاۃ والسلام دوبارہ مسکرائے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ اوراپنا سر آسمان کی طرف کیوں اٹھایا ہے؟ تو آپ نے فرمایا میں دو فرشتوں پر حیران ہوا ہوں جو آسمان سے اترے تھے اور ایک مؤمن آدمی کو اس کی نماز کی جگہ پر تلاش کررہے تھے جو وہاں نماز پڑھا کرتا تھا لیکن اس کو وہاں نہ پایا تو اللہ کی طرف اوپر چلے گئے اور جاکر عرض کیا یارب! آپ کا فلاں بندہ جس کے ہم رات اور دن ایسے اور ایسے نیک اعمال لکھا کرتے

تھے ہم نے اس کو اس حالت میں پایا ہے کہ آپ نے اس کو اپنی رسی میں جکڑ لیا ہے ہم نے اس کے عمل سے کوئی چیز نہیں لکھی تو اللہ تعالی فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے وہ عمل لکھتے رہو جو وہ اپنے دن اور رات میں کرتا تھا اور اس کے اعمال میں سے کوئی چیز کم نہ کرو اور اس کا اجر جو میں نے اس کو دیا ہے میرے ذمہ ہے اور اس عمل کا اجر جو وہ کرتا تھا وہ بھی اس کے لئے ہے۔

(فائدہ) رسی میں جکڑنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس کو اپنی جوار اور امان میں لے لیا ہے یعنی اب وہ اس قابل نہیں رہا کہ جس طرح سے پہلے نیک اعمال کرتا تھا اب بھی ویسے کر سکے۔

بیماری میں صحت کے زمانے کے عمل سے بھی اچھا عمل لکھو

٧٦- حدثنا بشار بن موسى الخفاف، أخبرنا شريك، أخبرني علقمة بن مرثد، عن القاسم بن مخيمرة، عن عبد الله بن عمرو قال: "اذا مرض المؤمن، يقول الله تعالى للملائكة: اكتبوا لعبدي هذا الذي في وثاقي مثل ما كان يعمل في صحته، قال: فدخلت على رجل من أهل

---

(٧٦) والحديث أخرجه أحمد في "مسنده" (١٥٩/٢، ١٩٤، ١٩٨) والدارمي في الرقاق (ص ٧١٢ رقم ٥٦) والحاكم في "المستدرك" (٣٤٨/١) بتغيير يسير؛ وابن أبي شيبة في "المصنف" (٢٣٠/٣) وهناد في "الزهد" (٢٥٢/١ رقم ٤٣٨) وابو نعيم في "حلية الاولياء" (٨٦/٦) والبخاري في "الأدب المفرد" (رقم ٥٠٠) كلهم من طريق سفيان عن علقمة بن مرثد به مرفوعاً.

ورواه البزار في "مسنده" (٣٦٣/١- كشف) وأحمد في "مسنده" (٢٠٥/٢)؛ وأبو نعيم في "الحلية" (٣٠٩/٨) من طريق أبي حصين عن القاسم بسند مرفوع.

وقال ابو نعيم: لم يروه عن ابي حصين الا ابو بكر بن عياش.

وذكره الهيثمي في "المجمع" (٣٠٣/٢ وقال: رواه احمد والبزار والطبراني في "الكبير" و رجال أحمد رجال الصحيح.

البیت فذکرت ذلك له ، فقال یقول اللّٰه: اکتبوا لعبدی هذا الذی حبسته کأحسن ما کان یعمل وهو صحیح "۔

قال شریك: وحدثنی أبو حصین مثله ، وباسناده ولکن رفعه ، فقیل لشریك إلی النبی ﷺ؟ فقال : " نعم "۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جب کوئی مؤمن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں میرے اس بندے کے لئے جو میری اس گرہ میں ہے وہ عمل لکھ دو جو وہ اپنی صحت میں کرتا تھا فرمایا کہ پھر میں ایک اہل بیت کے آدمی کے پاس گیا اور یہ بات اس سے ذکر کی تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

۔ میرے اس بندے کو جس کو میں نے روک رکھا ہے اس عمل سے جس کو وہ کرتا تھا اپنی صحت کے زمانے میں اس سے بھی اچھا عمل لکھو۔

حضرت شریک فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو حصین نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے لیکن اس کو انہوں نے حضور ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے تو حضرت شریک سے پوچھا گیا کیا یہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے تو فرمایا ہاں۔

کانٹا چبھنے سے بھی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے

۷۷- حدثنا منصور بن أبی مزاحم ، حدثنا أبو أویس ، عن الزهری حدثنی عروة بن الزبیر ، أن عائشة کانت تقول : قال رسول اللّٰه ﷺ:

" ما من مصیبة یُصاب المسلم بها إلّا کفّر اللّٰه بها عنه حتّی الشوکة یشاکها "۔

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

(۷۷)والحدیث أخرجه " أمد فی مسنده " (۱۱٤/٦) من طریق ابراهیم بن أبی العباس عن أبی أویس به.

ومضی هذا الحدیث برقم (۳۷) قد استوفیت فیه تخریجه مستوفیاً فراجعه.

فرمایا:

(ترجمہ) کوئی مصیبت بھی جو کسی مسلمان کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس سے گناہوں کا کفارہ کر دیتے ہیں حتیٰ کہ اس کانٹے سے بھی جو اس کو چبھتا ہے۔

بیماری کی شکایت نہ کرنے کے انعامات

٧٨- حدثنا أحمد بن عمران بن عبدالملك ، قال سألت محمد بن الفضيل فحدثني ، حدثنا عبد الله بن سعيد المقبرى ، عن جدّه ، عن ابى هريرة عن رسول الله ﷺ قال:

" إذا ابتلى العبد من أهل الدنيا أرسل الله إليه ملكين ، فقال : ائتيا عبدى فإن قال خيراً ولم يشتك إلى عُوّاده أبدلتُهُ لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه فإن قبضتُه أوجبت له الجنة أو أطلقته كان فى وثاقة ، فليستأنف العمل ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جب کوئی انسان دنیا میں مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے پاس جاؤ

---

(٧٨) والحديث أخرجه الحاكم فى " المستدرك " (١/٣٤٩) ؛ وعنه البيهقى فى " سننه " (٣/٣٧٥) ؛ وأيضاً فى " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠ـ مخطوط) عن عاصم بن محمد عن سعيد بن أبى سعيد به.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ، ووافقه الذهبى.

ويأتي هذا الحديث برقم (٢١٥).

اگر وہ اچھی بات کہے اور اپنی عیادت کرنے والوں کے سامنے شکایت نہ کرے تو میں اس کا گوشت اس کے گوشت سے بہتر حالت میں بدل دوں گا اس کا خون اس کے خون سے بہتر حالت میں بدل دوں گا اگر اس کو موت دیدوں گا تو اس کے لئے جنت کو لازم کردوں گا اور اگر اس کو شفاء دوں گا جب کہ وہ میری جکڑ بندی میں تھا تو وہ نئے سرے سے نیک عمل کرے گا۔

(فائدہ) نئے سرے سے نیک عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ گذشتہ زندگی میں جو اس سے گناہ سرزد ہوئے وہ معاف کردوں گا اور اب وہ نیک اعمال سے زندگی کا آغاز کرے گا۔

بیمار گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے

۷۹- حدثنا المثنی بن معاذ بن معاذ، حدثنا المعتمر (قال) (۸) سمعت عباد بن عباد بن علقمة قال كان أبو مجلز يقول: إنّ الله يبتلي العبد بالبلاء حتّى ما يبقى عليه ذنب۔

(ترجمہ) حضرت ابومجلزؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے حتیٰ کہ اس پر کوئی گناہ نہیں چھوڑتا۔

بعض اوقات بیماری میں صبر پر ہی بلند درجات حاصل ہوتے ہیں

۸۰- حدثني سعيد بن شاهويه، حدثني عمّي حاتم بن بشر، قال مرض جدّي عطاء الخراساني فدخل عليه محمد بن واسع يعوده فقال: سمعت الحسن يقول: إنّ العبد ليبتلي في ماله فيصبر ولا يبلغ بذلك الدرجات العلى، ويبتلي في والده فيصبر ولا يبلغ بذلك الدرجات العلى، ويبتلي في بدنه فيصبر فيبلغ بذلك الدرجات العلى۔

---

(۸۰)والاثر أخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (الباب - ۷۰) من طريق المؤلف - مختصراً-.

قال: و كان عطاء قد أصابته مرضات۔

(ترجمہ) حضرت حاتم بن بشر فرماتے ہیں کہ میرے دادا حضرت عطاء خراسانی بیمار ہوئے تو ان کے پاس حضرت محمد بن واسع عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے حضرت حسن بصریؒ سے سنا تھا فرمایا کہ بندہ جب اپنے مال کے معاملے میں مبتلا ہوتا ہے اور صبر کرتا ہے اور اس طرح سے بھی وہ اپنے بلند درجات تک نہیں پہنچتا اور اسی طرح سے وہ اپنی اولاد میں مبتلا ہوتا ہے اور صبر کرتا ہے اور اس طرح سے بھی وہ بلند درجات تک نہیں پہنچتا اور وہ اپنے بدن کی تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے اور صبر کرتا ہے تو وہ ان بلند درجات تک پہنچ جاتا ہے۔ اور حضرت عطاء کو بھی کئی بیماریاں لاحق ہوگئی تھیں۔

بیمار کی عیادت سنت اور نفل کب ہے؟

۸۱- حدثنا الحسين بن ناصح البصری، حدثنا عبدالحمید ابو یحیی الحمّانی، حثنا النضر بن عبد الرحمن الخزاز، عن عکرمة، عن ابن عباس قال: عیادة المریض [مرة] (۹) سنّة فما ازددت فنافلة۔

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بیمار کی ایک دفعہ عیادت کرنا سنت ہے اور اس سے زیادہ مرتبہ نفل ہے۔

---

(۸۱) والخبر أخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (۲۵۸/۱۱ رقم ۱۱٦٦۹) من طریق منصور بن ابی مزاحم؛ والبزار فی "مسنده" (۳٦۸/۱۔ کشف) عن محمد بن اسماعیل: کلاهما عن عبدالحمیدبه.

وذکره الهیثمی فی "مجمع الزوائد" (۲۹٦/۲) وقال: رواه الطبرانی فی "الاوسط" إلا انه قال: "فما زاد فتطوع"، والبزار، إلا انه قال: "وما زاد فی نافلة"، وفی أحد اسانیده علی بن عروة وهو ضعیف، وفی الآخر، النضر ابو عمر، وحدیثه حسن.

وذکره الدیلمی فی "مسند الفردوس" (۴۴/۳ رقم ۴۱۱۱) بلفظ "عیادة المریض أول یوم فریضة وما بعد ذلك تطوع"۔=

عیادت کے وقت سے ستر ہزار فرشتوں کی دعاءِ رحمت

۸۲- حدثنا ابو نصر التمار، حدثنا حماد بن سلمة ، عن يعلى بن عطاء ، عن عبد الله بن يسار قال: عاد عمرو بن حريث الحسن ابن على بن ابى طالب فقال علىٌّ : يا عمرو! تعود الحسن وفى النّفس ما فيها ؟ فقال عمرو : نعم ، يا ن على ! ولست بربّ قلبى فتصرفه حيثُ شئتَ ، فقال على: أما إنّ ذلك ما يمنعنى أن أوَدّى إليك النصيحة ، سمعت رسول الله ﷺ يقول:

" ما من مسلم يعود مسلماً إلّا ابتعث الله سبعين ألفَ ملك يصلّون عليه أىّ ساعات من النهار كانت حتى يُمسى وأىَّ ساعات كانت من الليل حتى يصبح ".

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حریث نے حضرت حسن ابن علی ابن ابی طالب کی عیادت کی تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے عمرو! تم حسن کی عیادت کرتے ہو جبکہ اس کے دل میں تمہارے لئے کچھ ہے تو

=ذكره السخاوى فى " المقاصد الحسنة " (ص ٩٤) وقال : أخرجه البزار من حديث النضر ولفظه : " وما زاد فهى له نافلة " وقال : لا نعلمه بهذا اللفظ من هذا الطريق إلا عن ابن عباس وهو منتقد برواية الطبرانى فى "الكبير " من حديث على بن عروة عن عمرو بن دينار عن ابن عباس ، لكن ابن عروة ضعيف متروك ، والطريق الأولى راويه ا النضر ، حديث حسن ، وقوله " سنة " يريد بها سنة النبى ﷺ كما هو الصحيح فى المسئلة.

(٨٢)والحديث أخرجه أحمد فى " مسنده " (١١٨،٩٧/١) عن بهز وعفان و يزيد ، وابن حبان فى " صحيحه " كما فى " الاحسان " (٢٦٨/٤ رقم ٢٩٤٧) وفى " الموارد " (ص ١٤٣) من طريق هدبة بن خالد ؛ وأبو يعلى فى " مسنده " (٢٤٨/١ رقم ٢٨٩) من طريق عبدالرحمن بن مهدى : كلهم حماد بن سلمة به.

كما رواه أحمد فى " مسنده " (١١٨/١) عن عفان عن يعلى بن عطاء.

وذكره الهيثمى فى " المجمع " (٣٠/٣) وقال : رواه أحمد والبزار باختصار ورجال أحمد ثقات.

حضرت عمرو نے فرمایا ہاں اے علی آپ میرے دل کے مالک نہیں ہیں کہ آپ جہاں چاہیں اس کو پھیر لیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو مجھے اس بات کے بیان کرنے سے کوئی رکاوٹ نہیں کہ میں تمہیں ایک خیر خواہی کی بات پہنچاؤں جو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی آپ نے فرمایا جو مسلمان بھی کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجتے ہیں جو اس پر رحمت کی دعا کرتے ہیں دن کے اوقات میں بھی حتیٰ کہ شام تک اس کے لئے رحمت کی دعا کریں گے اور رات کے اوقات میں بھی جس وقت یہ عیادت کرے گا تو صبح تک اس کے لئے یہ فرشتے رحمت کی دعا کریں گے۔

ایک رات کے بخار کا اجر

۸۳۔ حدثنی المثنی بن عبد کریم، حدثنا زافر بن سلیمان، عن اسماعیل بن ابراهیم، عن أبی سفیان، عن سالم، عن الحسن عن أبی هریرة عن النبی ﷺ قال:

" من وعک لیلةً فصبر، ورضی بها عن الله، خرج ذنوبه کیوم ولَدَته أمُّه ".

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جس کو ایک رات کا بخار آیا اور اس نے اس پر صبر کیا اور اس پر اللہ سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکلا جیسا کہ اسی دن اس کو اس کی ماں نے جنا ہو۔

---

(۸۳)والحدیث أخرجه المؤلف فی " کتاب الرضا " (رقم ۷۵-محققة) بهذا الاسناد.

ورواه البیهقی فی " شعب الایمان " (الباب ـ ۷۰) من طریق المؤلف.

واورده المنذری فی " الترغیب والترهیب " (۲۹۹/٤) ونسبه للمؤلف فی " کتاب الرضا " وغیره.

مریض کی عیادت کے وقت خدا کی رحمت میں گھرا ہوتا ہے

٨٤- حدثنا عبد الله بن مطيع ، وداود بن عمرو ، حدثنا هشيم ، عن عبد الحميد بن جعفر الأنصارى ، عن عمر بن الحكم بن ثوبان ، عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ:

" مَن عاد مريضاً لم يزل يخوض في الرحمة فاذا جلس اغتمس فيها ".

(ترجمہ) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جس آدمی نے مریض کی عیادت کی تو خدا کی رحمت میں داخل ہوتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو خدا کی رحمت میں غوطہ زن ہوتا ہے۔

---

(٨٤) والحديث أخرجه الحاكم فى " المستدرك " (١/ ٣٥٠) من طريق عمرو بن عون ؛ والبيهقى فى " سننه " (٣/ ٣٨٠) ؛ وفى " شعب الايمان " (الباب - ٧٠ - مخطوط) ؛ وأيضاً فى " الآداب " (رقم ٣٦٦) من طريق ابراهيم بن محشر ؛ وابن حبان فى " صحيحه " كما فى " الاحسان " (٤/ ٢٦٧ رقم ٢٩٤٥) من طريق سريج بن يونس: كلهم عن هشيم به.

ورواه أحمد فى " مسنده " (٣/ ٣٠٤) وابن أبى شيبة فى " المصنف " (٣/ ٢٣٤) عن هشيم. ورواه البزار فى " مسنده " (١/ ٣٦٩ - كشف) من طريق عبد الله بن حمران عن عبد الحميد به - بالمعنى -.

وذكره الهيثمى فى " مجمع الزوائد " (٢/ ٢٩٧) وقال : رواه أحمد والبزار رجال احمد رجال الصحيح.

صححه الحاكم ووافقه الذهبى.

وهو مرّ برقم (٦١) عن أنس بن مالك ، ويأتى فى (رقم ٢١٦، ٢١٧) عن أنس وكعب ابن مالك.

عیادت کرنے والے کیلئے ستر ہزار فرشتوں کا استغفار

۸۵- حدثنا عبد الله بن مطيع ، حدثنا هشيم ، عن يعلى بن عطاء ، عن عبد الله بن نافع، قال: مرض الحسن فأتاه أبو موسى الأشعرى عائداً له ، فقال له علي : أما انه ما يمنعنا ما في أنفسنا عليك أن نحدثك ما سمعنا أنه،

" من عاد مريضاً شيّعه سبعون ألف ملك كلهم يستغفر له إن كان مصبحاً حتى يمسي ، وإن كان ممسياً حتى يصبح وكان له خراف في الجنّة ".

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن نافع فرماتے ہیں کہ حضرت حسنؓ بیمار ہوئے تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ان کی عیادت کے لئے گئے تو ان سے حضرت علیؓ نے فرمایا: جو کچھ آپ کے دلوں میں ہمارے متعلق ہے اس نے ہمیں اس سے نہیں روکا کہ ہم آپ کو وہ بات بیان کریں جو ہم نے (حضور ﷺ سے) سنی ہے کہ (ترجمہ) جس شخص نے عیادت کی تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں اور وہ سب اس عیادت کرنے والے کی بخشش مانگتے ہیں اگر صبح کے وقت چلے تو شام تک بخشش مانگتے ہیں اور اگر شام کے وقت چلے تو صبح تک بخشش مانگتے ہیں اور وہ شخص اس وقت میں جنت کے کھجوروں کے باغ میں ہوتا ہے۔

تلاوت نہ کرنی ہوتی تو میں بیمار رہنا پسند کرتا

۸۶- وحدثنا عبد الله ، حدثنا هشيم ، عن جويبر ، عن الضحاك

---

(۸۵) والحديث أخرجه أحمد في "مسنده" (۱/ ۲۰۱-۱۲۱) من طريق شعبة عن الحكم عن عبد الله بن نافع به.

قال أحمد محمد شاكر رحمه الله: صحيح . انظر (المسند لأحمد ـ محققة ۲۰۶/۲ رقم ۹۷۵).

ويأتي هذا الحديث برقم (۸۹) فراجع تخريجه هناك.

(۸۶) لم أجد الشطر الأول من هذا الاثر وقد روى الشطر الأخير منه مرفوعاً =

قال: لولا قراءة القرآن لسرّني أن أكون صاحب فراش وذاك أن المريض يرفع عنه الحرج ويكتب له صالح عمله وهو صحيح و يكفّر عنه سيئاته۔

(ترجمہ) حضرت ضحاک فرماتے ہیں اگر قرآن شریف کی تلاوت نہ کرنا ہوتی تو مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ میں صاحب فراش ہو جاتا وہ اس لئے کہ مریض سے حرج کو اٹھالیا گیا ہے اور اس وقت کے نیک عمل لکھے جاتے ہیں جبکہ وہ صحیح ہو اور اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

صحت یابی کے بعد خدا کو راضی کرنا چاہئے

۸۷- حدثني هارون بن ابی هارون، حدثنا أبو المليح قال دخل صالح بن مسمار على مريض يعوده وأنا معه فلمّا قام من عنده قال: إنّ ربّك قد عاتبك فاعتبه۔ (۱)

(ترجمہ) حضرت ابو الملیح فرماتے ہیں کہ حضرت صالح بن مسمار ایک مریض کے پاس عیادت کرنے کے لئے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا جب آپ اس کے پاس سے اٹھ کر آنے لگے تو فرمایا تیرا رب تجھ سے راضی ہو گیا ہے اب تو بھی اس کو راضی کر لے۔

تکالیف سے گناہ کتنا جلدی جھڑتے ہیں؟

۸۸- حدثنا أبو عبدالرحمن القرشي، حدثني عثمان بن سعيد، حدثنا حسن بن صالح، عن جابر، عن زياد النميري، عن أنس بن مالك قال: أتى رسول الله ﷺ شجرةً فهزّها حتّى تساقط ورقها، ثمّ قال:

" المصيبة أو المصيبات والأوجاع أسرع في ذنوب المؤمن منّي في هذه الشجرة ".

(ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک

=وموقوفاً راجع الرقم (۹۸، ۱۰۶، ۱۷۸، ۲۰۹، ۲۳۸) من هذا الكتاب.

درخت کے پاس تشریف لے گئے اس کو ہلایا تو اس سے اس کے پتے گرنے لگے پھر فرمایا:

(ترجمہ) مصیبت یا مصیبتوں کا درد مؤمن کے گناہوں کو مجھ سے اس درخت کے جھاڑنے سے بھی زیادہ جلدی جھاڑ دیتے ہیں۔

ستر ہزار فرشتوں کی دعا

٨٩- حدثنا أبو موسى الهروى، حدثنا أبو معاوية، حدثنا الأعمش، عن الحكم بن عُتيبة، عن عبد الرحمن بن أبى ليلى، قال: جاء أبو موسى الأشعرى إلى الحسن بن على يعوده، فقال له على: أعائداً جئتَ أم شامتًا؟ قال: بل عائداً، قال: إن كنتَ عائداً فإنّى سمعت رسول الله ﷺ يقول:

" إذا عاد الرجل أخاه المسلم كان فى خرافة الجنّة حتّى يجلس، فإذا جلس غَمَرَتْه الرحمة، فإن كان غدوةً صلّى عليه سبعون ألف ملك حتّى يُمسى، وإنْ

---

(٨٩) والحديث أخرجه الحاكم فى " المستدرك " (١/٣٤٩) من طريق محمد بن عبد الله وأبى كريب، والبيهقى فى " سننه " (٣/٣٨٠)؛ وأيضا فى "الآداب " (رقم ٣٦٧) من طريق أحمد بن عبدالجبار؛ وأبو يعلى فى "مسنده " (١/٢٢٧ رقم ٢٦٢) عن أبى خيثمة، وأحمد فى " مسنده " (١/٨١) وابن ابى شيبة فى " مصنفه " (٣/٢٣٤) - وعنه ابوداود فى الجنائز (٣/٤٧٦ رقم ٣٠٩٩) - وابن ماجة فى الجنائز (١/٤٦٢ رقم ١٤٤٢) كلهم عن ابى معاوية به. صححه الحاكم وأقرّه الذهبى.

كما رواه الترمذى فى الجنائز (٣/٣٠٠ رقم ٩٦٩)؛ وأحمد فى " مسنده " (١/٩١)؛ والبغوى فى " شرح السنّة " (٥/٢١٧ رقم ١٤١٠) ثلاثتهم عن ثوير بن أبى فاختة عن أبيه قال: عاد أبو موسى ...... فذكره.

ومضى هذا الحديث برقم (٨٢، ٨٥).

كان ممسياً ، صلّى عليه سبعون ألف ملك حتّى يُصبح".

(ترجمہ) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت حسن بن علیؓ کے پاس ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان سے حضرت علیؓ نے فرمایا کیا آپ عیادت کرنے کے لئے آئے ہیں یا ہم پر خوش ہونے کے لئے فرمایا بلکہ عیادت کرنے کے لئے آیا ہوں آپ نے فرمایا اگر آپ عیادت کرنے کے لئے آئے ہیں تو میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

(ترجمہ) جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے آتا ہے تو وہ جنت کے باغ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ بیٹھ جائے پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے پس اگر صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو اس پر شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں اگر شام کے وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

تکلیف مؤمن کو گناہوں سے پاک کردیتی ہے

۹۰- حدثنا عبدالرحمن بن يونس ، حدثنا ابن ابى فديك ، حدثنا ابن ابى ذئب ، عن الزهرى ، عن عروة ، عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ:

" إذا اشتكى المومن أخلصه ذلك كما يخلص الكير (١١) الخبث ".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(٩٠) وذكره الهيثمى فى " مجمع الزوائد " (٣٠٢/٢) وقال : رواه الطبرانى فى " الأوسط " ورجاله ثقات إلا انى لم اعرف شيخ الطبرانى.

وذكره المنذرى فى " الترغيب والترهيب " (٢٨٧/٤) ونسبه لابن ابى الدنيا والطبرانى واللفظ له ، وابن حبان فى " صحيحه ".

(ترجمہ) جب مؤمن کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یہ تکلیف اس طرح سے صاف ستھرا کردیتی ہے جس طرح سے بھٹی (لوہے کے) زنگ کو جدا کردیتی ہے۔

بیماری میں تین عمدہ صفات

۹۱- حدثنی القاسم بن خلیفة ، حدثنا سهل بن هاشم عن الأوزاعی ، عن یحیی بن أبی کثیر ، قال : فقد رسول الله ﷺ سلمان فسأل عنه فأخبر أنه علیل ، فأتاه یعوده ، ثم قال:

" عظم الله أجرک و رزقک العافية فی دینک ، وجسمک إلی منتهی أجلک ، انّ لک من وجعک خلالاً ثلاثاً ، امام واحدة فتذکرة من ربّک تذکربها ، وأمّا الثانية فتمحية لما سلف من ذنوبکَ ، واما الثالثة فادع بما شئت ، فإن دعاء المبتلی مُجابٌ ".

(ترجمہ) حضرت یحیٰی بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی کو ایک مرتبہ گم پایا تو آپ کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ بیمار ہیں تو حضور علیہ السلام ان کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لے گئے پھر فرمایا:

(ترجمہ) اللہ تمہارے اجر کو بڑا کرے اور تمہارے دین کا اور تمہارے جسم میں زندگی کے اخیر تک عافیت عطا فرمائے تمہارے اس دکھ، تکلیف میں تین صفات ہیں ایک تو یہ کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت ہے جس سے تم نصیحت حاصل کرو اور دوسری یہ کہ یہ تمہارے گذشتہ گناہوں کو مٹانے والی ہے اور تیسری یہ کہ تم جو چاہو دعا مانگو کیونکہ تکلیف میں مبتلا شخص کی دعا کو قبول کیا جاتا ہے۔

---

(۹۱) والحدیث ذکره الحافظ ابن عساکر فی " تهذیب تاریخ دمشق " (۲۰٤/٦) بطریق المؤلف وقال : هذا الحدیث من هذا الطریق منقطع.

بخار کا علاج

۹۲- حدثنا خالد بن خداش، حدثنا حماد بن زید، عن یونس، عن الحسن، قال قال رسول الله ﷺ:

" الحمّى رائد الموت وهى سِجن الله فى الأرض يحبس عبده إذا شاء، ثم يرسله إذا شاء، ففتّروها بالماء ".

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) بخار موت کا پیغام رساں ہے اور یہ زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے جب چاہتا ہے بندے کو گھیر لیتا ہے پھر جب چاہتا ہے تو چھوڑ دیتا ہے پس تم خود کو اس بخار سے پانی کے ساتھ چھڑاؤ۔

سمجھ داری کا معیار

۹۳- حدثنا داود بن عمرو الضبی، حدثنا أبو شهاب، عن لیث، عن رجل، عن وهب بن منبه، قال: لایکون الرجل فقیهاً کامل الفقه حتّی یعدّ البلاء نمة، ر یعدّ الرخاء مصیبة و ذلك ان صاحب البلاء ینتظر الرخاء و صاحب الرخاء ینتظر البلاء۔

(ترجمہ) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں آدمی اس وقت تک پورا سمجھ دار نہیں ہوتا جب تک کہ مصیبت کو بھی نعمت شمار نہ کرے اور خوشحالی کو مصیبت نہ گنے اور یہ اس لئے کہ مصیبت والا خوشحالی کا انتظار کرتا ہے اور خوشحال مصیبت کے

---

(۹۲)والأثر مضى تخريجه برقم (۷۳) وضعّفه الالبانى راجع " ضعيف الجامع الصغير رقم ۲۷۹۷ ".

(۹۳)والأثر عند أبى نعيم فى " الحلية " (۵٦/٤-۵۷) عن عثمان بن مردويه ،قال: كنت مع وهب بن منبه و سعيد بن جبير يوم عرفة تحت نخيل ابن عامر، فقال وهب لسعيد: يا أبا عبد الله! كم لك منذ خفت من الحجاج؟ قال: خرجت عن امرأتى وهى حامل فاجاء نى الذى فى بطنها وقد خرج وجهه، فقال =

انتظار میں ہوتا ہے۔

بیماری میں آہ وزاری کا امتحان

٩٤- حدثنا اسحاق بن اسماعيل، حدثنا جرير، عن منصور، عن ابى وائل، عن كُرْدُوسٍ الثعلبى قال: وجدت فى الإنجيل إذ كنت أقرأ ه إنّ الله ليصيب العبد بالأمر يكرهه وانه ليحبّه لينظر كيف تضرعه إليه۔

(ترجمہ) حضرت کُردُوس الثعلبی فرماتے ہیں کہ جب میں نے انجیل کو پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالی بندے کو کوئی مصیبت دیتے ہیں جس کو وہ پسند نہیں کرتا لیکن وہ یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کس طرح سے اللہ کے سامنے آہ و زاری کرتا ہے۔

=له وهب: إن كان قبلكم كان إذا أصاب أحدهم بلآء عدّه رخاء، وإذا أصابه رخاء عدّه بلآء.

ورواه أحمد فى "زهده" (ص٣٧٣) عن عثمان بن مردويه، قال: كنت مع وهب بن منبه ......فذكره الخ.

(٩٤)والاثر أخرجه البيهقى فى "شعب الايمان" (الباب ـ ٧٠ـ مخطوط) من طريق المؤلف.

ورواه ابو نعيم الأصبهانى فى "حلية الاولياء" (١٨٠/٤) من طريق زائدة عن منصور به، وفيه "ليحثة" بدل "ليحبّه".

وذكره ابن الجوزى فى "صفة الصفوة" (٣ ٧٣) بالفاظ متقاربة.

بیمار کے لئے دعا کے کلمات

٩٥- وحدثنا اسحاق ، حدثنا جرير ، عن منصور ، عن ابى الضحى ، عن مسروق ، عن عائشة قالت : كأن رسول الله ﷺ إذا أتى المريض يَدْعوله قال:

" اَذْهِبِ البأسَ ربَّ النّاس ، واشْفِ أنتَ الشّافى ، لاشفاء إلّا شفاء ك شفاء لا يغادر سقماً ".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس جاتے تھے تو اس کے لئے یہ دعا کرتے تھے۔

(ترجمہ) اے لوگوں کے رب اس مصیبت کو دور کر اور شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے کوئی شفاء حاصل نہیں ہوسکتی مگر تیری شفاء دینے سے ایسی شفاء عطا فرما جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔

مکمل عیادت اور مکمل سلام کیا ہے؟

٩٦- حدثنا داود بن عمرو ، حدثنا عبد الله بن المبارك ، عن يحيى

---

(٩٥) والحديث أخرجه ابن ابى شيبة فى " المصنف " (٣١٣/١٠ رقم ٩٥٣٨) وعنه مسلم فى السلام (١٧٢٢/٢) ؛ وابن ماجة فى الطب (١١٦٣/٢ رقم ٣٥٢٠) ؛ والطبرانى فى " كتاب الدعاء " (١٣١٧/٢ رقم ١١٠٤) عن جرير به.
كما رواه مسلم فى السلام (١٧٢٢/٢) من طريق زهير بن حرب ؛ والنسائى فى " عمل اليوم والليلة " (رقم ١٠١١) عن محمد بن قدامة: كلاهما عن جرير به. رواه الطبرانى فى " الدعاء " (رقم ١١٠٣) من طريق أبى حفظ الأبار ، ومسلم فى السلام (١٧٢٢/٢) من طريق اسرائيل ، والنسائى فى " عمل اليوم والليلة " (رقم ١٠١٢،١٠١٣) من طريق أبى عوانة وورقاء كلهم عن منصور به.
وأشار إليه الامام البخارى بقوله : وقال : جرير عن منصور عن أبى الضحى، وحده (١١/٧).
(٩٦) والحديث أخرجه البيهقى فى " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠) من طريق =

ابـن ايوب ، عن عبيد اللّٰه بن زحر ، عن علی بن يزيد ، عن القاسم ، عن أبی امامة أنّ النبی ﷺ قال :

" مِن تـمـام عيـادة المريض أن يضع أحدكم يده على جبهته ، أويده فيسأله كيف هو ، و تمام تحياتكم بينكم المصافحة ".

(ترجمہ) حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

(ترجمہ) مریض کی مکمل عیادت یہ ہے کہ تم میں سے کوئی اپناہاتھ مریض کی پیشانی پررکھے یااس کاہاتھ اس کی پیشانی پررکھےاوراس سے پوچھےاس کی کیاحالت ہے؟اورتمہارامکمل سلام تمہارے درمیان یہی ہے کہ تم ایک دوسرے کومصافحہ کرو۔

بیماری کے زمانے میں صحت والے عمل کا ثواب

۹۷- حـدثنا خلف بن هشام ، حدثنا حماد بن زيد ، عن عاصم بن

=المؤلف . ورواه ابن عساكر فی " تاريخه " (۳۵۹/٤) برواية البيهقی.

وأخرجه الترمذی فی الاستئذان (٧٦/٥ رقم ۲۷۳۱) عن سويد بن نصر؛ وأحـمـد فـی " مسـنـده " (٢٦٠/٥) عن خلف بن الوليد وعلى بن اسحاق؛ والـطبـرانـی فـی " الكبير " (٢٥١/٨ رقم ٧٨٥٤) من طريق سعيد بن أبی مريم : كلهم عن ابن المبارك.

ورواه هناد فی " زهده " (٢٢٦/١ رقم ٣٧٤) عن عبد اللّٰه بن المبارك به.

وذكـره هذا الحديث الهيثمی فی " المجمع " (٢٩٧/٢) وقال : رواه أحمد والطبرانی ، وفيه عبيد اللّٰه بن زحر عن علی بن يزيد كلاهما ضعيف.

وذكـره ابن الجوزی فی " الموضوعات " (٢٠٨/٣) وقال : أمّا عبيد اللّٰه بن زحـر ، فـقـال عـنـه يـحيـى بن معين : ليس بشيء ، وأما علی بن يزيد ، فقال عنه يحيى: ليس بشيء.

(۹۷)تقدم هذا الحديث برقم (٢٦) فراجع تخريجه مستوفياً هناك.

أبي النجود، عن خيثمة، عن عبد الله بن عمرو قال: إذا مرض المسلم مرضاً قضى فيه قال الله للملكين اللذين يكتبان عمله اكتباله أو ثقته مثل عمله اذا كان طليقاً حتى أعافيه أو أكفته اليّ۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے اللہ تعالی جس کے لئے بیماری کا فیصلہ کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان دو فرشتوں سے فرماتے ہیں جو اس کے عمل لکھتے ہوتے ہیں کہ اس کے لئے جس کو میں نے باندھ رکھا ہے ویسا ہی عمل لکھو جیسا کہ یہ صحت کے زمانے میں کرتا تھا حتیٰ کہ میں اس کو عافیت دیدوں یا اس کو اپنی طرف بلالوں۔

بیماری کے زمانے میں صحت کے زمانے سے بھی بہتر عمل لکھا جاتا ہے

۹۸- حدثنا خلف، حدثنا ابن زيد، عن ابي عمران الجوني قال: إذا مرض العبد المسلم، قال الله للذين عن شماله: لاتكتبوا على عبدى شيئا، وقال: للذين عن يمينه: أكتبوا له كأحسن ما كان يعمل في صحته۔

(ترجمہ) جب کوئی مسلمان آدمی بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالی ان فرشتوں سے فرماتے ہیں جو اس کی بائیں جانب ہوتے ہیں کہ میرے بندے کا کوئی گناہ نہ لکھو اور ان فرشتوں سے فرماتے ہیں جو اس کی دائیں جانب لکھنے کے لئے مقرر ہیں اس کے لئے جو یہ صحت کے زمانے میں عمل کرتا تھا اس سے بھی بہتر عمل لکھو۔

کانٹے پر بھی گناہوں کی بخشش

۹۹- وحدثنا خلف، حدثنا حماد، عن يحيى بن سعيد، عن القاسم، قالت عائشة: ماشاك مسلم شوكة فما فوقها إلّا قصّ الله بها من ذنوبه۔

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب بھی کسی مسلمان کو کوئی کانٹا یا اس

---

(۹۸) والأثر لم أطلع عليه غير المؤلف ولكن بمعناه يأتي في رقم (۲۴۸).

سے بھی کم تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو کم کر دیتے ہیں۔

ہر ہر تکلیف پر انعام

۱۰۰ - حدثنا ابراهيم ابو اسحاق ، حدثنا عبد الله بن رجاء ، حدثنا همام ، عن قتادة ، عن يزيد بن عبد الله ، عن زياد بن الربيع قال قلت لأبي بن كعب : آية في كتاب الله قد احزنتني قال: ماهي ؟ قلت : ﴿**مَنْ يَعْمَلْ سُوْءاً يُجْزَ بِهِ**﴾ (۱۲) قال: ما كنت أراك ، إلّا أفقه مما أرى ، ان المؤمن لا تصيبه عثرة قدم ولا اختلاج عرق إلّا بذنب وما يعفو الله عنه اكثر۔

(ترجمہ) حضرت زیاد بن ربیعؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا کہ کتاب اللہ کی اس آیت نے مجھے غم میں ڈال دیا ہے فرمایا وہ کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا:

مَن يَّعْمَلْ سُوءاً يُّجْزَ بِهِ.

جس آدمی نے کوئی بھی برا کام کیا اس کا بدلہ پائے گا۔

فرمایا میں تو تمہیں بہت سمجھ دار سمجھتا تھا مؤمن کو کوئی بھی قدم کی لغزش نہیں پہنچتی یا اس کی کوئی رگ تکلیف سے نہیں پھڑکتی مگر اللہ تعالی اس کے بدلے میں اس کو اس سے بھی زیادہ معافی دیدیتے ہیں۔

معمولی سی گھبراہٹ پر بھی گناہوں کی معافی

۱۰۱ - حدثنا ابراهيم بن راشد ، حدثنا حجاج بن منهال وأبو

---

(۱۰۰) والخبر اورده السيوطي في " الدرالمنثورر " (۶۹۸/۲) وعزاه لعبد بن حميدو ابن ابي الدنيا وابن جرير و البيهقي عن زياد.

وأخرجه ابن جرير الطبري في " تفسيره " (۲۹۲/۵) من طريق سعيد عن قتادة به. وله شاهد من أثر الحسن البصري في " الزهد لهناد " (۲۴۹/۱ رقم ۴۳۱).

(۱۰۱) والحديث أخرجه الترمذي في " تفسير القرآن (۲۲۱/۵ رقم ۲۹۹۱) =

ربيعة ، قالا: حدثنا حماد بن سلمة ، عن علی بن زيد ، عن أمية أنها سالت عائشة عن هذه الآية:

﴿إن تُبدُوا مَا فِي اَنفُسِكُم اَوَ تُخفُوهُ﴾(١٣)

الآية ﴿مَن يَعمَلُ سُوءاً يُجزَ بِهِ﴾(١٤)

فقالت عائشة : ما سألنی أحدٌ منذ سألت رسول الله ﷺ فقال لی رسول الله ﷺ:

" يا عائشة ! هذه متابعة الله العبد بما يصيبه من الحمّی والنكبة والشكوكة حتّی البضاعة يضعها في يد كمّه فيفقدها ، فيفزع لها . فيجدها فی ضبنه حتی أن المومن ليخرج من ذنوبه كما يخرج الذهب الأحمر من الكبير".

(ترجمہ) حضرت امیہؓ نے حضرت عائشہؓ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا۔

إن تُبدُوا مَافِی اَنفُسِكُم اَو تُخفُوهُ يُحَاسِبكُم بِهِ الله...... الخ

(ترجمہ)

مَن يَعمَلُ سُوئًا يُّجزَ بِهِ.

(ترجمہ) جس آدمی نے کوئی بھی برا کام کیا اس کا بدلہ پائے گا۔

تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تھا تو کسی نے بھی مجھ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا حضور

=من طريق الحسن بن موسى ، وروح بن عبادة ؛ وأحمد فی " مسنده " (٢١٨/٦) ؛ عن بهز ؛ وابن جرير فی " تفسيره (٢٩٥/٥) من طريق سليمان بن حرب : كلهم عن حماد بن سلمة به . ورواه الطيالسي فی " مسنده " (رقم ١٥٨٤)ومن طريقه البيهقی فی " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠) عن حماد بن سلمة به.

وذكره السيوطی فی " الدرالمنثور " (٦٩٨/٢) وعزاه للطيالسی وأحمد والترمذی والبيهقی عن أمية بنت عبد الله.

علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا اے عائشہ! یہ اللہ کا بندے کو معاف کرنا ہے اس تکلیف کے سبب جو اس کو بخار یا مصیبت یا کانٹے سے پہنچتی ہے حتیٰ کہ وہ سامان جس کو اس نے اپنے ہاتھ کی آستین میں رکھا ہوتا ہے پھر وہ اس کو گم سمجھتا ہے پھر گھبراہٹ ہوتی ہے پھر وہ اس کو اپنے پہلو میں ہی دیکھتا ہے حتیٰ کہ مؤمن اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جس طرح سے سرخ سونے کی ڈلی بھٹی سے نکلتی ہے۔

درد کے لمحات کا اجر

۱۰۲- حدثنی ابراھیم بن راشد، حدثنا أبوربیعة، حدثنا حماد، عن أبی جمرة، قال سمعتُ قیس بن عباد، قال: ساعات الوجع یذھبن بساعات الخطایا۔

(ترجمہ) حضرت قیس بن عباد فرماتے ہیں درد کے لمحات گناہوں کے اوقات کو مٹا دیتے ہیں۔

کافر کی وجہ سے مؤمن کو تکلیف

۱۰۳- حدثنی ابراھیم، حدثنا ابوربیعة، حدثنا حماد، عن ثابت، عن مطرف بن عبد اللہ أن کعبا قال: أجد فی التوراة لولا أن یحزن عبدی المؤمن لعصب بالکافر بعصابة من حدید لا یصدع أبداً۔

(ترجمہ) حضرت کعب فرماتے ہیں میں نے تورات میں دیکھا تھا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میرا مؤمن بندہ کافر کی مضبوط جماعت ہونے کی وجہ سے گھبرائے گا تو اس کو کبھی بھی سر کا درد نہ ہوتا۔

---

(۱۰۲) والأثر عند ھناد فی "الزھد" (۱/۲٤۲) من طریق قبیصة عن حماد به۔

(۱۰۳) والأثر رواہ أبو نعیم فی الحلیة " (۵/۳۸۱) من طریق عفان عن حماد عن ثابت و حمید عن بکر عن کعب قال: أجد فی التوراة لولا أن یحزن عبدی المؤمن لعصبت علی رأس الکافر بعصابتین من حدید لا یمرض أبداً.

ورواہ ھناد فی " زھدہ " (۲/۲٤۷ رقم ٤۲۸) من طریق قبیصة عن حماد به.

گھلا دینے والی بیماری پر مغفرت

١٠٤ – وحدثني ابراهيم، حدثني أبوربيعة، حدثنا حماد، عن يعلى، عن عطاء عن عمرو بن الشريد عن النبي ﷺ أنه قال:

" ما من مؤمن يمرض حتى يحرضه المرض إلّا غفر له ".

(ترجمہ) حضرت عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جو مؤمن بھی بیمار ہوتا ہے اور اس کو بیماری گھلا دیتی ہے تو اللہ اس کو معاف کر دیتا ہے۔

جوتے کا تسمہ ٹوٹنے پر بھی گناہوں کی معافی

١٠٥ – حدثني ابراهيم، حدثني أبوربيعة، حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت، عن مسلم بن يسار، أن أبابكر الصديق رضي الله عنه قال: يكفرّ الله عن المسلم حتّى النكبة و انقطاع والبضاعة يضعها في كم قميصه، فيفقدها فيجدها في ضبنه۔

(ترجمہ) حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مؤمن سے کفارہ کر دیتا ہے حتیٰ کہ پہنچنے والی مصیبت سے بھی اور اس کی جوتی کے تسمے کے ٹوٹنے سے بھی

---

(١٠٤) والحديث ذكره الديلمي في " مسند الفردوس " (٢٧/٤ رقم ٦٠٨٢).
ورواه أبو نعيم بن حماد في " زيادات الزهد " (ص ٣٠ رقم ١١٩) عن حماد بن سلمة.

(١٠٥) والخبر أخرجه أحمد في " زهده " (ص١٣٦) من طريق عبدالرحمن ؛ وهناد في " زهده " (٢٤٥/١ رقم ٤٢٢) من طريق قبيصة ـ وفيه " صحيفة " موضع " ضبنه " ـ كلاهما عن حماد به.
واورده السيوطي في " الدر المنثور " (٧٠/٢) وعزاه لأحمد وهناد في " الزهد " معاً عن أبي بكر رضي الله عنه.

اوراس سامان کی وجہ سے بھی جس کو وہ اپنی قمیض کی آستین میں رکھتا ہے پھراس کو گم پاتا ہے اور پھر وہ اس کو اپنے پہلو میں موجود پاتا ہے۔

اخیر مرض تک اچھے عمل کا ثواب ملتا ہے

١٠٦- حدثني إبراهيم، حدثني أبوربيعة، حدثنا حماد، عن ثابت، عن عبد الله بن عبيد بن عمير، أن رجلا قال لعائشة: انه بلغني انك تقولين: اذا مرض المسلم كتب له عمله الذى كان يعمل من آخر مرضه؟ فقالت: ليس هكذا، وسـ، انما قلت: يكتب له أحسن عمله مع آخر مرضه۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ جب مسلمان آدمی بیمار ہوتا ہے تو اس کے لئے وہ عمل لکھا جاتا ہے جو وہ مرض کے شروع ہونے سے پہلے کرتا تھا تو انہوں نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ مرض کے اخیر دم تک اس کے لئے اس سے بھی اچھا عمل لکھا جاتا ہے جو وہ پہلے کرتا تھا۔

دکھ درد گناہوں کو مٹا دیتے ہیں

١٠٧- حدثني ابراهيم، حدثني ابوربيعة، حدثنا حماد، عن يعلى ابن عطاء، عن محمد بن افلح، أن أباهريرة كان منزله يدى الحليفة فإذا كان يوم الجمعة جاء فدخل على عجوز بالمدينة، يغتسل عندها ويتهيأ للجمعة جاء فدخل على عجوز بالمدينة، يغتسل عندها ويتهيأ للجمعة، وكان يقول: كيف تجدك يا أم فلان؟ فتقول: أجدني والله وجعة فقال لها: أفلا أخبرك بمثل ذلك! قالت: وما مثل ذلك؟ قال: ألم ترين أن

---

(١٠٦) والخبر لم أقف عليه.

(١٠٧) لم أجد هذا الخبر الطويل من رواه غير المولف.

الربيع إذا جاء كيف ينضرله الشجر ويخضر، فإذا جاء الصيف فهبت الرياح كيف ييبس ويتحاف، قالت: بلى، قال: فذلك الوجع محتت الخطايا۔

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ کی بیٹھنے کی جگہ خلیفۃ المسلمین کے سامنے ہوتی تھی جب جمعہ کا دن ہوا آپ تشریف لائے تو مدینے کی ایک بڑھیا کے پاس چلے گئے وہاں غسل کیا اور جمعہ کی تیاری کی اور کہنے لگے اے ام فلاں اپنے آپ کو کیسا پاتی ہو؟ تو اس نے کہا خدا کی قسم مجھے ایک درد ہے تو حضرت ابوہریرہؓ نے اس سے فرمایا کیا میں تمہیں اس کی مثل نہ بتاؤں تو اس نے کہا اس کی مثل کیا چیز ہے؟ فرمایا کیا تو نہیں دیکھتی جب موسم ربیع آتا ہے تو کس طرح سے درخت سرسبز ہو جاتے ہیں پھر جب گرمی آتی ہے اور ہوا چلتی ہے تو کس طرح سے خشک ہو جاتے ہیں اس نے کہا کیوں نہیں فرمایا اسی طرح سے یہ دکھ درد بھی گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

بیماری میں ڈرنے اور امید رکھنے والے کا انعام

۱۰۸ - وحدثني ابراهيم، حدثني أبوربيعة، حدثنا حماد، عن ثابت، عن عبيد بن عمير أنّ النبي ﷺ عاد مريضاً، فقال:

" ما منه عرق إلّا وهو يألم منه غير أنّه قال قد أتاه آتٍ من ربّه فبشّره أن ليس عليه بعده عذاب "، ودخل النبي ﷺ على رجل من اصحابه وهو مريض فقال: **"كيف تجدك" ؟قال : أجدني راغباً وراهباً قال : " والذى نفسي بيده لايجمعهما لأحد عند هذه الحال إلّا أعطاه ما رجا وأمنه ممّا يخاف"**.

---

(۱۰۸) والاثر رواه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب - ۷۰ - مخطوط) من طريق المؤلف.

(ترجمہ) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کی عیادت فرمائی تو فرمایا:

(ترجمہ) بیماری سے ہر ہر رگ کو تکلیف پہنچتی ہے پھر اس کے بعد فرمایا کہ اس کے بعد ایک آنے والا رب تعالی کے پاس سے آتا ہے اور بشارت سناتا ہے کہ اس کے بعد تجھے اور کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔

اور ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ میں سے کسی اور آدمی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جب کہ وہ مریض تھا فرمایا کیا حال ہے؟ اس نے کہا میں اپنے آپ کو رغبت والا اور ڈرنے والا پاتا ہوں فرمایا مجھے خدا کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ دونوں چیزیں کسی ایک شخص کے پاس اس حالت میں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالی اس کو وہ چیز عطا فرماتے ہیں جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس سے امن دے دیتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔

(فائدہ) امید اور رغبت سے مراد جنت کی امید اور رغبت۔ ہے اور خوف سے مراد جہنم میں جانے کا خوف ہے۔

عیادت کرنے والا خدا کی رحمت میں داخل ہو جاتا ہے

۱۰۹ - حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقاني، حدثنا عبد الله بن المبارك، أخبرنا يحيى بن ايوب، عن عبيد الله بن زحر، عن على بن يزيد، عن القاسم، عن أبي امامة قال قال رسول الله ﷺ:

"عائد المريض يخوض في الرّحمة، وانّ مِن تمام العيادة أن يمدّ يده إلى المريض".

(ترجمہ) حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱۰۹) والحديث مضى بتخريجه (رقم ۹۶) مستوفيا.

(ترجمہ) مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں داخل ہونے والا ہے اور کامل عیادت یہ ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ مریض کی طرف بڑھائے۔
(فائدہ) اور ہاتھ بڑھانے کے بعد کیا کہے وہ آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں۔

کامل عیادت کا طریقہ

۱۱۰ - حدثنا عبيد الله بن عمر، حدثنا سفيان بن حبيب، عن ابن جريج، عن عطاء قال: من تمام العيادة أن تضع يدك على المريض۔

(ترجمہ) حضرت عطاء فرماتے ہیں کامل عیادت یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ مریض پر رکھو۔
(فائدہ) ہاتھ رکھنے سے مریض کو تسلی ہوتی ہے اور عیادت کرنے والے سے الفت اور یگانگت کا احساس ہوتا ہے۔

بخار جہنم کی لو سے ہے۔

۱۱۱ - حدثنا علي بن الجعد، حدثنا زهير، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة -أو قال- سمعت عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ:
" **إنّ الحمّى مِن فيح جهنّم فأبردوها بالماء** ".

---

(۱۱۰) والأثر أخرجه البيهقي في " الشعب " (الشعبة-۶۳) من طريق علي ابن المديني عن سفيان بن حبيب به.
وله شاهد من حديث أبي أمامة (رقم ۹۶) من هذا الكتاب.
(۱۱۱) والحديث أخرجه البخاري في الطب (۲۰/۷)؛ وأحمد في " مسنده " (۵۰/۶)؛ والبغوي في " شرح السنّة " (۱۵۳/۱۲ رقم ۳۲۳۶)؛ وأبو يعلى في " مسنده " (۹۷/۸ رقم ۲۷۹) من طريق يحيى بن سعيد؛ ومسلم في السلام (۱۷۳۲/۲)؛ وابن ماجة في الطب (۱۱۴۹/۴ رقم ۳۴۷۱)؛ وابن أبي شيبة في " المصنف " (۴۳۸/۷ رقم ۳۷۲۰) من طريق عبد الله بن نمير.
كما رواه الترمذي في الطب (۴۰۴/۴ رقم ۲۰۷۴) من طريق عبدة بن سليمان؛ لك في الموطأ في العين (ص ۹۴۵) - وعنه البخاري في بدء الخلق =

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) بخار جہنم کی لو سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(فائدہ) گرمی کے بخار میں ٹھنڈے پانی سے اور سردی کے بخار میں گرم پانی سے اپنے ہاتھ پاؤں دھونے سے بخار اتر جاتا ہے۔

۱۱۲- حدثنی ابوبکر التمیمی، حدثنا سلیمان بن داود الهاشمی، حدثنا ابراهیم بن سعد، عن هشام بن عروة، عن أبیه، عن عائشة، عن النبی ﷺ أظنّه قال إبراهیم بن سعد، ما سمعت من هشام إلّا هذا الحدیث۔

(ترجمہ) ہشام بن عروہ سے حضرت ابراہیم بن سعد نے رف اسی حدیث کا سماع کیا تھا۔

۱۱۳- حدثنی ابوبکر التمیمی، حدثنا محمد بن یوسف، حدثنا الثوری، عن هشام بن عروة، عن أبیه، عن عائشة ..... مثله ولم یرفعه۔

(ترجمہ) یہی مذکورہ حدیث ایک اور سند سے بھی حضرت عائشہؓ سے مرفوعا مروی ہے۔

بخار کا پانی سے علاج

۱۱٤- حدثنا القواریری، حدثنا یحیی بن سعید، عن عبید الله بن عمر، حدثنی نافع عن ابن عمر، قال، قال رسول الله ﷺ:

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

=(٩٠/٤) - کلهم عن هشام عن أبیه عروة به.

قال أبو عیسی =هذا حدیث صحیح.

(١١٢)والحدیث أخرجه أحمد فی "مسنده" (٩٠/٦-٩١) عن سلیمان بن داود الهاشمی به وذكر فیه قول ابراهیم .

(١١٣)مضی هذا الحدیث برقم (١١١) قد استوفیت فیه تخریجه فراجعه.

(١١٤)والحدیث أخرجه البخاری فی بدء الخلق (٩٠/٤) عن مسدد؛ ومسلم فی =

(ترجمہ) بخار جہنم کی لو سے ہے اس کو تم پانی سے ٹھنڈا کرو۔

بخار کو پانی سے اتارو

۱۱۵ - وحدثنا القواريری ، حدثنا يزيد بن زريع ، عن عمر بن محمد ، عن أبيه عن ابن عمر قال ، سمعت رسول الله ﷺ وذكر الوعك ، فقال:

" إذا وجدتم منها شيئاً فأبردوها بالماء فإنّما هو شيء من جهنّم ".

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بخار کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تھا:

(ترجمہ) تم اس سے کوئی تکلیف پاؤ تو اس کو پانی سے ٹھنڈا کرلو کیونکہ یہ کچھ جہنم کی طرف سے ہے۔

(فائدہ) جہنم کے بھی دو طبقات ہیں ایک سرد اور ایک گرم سردی کا بخار جہنم کے طبقۂ زمہریر سے ہے جو کہ ٹھنڈا ہے اور گرمی کا بخار جہنم کی آگ سے ہے جو گرم ہے

=السلام (۱۷۳۱/۲) عن زهير بن حرب و محمد بن المثنى: ثلاثتهم عن يحيى ابن سعيد به.

ورواه ابن أبي شيبة في " المصنف " (۳۷۲۳-۴۳۹/۷) - وعنه مسلم في السلام (۱۷۳۲/۲) وابن ماجة في الطب (۱۱۴۹/۲) - وابن ماجة في الطب (رقم ۳۴۷۲) وابن حبان في " صحيحه " كما في " الاحسان " (۶۲۲/۷) من طريق عبد الله بن نمير عن عبيد الله بن عمر به.

كما رواه مسلم في السلام (۱۷۳۲/۲) من طريق محمد بن بشر عن عبيد الله بن عمر به.

وروى هذا الحديث أبونعيم في " حلية الأولياء " (۱۵۷/۹) ومسلم في السلام (۱۷۳۲/۲) من طريق مالك عن نافع به هو في " الموطأ " (۹۴۵/۲).

(۱۱۵) والحديث أخرجه مسلم في السلام (۱۷۳۲/۲) من طريق شعبة عن عمر بن محمد به.

اور دونوں قسم کی جہنم کی تکلیف کو پانی ہی بجھا سکتا ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو پیچھے عرض کیا جا چکا ہے۔

بخار کے علاج کا ایک طریقہ

۱۱۶- حدثنا القواريري ، حدثنا الحكم بن حزن، حدثنا هشام بن عـروة ، عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبي بكر أنها كانت إذا أخذ المرأة الوعك أمرت بهاء فصبته بينها و بين جلدها و تقول : ان رسول الله ﷺ أمرنا أن نُبردها بالماء۔

(ترجمہ) حضرت فاطمہ بنت منذرؓ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کی یہ حالت تھی کہ جب کسی عورت کو بخار ہوتا تھا تو وہ اس عورت کو حکم دیتی تھیں اور اس کے کپڑوں اور اس کے جسم کے درمیان پانی ڈالتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

۱۱۷- حدثني ابوبكر التميمي ، حدثني عبد الله بن صالح ، حدثني الليث ، عن هشام بن عروة ، عن فاطمة ، عن أسماء ، عن النبي ﷺ مثله۔

---

(۱۱۶)والحديث أخرجه ابن أبي شيبة في " المصنف " (۴۳۸/۷)- وعنه مسلم في السلام (۱۷۳۲/۲ رقم ۸۲) وابن ماجة في الطب (۱۱۵۰/۲ رقم ۳۴۷۴) والطبراني في " الكبير" (۲۲/۲٤-۱۲۳ رقم ۳۳۱) - والترمذي في الطب (٤٠٤/٤) عن عبدة بن سليمان ؛ وأحمد في "مسنده" (۳٤٦/٦) عن عبد الله بن نمير ؛ و مسلم في السلام بدون ذكر اللفظ (۱۷۳۳/۲) من طريق ابن نمير و أبي أسامة؛ والطبراني في " الكبير " (رقم ۳۲۹) من طريق سفيان ، و (رقم ۳۳۰) من طريق علي بن مسهر؛ و (رقم ۳۳٤-۳۳۹) من طريق انس بن عياض و محمد بن الأسود و عبدالعزيز بن أبي حازم : كلهم عن هشام بن عروة به.

ورواه مالك في " الموطأ" (۹٤٥/۲)- ومن طريقه البخاري في الطب (۲۰/۷) والنسائي في الطب من " السنن الكبرى " (۲٥٤/۱۱- تحفة) والطبراني في " الكبير " (۱۲۳/۲٤ رقم ۳۳۳)- عن هشام بن عروة به.

(۱۱۷)تقدم هذا الحديث آنفا فراجعه.

(ترجمہ) حضرت اسماءؓ نے بھی حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے ایسے روایت کیا ہے۔

۱۱۸- حدثنا أبو خيثمة ، حدثنا عبدالرحمن بن مهدى ، عن سفيان ، عن أبيه ، عن عباية بن رفاعة ، عن رافع بن خديج قال ، سمعت رسول الله ﷺ يقول:

" الحمّى من فيح جهنم فأبردوها بالماء ".

(ترجمہ) حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا:

(ترجمہ) بخار جہنم کی لو سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

زمزم سے بخار کا علاج

۱۱۹- حدثنا أحمد بن ابراهيم ، حدثنا عفان ، حدثنا همام ، حدثنا أبو جمرة قال : كتب إليّ ابن عباس فاحُتُبِسْتُ عنه أيّاماً ، فقال : مَا حَبَسَك ؟ فقلت : الحُمّى ، فقال : إنّ رسول الله ﷺ قال:

---

(۱۱۸) والحديث أخرجه البخارى فى بدء الخلق (۸۹/٤-۹۰) عن عمرو بن عباس عن عبدالرحمن بن مهدى به.

ورواه ابنَ أبى شيبة فى " المصنف " (٤٣٩/٧ رقم ٣٧٢٢) - وعنه مسلم فى السلام (١٧٣٣/٢) وأحمد فى " مسنده " (١٤/٤) عن عبدالرحمن بن مهدى.

ورواه الدارمى فى الرقاق (رقم ٥٥) عن محمد بن يوسف عن سفيان به.

وكما رواه البخارى فى الطب (٢٠/٧)، ومسلم فى السلام (١٧٣٣/٢ رقم ٢٦) والترمذى فى الطب (٤٠٤/٤ رقم ٢٠٧٣) والنسائى فى الطب فى " الكبرى " كما فى " التحفة " (١٤٩/٣) وابن ماجة فى الطب (١١٥٠/٢ رقم ٣٤٧٣) وأحمد فى " مسنده " (٤٦٤/٣) وهناد فى " زهده " (٢٤٠/١ رقم ٤٠٨) والطحاوى فى " مشكل الآثار " (٣٥٥/٢) كلهم من طرق عن سعيد بن مسروق الثورى به.

(١١٩) والحديث رواه ابن حبان فى " صحيحه " كما فى " الاحسان " =

" اَلْحُمّٰی مِنْ فَیحِ جهنّم فَابْرُدُوها بِماءِ زمزمَ ".

(ترجمہ) حضرت ابوجمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے پاس آنے کے لئے میری طرف لکھا تو میں ان کے پاس کئی دن تک نہ گیا تو آپ نے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے روک لیا تھا میں نے کہا بخار نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(ترجمہ) بخار جہنم کی لو سے ہے پس تم اس کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

بخار جہنم کی بھٹی ہے

۱۲۰- حدثنا أحمد بن ابراهيم، حدثنا روح بن عبادة، حدثنا سعيد، عن قتادة، عن الحسن عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال:

" الحُمّٰى مِنْ كِيْرِ جَهَنَّمَ فنحوها عنكم بالماء البارد ".

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) بخار جہنم کی بھٹی ہے پس تم اس کو اپنے سے ٹھنڈے پانی سے دور کرو۔

=(٦٢٣/٧) من طريق عثمان بن أبي شيبة؛ وأبو يعلى في " مسنده " (١١٩/٥ رقم ٤٠٥) عن أبي خيثمة، والحاكم في " المستدرك " (٤٠٣/٤) من طريق الحسين ابن الفضل: كلهم عن عفان به.

ورواه أحمد في " مسنده " (٢٩١/١) وابن أبي شيبة في " المصنف " (٤٣٩/٧) عن عفان به ورواه البخاري في بدء الخلق (٨٩/٤) من طريق أبي عامر العقدي عن همام به باختصاره.

وقال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، وأقره الذهبي.

(١٢٠) والحديث أخرجه ابن ماجة في الطب (١١٥٠/٢ رقم ١٩) من طريق عبدالأعلى عن سعيد به.

وقال البوصيري في الزوائد: اسناده صحيح ورجاله ثقات.

وله شاهد من حديث ابن عمر و عائشة وغيرهما من هذا الكتاب.

بخار اتارنے کا تفصیلی طریقہ

۱۲۱ – حدثنا أحمد بن ابراهيم ، حدثنا روح بن عبادة ، حدثنا مرزوق أبو عبد الله الشامی ، حدثنی سعید – رجل من أهل الشام – حدثنا ثوبان ، عن النبی ﷺ قال:

" اذا أصاب احدکم الحمّی ، فإنّ الحمّی قطعة من النار فلیطفئها عنه بالماء البارد فلیستقبل نهراً جاریاً یستقبل جریة الماء فیقول : بسم الله اللهم اشف عبدک ، وصدّق رسولک بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشّمس ولیغتمس فیه ثلاث غمسات ثلاثة أیّام، فإن لم یبرأ ففی خمس ، فإن لم یبرأ فی خمس ، ففی سبع. فإنّها لا تکاد تجاوز السبع بإذن الله عزّوجلّ ".

(ترجمہ) حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جب تم میں سے کسی کو بخار آئے چونکہ بخار جہنم کا ایک ٹکڑا ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی سے بجھایا جائے پس چاہئے کہ وہ بہنے والی نہر کی طرف جائے اور جس طرف سے پانی آرہا ہے اس طرف کو رخ کرلے پھر کہے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدِکَ وَ صَدِّقْ رَسُولَک.

یہ علاج صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے کرے اور تین مرتبہ غوطہ لگائے اور تین دن تک یہی عمل کرے اگر وہ صحت مند ہو جائے تو ٹھیک ورنہ پانچ دن ورنہ پھر سات دن تک خدا کے حکم سے بخار سات دن سے زیادہ

---

(۱۲۱) والحدیث أخرجه الترمذی فی الطب (٤/٤١٠ رقم ٣٣) عن أحمد ابن سعید الاشقر وأحمد فی " مسنده " (٥/٢٨١) کلاهما عن روح بن عبادة به.
وقال أبو عیسی : هذا حدیث غریب.

تجاوز نہیں کرے گا۔

(فائدہ) الحمدللہ! آج اللہ نے اپنی مخلوق پر فضل فرمایا کہ بخار بہت جلد اتر جاتا ہے۔

بخار میں بیمار کی غذا

۱۲۲ - حدثنا عبيد الله بن عمر، حدثنا اسماعيل بن ابراهيم، حدثنا محمد بن السائب بن بركة المكى، عن أمّه، عن عائشة أن رسول الله ﷺ كان إذا أخذ إنساناً من أهله الوعكُ أَمَرَ بالحساء فصنع ثم أمرهم أن يحسوا منه ويقول: "ليرتو عن فؤاد الحزين ويسرو عن فؤاد السقيم كما تسرو إحداكنَ بالماء الوسخ عن وجهها"۔

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت تھی کہ جب ان کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار آتا تھا تو آپ "حساء" کھانے کا حکم دیتے تھے چنانچہ وہ تیار کیا جاتا تھا پھر ان کو حکم دیتے تھے کہ اس کو پی لیں پھر فرماتے تھے یہ غمگین کے دل کو طاقت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے دکھ کو دور کرتا ہے جس طرح سے تم عورتوں میں سے کوئی گرم پانی سے اپنے چہرے کی میل کچیل کو صاف کرتی ہے۔

(فائدہ) "حساء" ایک قسم کا کھانا ہے جو آٹے، پانی اور تیل سے تیار کیا جاتا ہے کبھی اس کو میٹھا کیا جاتا ہے اور کبھی اس کو پتلا اور پھر پلا دیا جاتا ہے شاید اس کو دلیہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

---

(۱۲۲) والحديث أخرجه الترمذى فى الطب (۳۸۳/٤ - ۳۸٤) عن أحمد ابن منيع، وابن ماجة فى الطب (۱۱٤۰/۲ رقم (۳٤٤٥) عن ابراهيم بن سعيد الجوهرى: كلاهما عن اسماعيل بن ابراهيم به.

ورواه أحمد فى "مسنده" (۳۲/٦) - ومن طريقه المزى (اللوحة - ۱۲۰۰) عن اسماعيل بن ابراهيم بن علية به.

حالت سفر اور مرض کا عمل حالت صحت کے عمل کے برابر

١٢٣ - حدثنا أبو خيثمة ، وغيره - قالوا : حدثنا يزيد بن هارون ، حدثنا العوّام بن حوشب ، حدثني ابراهيم بن اسماعيل السكسكي ، سمعت أبا بردة بن أبي موسى سمعت أبا موسى مرارا يقول ، قال رسول الله ﷺ:

" إذا مرض العبد أو سافر كتب الله له مثل ما كان يعمل مقيماً صحيحاً "؛

(ترجمہ) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کئی بار بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(ترجمہ) جب کوئی آدمی بیمار ہوتا ہے یا سفر پر جاتا ہے تو اللہ اس کے لئے اس کی مثل لکھ دیتا ہے جو حالت اقامت اور صحت وتندرستی میں کرتا تھا۔

کانٹا چبھنے کا ثواب

١٢٤ - وحدثنا أبو خيثمة ، حدثنا محمد بن خازم ، حدثنا الأعمش،

---

(١٢٣)والحديث أخرجه البخاري في الجهاد (١٦/٤) عن مطر بن الفضل ؛ والبيهقي في " سننه " (٣٧٤/٣) من طريق العباس ؛ وأيضا في "شعب الايمان " (الباب - ٧٠) من طريق الحارث بن محمد ، وأبو نعيم في " ذكر أخبار أصبهان " (٦٠/١) من طريق الحارث بن ابى أسامة ؛ وأحمد في "مسنده " (٤١٠/٤، ٤١٨) ؛ وابن ابى شيبة في " المصنف " (٢٣٠/٣) كلهم عن يزيد بن هارون به.

ورواه أبو داود في الجنائز (٤٧٠/٣ رقم ٣٠٩١) والبغوي في " شرح السنة " (٢٣٩/٥ رقم ١٤٢٧) ؛ والحاكم في " المستدرك " (٣٤١/١) من طريق هشيم ؛ وهناد في " زهده " (٢٥١/١ رقم ٤٣٥) عن محمد بن عبيد كلاهما عن العوام به ؛ وفي سند الحاكم سقط العوام بن حوشب بن يزيد وابراهيم.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

(١٢٤)والحديث أخرجه مسلم في البر والصلة (١٩٩١/٣-١٩٩٢) عن =

عن ابراهيم ، عن الأسود ، عن عائشة قالت ، قال رسول الله ﷺ:

"لا يصيب المؤمن شوكة فما فوقها إلّا رفعه الله بها درجة وحطّ عنه بها خطيئة".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
(ترجمہ) کسی مؤمن کو کانٹا یا اس سے بھی کم تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اس سے اس کی ایک کوتاہی کو معاف کر دیتے ہیں۔

مصیبت گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے

۱۲۵- وحدثنا أبو خيثمة ، حدثنا هشيم ، حدثنا أبو عامر ، حدثنا ابن أبي مليكة ، عن عائشة ، قالت ، قلت : يا رسول الله ! انّي لأعلم أشدّ آية في القرآن ، فقال : " **ما هي يا عائشة ؟** " فقالت عائشة : يا رسول الله ! هي هذه الآية (١٥) ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوْءاً يُجْزَ بِهِ﴾ قال : "**هو ما يصيب البعد المومن حتّى النكبة ينكبها**".

=أبي كريب وأبي اسحاق الحنظلي ؛ والطحاوي في " مشكل الآثار " (٧٠/٣) من طريق أسد بن موسى ؛ ثلاثتهم عن أبي معاوية به.

وأخرجه ابن أبي شيبة في " المصنف " (٢٢٩/٣)- وعنه مسلم في البر والصلة (١٩٩١/٣-١٩٩٢)- وأحمد في " مسنده " (٤٢/٦) ، وهناد في " الزهد " (٢٤٤/١ رقم ٤١٩) - وعنه الترمذي في الجنائز (٢٩٧/٣)- عن أبي معاوية محمد بن خازم به. وقال أبو عيسى: هذا حديث صحيح.

وأخرجه أحمد في " مسنده " (٢٥٥/٦) والبيهقي في " سننه " (٣٧٣/٣) وفي " شعب الإيمان " (الباب ـ ٧٠) وفي " الآداب " (رقم ١٠٥٧) وأبو نعيم في " أخبار أصبهان " (١٠/٢) من طريق محمد بن عبيد ؛ وأحمد في " مسنده " (١٧٣/٦) من طريق شعبة : كلاهما عن الأعمش به.

(١٢٥)والحديث رواه ابن جرير الطبري في " تفسيره " (٢٩٥/٥) من =

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں قرآن شریف میں ایک سخت ترین آیت جانتی ہوں آپ نے پوچھا اے عائشہؓ وہ کون سی ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ آیت یہ ہے:

مَن يَّعمَلُ سُوءً ا يُّجزَبِهٖ.

(ترجمہ) جو آدمی کچھ بھی برا کام کرے گا تو اس کا بدلہ دیا مؤمن کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے حتیٰ کہ مصیبت جو اس کو پہنچتی ہے وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

مؤمن کیلئے مصیبت کا اجر

۱۲۶ – حدثنا أحمد بن جميل ، حدثنا عبد الله بن المبارك ، حدثنا يونس ، عن الزهرى ، حدثنى عروة بن الزبير، أن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ:

" ما من مصيبة يصاب بها مسلم إلّا كفّر بها عنه حتى الشوكة يُشاكها ".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو مصیبت بھی کسی مسلمان کو پہنچتی ہے مگر اس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ کانٹا بھی جو اس کو چبھتا ہے۔

=طريق يعقوب بن ابراهيم عن هشيم به.

وأخرجه ابوداود فى الجنائز (٣ /٤٧١) ، والبيهقى فى " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠) كلاهما من طريق يحيى بن سعيد عن أبى عامر الخزاز به.

كما رواه ابوداود فى الجنائز (٤٧١/٣) من طريق عثمان بن عمر عن ابى عامر الخزاز به.

واورده السيوطى فى " الدرالمنثور " (٦٩٧/٢) ونسبه إلى ابى داود وابن جرير وابن ابى حاتم وابن مردويه والبيهقى عن عائشة.

(١٢٦)هذا الحديث تقدم برقم (٣٧) راجع تخريجه هناك.

ہر تکلیف سے گناہوں کا کفارہ

۱۲۷- حدثنا أحمد بن جميل ، حدثنا عبد الله بن المبارك ، حدثنا أسامة بن زيد ، عن محمد بن عبد الله ، عن محمد بن عمرو ، عن عطاء ، عن أبي سعيد الخدري قال ، قال رسول الله ﷺ:

" ما من شيء يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا حزن حتّى الهمّ يهمه إلّا الله يكفّر به عن سيئاته ".

(ترجمہ) حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) کوئی چیز بھی جو مسلمان کو مشقت میں ڈالے بیماری یا غم حتیٰ کہ وہ غم بھی جو اس کو لاحق ہو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

آخرت میں کانٹے کا بھی ثواب ملے گا

۱۲۸- حدثنا أحمد بن جميل ، حدثنا عبد الله ، حدثنا عبيد الله بن

---

(۱۲۷)ذكره ابن أبي حاتم في " الجرح والتعديل " (۳۰٤/۷) وذكره ابن حبان في " الثقات (۳٦۱/٥) والحديث أخرجه أحمد في " مسنده " (۲٤/۳) عن يحيى بن سعيد ، والبيهقي في " شعب الايمان " (الباب - ۷۰ب- مخطوط) من طريق ابن وهب ؛ ووكيع في " الزهد " (۳۲۲/۱ رقم ۹۷)- ومن طريقه الترمذي في الجنائز (۲۹۸/۳) عن أسامة به.

ورواه الطحاوي في " مشكل الآثار" (۳/ ٦۹-۷۰). عن أسامة بن زيد عن محمد بن عمرو به.

ورواه أحمد في " مسنده " (۸۱،٦۱/۳) من طريق محمد بن اسحاق؛ وهناد في " زهده " (۲٤۳/۱ رقم ٤۱۷) من طريق ليث : كلاهما عن محمد بن عمرو به.

وقال أبو عيسى : هذا حديث حسن.

مضى هذا الحديث برقم (۳٦) من حديث أبي سعيد وأبي هريرة معاً.

(۱۲۸)والحديث مضى برقم (۳۸) قد استوفيت تخريجه مستوفيا هناك فراجعه.

موهب ، حدثنا عبيد الله ، سمعت أبا هريرة يقول ، قال رسول الله ﷺ:

" ما من مومن يشاك شوكة في الدنيا ويحتسبها إلّا قصّ بها من خطاياه يوم القيامة ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:
(ترجمہ) جس مؤمن کو دنیا میں کوئی کانٹا تک چبھتا ہے اور وہ اس کی اللہ سے ثواب کی امید رکھتا ہے تو اللہ اس کے بدلے میں قیامت کے دن اس کے گناہوں کو ختم کردیں گے۔

۱۲۹ - وحدثنا ابن جميل ، حدثنا عبد الله ، أخبرنا يحيى بن عبيد الله ، سمعت أبي ، سمعت أباهريرة يقول : قال رسول الله ﷺ:

" ما من عبد مسلم يشاك شوكة فما فوق ذلك ، فيحتسبها إلّا قصّ بها من خطاياه ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
(ترجمہ) جس مسلمان آدمی کو ایک کانٹا تک بھی چبھے گا یا اس سے زیادہ یا کم تکلیف ہوگی پھر وہ اس سے اللہ کی رضا جوئی کرے گا تو اس سے اس کے گناہ مٹادیئے جائیں گے۔

۱۳۰ - حدثني محمد بن عثمان العجلي ، حدثنا خالد بن مخلد ، عن محمد بن جعفر بن أبي كثير ، عن هشام بن عروة ، عن أبيه ، عن عائشة ، قالت ، قال رسول الله ﷺ:

" ما من شيء يصيب المؤمن من الشوكة فما فوقها إلا كفّر الله عنه بها خطيئة ".

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

---

(١٣٠) والحديث مضى برقم (٣٧) فراجعه.

(ترجمہ) مسلمان مؤمن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے کانٹا چبھنے سے یا اس سے کم یا زیادہ تو اللہ اس سے اس کے بدلے میں گناہ کا کفارہ کردیتے ہیں۔

۱۳۱ - حدثني محمد بن عثمان ، حدثنا عبيد الله بن موسى ، عن إسرائيل ، عن عبد الله بن المختار البصري ، عن محمد بن سيرين ، عن أبي هريرة قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول :

" وصب المسلم كفّارة لخطاياه ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا:

(ترجمہ) مسلمان کی بیماری اس کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔

بخار والے کو پانی سے نہ روکو

۱۳۲ - حدثني علي بن داود ، حدثنا سعيد بن عفير ، حدثنا يحيى ابن أيوب ، عن هشام بن عروة ، عن أبيه ، عن عائشة قالت : مرضتُ مرضاً شديداً فحماني أهلي كل شيء حتى الماء ، فعطشت ليلة عطشاً شديداً ، فجئت إلى الأداوة وهي معلقة فشربت منها شربة فلم أزل أجد الصحة منها ، فلا تحموّا مرضاكم شيئاً۔

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں ایک دفعہ بیمار ہوئی تو میرے گھر

---

(۱۳۱) والحديث مضى برقم (۵۸) قد استوفيت تخريجه في موضعه فراجعه.

(۱۳۲) والخبر أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ۷۰) من طريق محمد بن موسى عن يحيى بن ايوب به.

ورواه الحاكم في " المستدرك " (٤/٤٠٨) من طريق عمارة بن غزية عن أبيه عن عائشة.

وقال الحاكم : هذا حديث صحيح الاسناد ووافقه الذهبي.

کے لوگوں نے مجھے ہر چیز سے روک دیا حتیٰ کہ پانی پینے سے بھی مجھے ایک رات بہت سخت پیاس لگی تو میں مشکیزے کی طرف گئی وہ لٹکا ہوا تھا اور میں نے اس سے کچھ پانی پی لیا تو میں نے اس سے صحت محسوس کی پس تم اپنے بیماروں کو گرمی نہ دیا کرو۔

(فائدہ) یعنی پانی سے ان کو نہ روکو تا کہ ان کے جسم میں ٹھنڈک پہنچے اور بخار اتر جائے۔

ملک الموت پہلے بغیر بیماری کے روح قبض کرتا تھا

۱۳۳- حدثنا يعقوب بن اسماعيل، حدثنا حماد بن زيد، حدثنا يحيى بن سعيد، حدثنا عبدالمؤمن بن أبي شراعة سمعتُ جابر بن زيد يقول:

إن ملك الموت كان يتوفّى النّاس أين ما لقيهم بغير مرض، فكان النّاس يسبّونه فاشتكى إلى الله مايدعون عليه، فقيل له: ارجع يا ملك الموت! فوضع الأوجاع، ونُسِيَ ملك الموت فلا يموت أحد إلّا قيل: مات بكذا وكذا ونُسِيَ ملك الموت۔

(ترجمہ) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں ملک الموت لوگوں کو جہاں بھی ملتے تھے بغیر بیماری کے موت دیدیتے تھے تو لوگ ان کو گالیاں دینے لگے تو ملک الموت نے اللہ کے سامنے شکایت کی کہ لوگ کیا کیا بددعا دیتے ہیں تو ان کو حکم ہوا اے ملک الموت واپس چلے جاؤ پھر اللہ تعالیٰ نے بیماریاں رکھ دیں اور ملک الموت کو بھلا دیا گیا اب جب بھی کوئی آدمی مرتا ہے تو کہا جاتا ہے فلاں فلاں بیماری میں مرگیا ہے اور ملک الموت کو بھلا دیا گیا ہے۔

۱۳٤- حدثنا محمد بن الوليد القرشي، حدثنا محمد بن جعفر

---

(۱۳۳) لم أجد هذا الخبر الطويل من رواه أو ذكره غير المؤلف.

(۱۳٤) سيأتي هذا الأثر برقم (۲۱٤) بطريق آخر عن الربيع فراجعه.

غندر ، حدثنا شعبة ، عن يحيى بن سعيد التيمى ، عن أبيه أن أخا الربيع ابن خثيم دخل على الربيع بن خثيم وقد ضربه الفالج واللعاب يسيل من فيه فجعلت أمسح اللعاب وأقول ضيّعك أهلك قال : مايسرّنى أنه باعتى الديلم على الله۔

(ترجمہ) حضرت یحیٰ بن سعید تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کے بھائی حضرت ربیع بن خثیم کے پاس حاضر ہوئے اور حضرت ربیع بن خثیم کو فالج نے گھیر لیا تھا اور لعاب ان کے منہ سے بہتی تھی تو میں ان کے منہ سے لعاب کو صاف کرنے لگا اور کہا کہ آپ کے گھر والوں نے آپ کو ضائع کردیا ہے آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ یہ بیماری اللہ کے سامنے دشمنوں سے بھی زیادہ سرکش ہو۔

ٹانگ کاٹنے پر حضرت عروہ بن زبیرؓ کا صبر

۱۳۵- حدثنا عبدالرحمن بن بشر بن الحكم ، حدثنا عبدالرزاق ، حدثنا معمر ، عن الزهرى ، انّ عروة بن الزبير لما وقعت الأكلة فى رجله ، فقيل له : ألا ندعو لك طبيباً ؟ قال : إن شئتم ، فجاء الطبيب ، فقال : اسقيك شراباً يزول فيه عقلك ، فقال : امض لشأنك ، ما ظننتُ أنّ حنفا شرب شرابا يزول فيه عقله حتّى لايعرف ربه ، قال : فوضع المنشار على ركبته اليسرى ، ونحن حوله ، فما سمعنا حسًّا فلمّا قطعها جعل يقول : لئن أخذتَ لقد أبقيت ، ولئن ابتليتَ لقد عافيت ، قال : وما ترك جزؤه بالقرآن تلك الليلة۔

(ترجمہ) حضرت عروہ بن زبیر کو جب پاؤں میں پھوڑا نکلا تھا تو ان سے کہا گیا کیا کہ ہم آپ کے لئے طبیب نہ بلادیں انہوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو بلالو تو

---

(۱۳۵) والخبر ذكره الذهبى فى " سير أعلام النبلاء " (٤٣٠/٤) من طريق عمرو بن عبدالغفار عن هشام به.

طبیب آیا اور اس نے کہا میں آپ کو کوئی دوا پلاؤں گا جس سے آپ کی عقل زائل ہو جائے گی (یعنی نشہ آ جائے گا) تو آپ نے فرمایا تم اپنا کام کرو میرا خیال ہے کہ کچھ لوگوں نے شراب پی تھی جس سے ان کی عقل زائل ہو گئی تھی حتیٰ کہ انہوں نے اپنے رب کو پہچاننا بھی چھوڑ دیا تھا (یعنی بغیر نشہ دینے کے تم علاج کرو) چنانچہ طبیب نے آری آپ کے بائیں گھٹنے پر رکھی اور ہم آپ کے آس پاس موجود تھے سی تک کی آواز بھی نہ سنی جب اس کو طبیب نے کاٹ لیا تو حضرت عروہ بن زبیر نے (بارگاہ خداوندی میں) عرض کیا اگر تو نے لیا ہے تو بچا بھی دیا ہے اور اگر تو نے آزمائش میں ڈالا ہے تو عافیت بھی دی ہے لیکن انہوں نے اس رات قرآن پاک کا جو حصہ وہ تلاوت کرتے تھے اس کو نہ چھوڑا۔

(فائدہ) ''تو نے لیا ہے تو بچا بھی دیا ہے'' سے مراد پاؤں ہے کہ ایک لیا ہے تو دوسرا میرے لئے چھوڑ بھی دیا ہے اور مصیبت میں مبتلا کیا ہے تو اس سے عافیت بھی دی ہے۔

تین آریوں سے ہڈی کاٹی گئی پھر بھی آپ نے صبر کیا

١٣٦ - حدثنا أبو اسحاق، حدثني عمرو بن خالد، حدثنا ابن لهيعة، عن أبي الأسود، قال: كان برجل عروة الأكلة فبعث اليه الوليد بطبيب، فقال: ما أرى إلّا أن يقطعها وإلّا رَقِيَتْ إلى جسدك، عروة: أتظفر؟ فقال: ما أرى إلّا قطعها فقال عروة دونك۔ فجاء بثلاث مناشير صغارٍ، فنشر العظم بالأول، ثم نشر بالثاني، ثم بالثالث، فقطعها وعاش بعد ذلك سنين وكان من أصبر الناس۔

(ترجمہ) حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ کے پاؤں میں پھوڑا انکل آیا تھا تو ولید (خلیفۃ المسلمین) نے ایک طبیب بھیجا اس نے کہا میری رائے ہے کہ اس کو کاٹنا ہی پڑے گا ورنہ اوپر تک چلا جائے گا تو حضرت عروہ نے

فرمایا آپ بغیر اس کے کامیاب علاج نہیں کر سکتے تو اس نے کہا میری رائے اس کے کاٹنے میں ہی ہے تو حضرت عروہ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی چنانچہ وہ تین چھوٹی آریاں لے آیا پہلی آری سے ہڈی کو کاٹا پھر دوسری سے کاٹا پھر تیسری سے کاٹا جب اس کو کاٹ دیا تو حضرت عروہ اس کے بعد کئی سال تک زندہ رہے آپ لوگوں میں سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے۔

یہ پاؤں تیری نافرمانی میں کبھی نہیں اٹھا

۱۳۷ - حدثنا سليمان بن ألاشعث ، حدثنا العباس بن الوليد بن مزيد، عن أبيه ، عن الأوزاعي ، قال : قطعت رجل عروة ، أخذها بيده وقال: أللهم إنّك تعلم أني لم انقلها الى معصية لك قطّ۔

(ترجمہ) حضرت اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ کا پاؤں کاٹا گیا تو حضرت عروہ نے اس پاؤں کو اپنے ہاتھ میں اٹھایا اور دعا کی اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے اس پاؤں کو تیری نافرمانی میں کبھی نہیں اٹھایا۔

بیٹے کی وفات پر صبر

۱۳۸ - حدثنا محمد بن يزيد الأدمي ، حدثنا سفيان ، عن هشام بن عروة ، قال: جاء رجل إلى عروة بن الزبير فعزّاه ، فقال : بأيّ شيء تُعزّيني ، أبرِ جلي ؟ قال : لا ولكن بإبنك قطعته الدواب بأرجلها، فقال عروة : وأيّمك لئن ابتليتَ لقد عافيت ، ولئن أخذتَ لقد أبقيت۔

(ترجمہ) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عروہ بن

---

(۱۳۷)والأثر ذكره ابن الجوزي في "صفة الصفوة" (۸۷/۲) ؛ والفسوى في "المعرفة والتاريخ" (۵۵۳/۱) كلاهما عن العباس بن الوليد به.

(۱۳۸)والأثر ذكره الذهبي في "السير" (۴۳۳/۴) من طريق عامر بن صالح عن هشام به في سياق طويل.

زبیر کے پاس آیا اور آپ کو تعزیت کی تو آپ نے فرمایا تم مجھے کس چیز کی تعزیت کرتے ہو؟ میرے پاؤں کی تو اس نے کہا نہیں میں آپ کے اس بیٹے کی تعزیت کرنے آیا ہوں جس کو جانوروں نے اپنے پیروں تلے روند کر ختم کر دیا ہے تو حضرت عروہ نے فرمایا خدا کی قسم! اگر تو نے مجھے مصیبت میں مبتلا کیا ہے تو تو نے مجھے عافیت بھی دی ہے اور اگر تو نے میرا ایک پاؤں لے لیا ہے تو دوسرا باقی بھی تو چھوڑا ہے۔

بغیر نشہ کے ٹانگ کٹوالی

۱۳۹ - حدثني أبو يوسف يعقوب بن ابراهيم العبدي، حدثنا عامر ابن صالح، عن هشام بن عروة، عن أبيه، أنه خرج إلى الوليد ابن عبدالملك حتى إذا كان بوادي القُرى وجد في رجله شيئًا. فظهرت به قرحة، وكانوا على رواحل فأرادوه على أن يركب محملا فأبى عليهم ثم غلبوه فرحلوا ناقة له بمحمل فركبها ولم يركب محملًا قبل ذلك فلما أصبح تلا هذه الآية (١٦) ﴿مَا يَفْتَحِ اللهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا﴾ حتى فرغ منها، فقال: لقد أنعم الله على هذه الأمة في هذه المحامل بنعمة لا يؤدّون شكرها وترقّى في رجله الوجع، حتّى قدم على الوليد، فلمّا رآه الوليد، قال: يا أبا عبد الله! اقْطعها، فإني أخاف أن يبالغ فوق ذلك، قال: فدونك قال: فدعا له الطبيب، فقال له: اشرب المُرقد

---

(١٣٩) والأثر أخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (الشعبة - ٧٠ - مخطوط) من طريق المؤلف.

ورواه أبو نعيم "الأولياء" (١٧٩/٩) من طريق أبي العباس؛ والذهبي في "سير اعلام النبلاء" (٤٣٠/٤) عن يعقوب به.

وذكره ابن الجوزي في "صفة الصفوة" (٨٦/٢) مختصرا.

واورده السيوطي في "الدرالمنثور" (٥/٧) ونسبه إلى ابن المنذر عن محمد بن جعفر.

(١٧) ، قال : لا أشرب مرقداً أبداً ، قال : فعذرها الطيب واحتاط بشيء من اللحم الخي مافة أن يبقى منها شي ء ضر فيرقى فأخذ منشاراً فأمسه بالنار واتكأله عروة ، فقطعها من نصيف السّاق ، فما زاد على أن يقول حسّ حسّ ؛ فقال الوليد : ما رأيت شيخاً قطّ أصبر من هذا ، واصيب عروة بابن له يقال له محمد في ذلك السفر ، ودخل اصطبل دواب من الليل ليبول ، فركضته بغلةٌ فقتلته ، وكان من أحبّ ولده إليه ، ولم يُسمَعُ من عرة في مذلك كلمة ، حتّى رجع فلمّا كان بوادي القرى قال : ﴿ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَباً ﴾ (١٨) اللهم كان لي بنون سبعة ، فأخذت منهم واحداً وبقيت ستّة وكانت لي أطراف أربعة فأخذت منّي طرفاً وبقيت لي ثلاث ، وأيمك لئن ابتليتَ ، لقد عافيت ، ولئن اخذت لقد ابقيت ، فلمّا قدم المدينة جاء رجل من قومه ، يقال له عطاء بن ذويب ، فقال : يا أبا عبد الله ! والله ما كنّا نحتاج أن نسابق بك ، ولا أن نصارع بك ، ولكنّا كنّا نحتاج إلى رايك ، والأنس بك ، فامّا ما أصبت به فهو أمر ذخره الله لك ، وامّا ما كنّا نحبّ أن يبقى لنا منك فقد بقي۔

(ترجمہ) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ولید بن عبدالملک کی طرف تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب وادیٔ قریٰ میں پہنچے تو اپنے پاؤں میں کچھ تکلیف محسوس کی تو اس میں ایک پھوڑا نکل آیا تھا اور یہ ولید بن عبدالملک تک پہنچنے سے ابھی کچھ منزلیں اور سفر دور تھے ساتھیوں نے چاہا کہ آپ کو ایک اونٹ کے کجاوے پر لے جائیں تو آپ نے اس سے انکار کیا پھر جب انہوں نے زیادہ کہا اور آپ کے پاس ایک اونٹنی کو لے گئے جس پر کجاوہ کسا ہوا تھا تو آپ اس پر سوار ہوئے جبکہ آپ کجاوے پر کبھی سوار نہیں ہوئے تھے پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

مَا يَفْتَحِ اللهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا.

(ترجمہ) جو لوگوں کے لئے رحمت کو کھولتے ہیں تو کوئی اس
کو روک نہیں سکتا۔

حتیٰ کہ اس آیت کے پڑھنے سے فارغ ہوئے پھر فرمایا اللہ نے اس امت پر ان کجاوؤں کی صورت میں انعام فرمایا ہے جس کا لوگ شکر ادا نہیں کرتے پھر آپ کی ٹانگ میں درد چڑھنے لگا حتیٰ کہ جب آپ ولید کے پاس پہنچے اور ولید نے آپ کو دیکھا تو کہا اے ابو عبداللہ آپ اس کو کٹوا لیجئے مجھے ڈر ہے کہ یہ اور اونچا نہ چلا جائے فرمایا جیسے آپ کی مرضی تو ولید نے آپ کے لئے طبیب کو بلایا تو اس نے آپ سے کہا کہ نشے والی دوا پی لیجئے انہوں نے کہا میں نشے والی دوا کبھی نہیں پیوں گا تو طبیب نے وہ دوا آپ کو نہ پلائی اور زندہ گوشت کے کاٹنے میں احتیاط کی تاکہ کوئی چیز ضرر رساں باقی نہ رہ جائے پھر اس نے ایک آری اٹھائی اور اس کو آگ میں تیز کیا اور حضرت عروہ اس کے لئے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور طبیب نے آپ کی آدھی پنڈلی کو کاٹنا شروع کر دیا اور حضرت عروہ سے سوائے سی سی کی آواز کے اور کچھ ظاہر نہ ہوا ولید بن عبدالملک نے کہا میں نے کسی بوڑھے کو ان سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں دیکھا۔

اور حضرت عروہؓ کو آپ کے بیٹے کے متعلق بھی آزمائش میں ڈالا گیا ان سے کہا گیا کہ آپ کا بیٹا محمد اس سفر میں ہے اور وہ رات کے وقت گھوڑوں کے اصطبل میں گیا ہے تاکہ پیشاب کرے لیکن اس کو ایک خچر نے لات ماری اور اس کو مار دیا ہے جبکہ یہ بیٹا آپ کو آپ کی اولاد میں محبوب ترین تھا اس وقت بھی حضرت عروہ سے کوئی کلمہ نہ سنا گیا حتیٰ کہ جب وہ واپس ہوئے اور وادئ قریٰ میں پہنچے تو یہ آیت پڑھی:

لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا.

(ترجمہ) ہم اس سفر میں بڑی تکلیف کو پہنچے۔

اے اللہ میرے سات بیٹے ہیں آپ نے ان میں سے ایک لے لیا ہے اور باقی چھوڑ دیئے ہیں اور میرے چار ہاتھ پاؤں ہیں آپ نے ان میں سے ایک لے لیا اور باقی تین میرے لئے چھوڑ دیئے آپ کی قسم اگر آپ نے مجھے آزمائش میں ڈالا ہے تو مجھے عافیت بھی دی ہے اور میرے جسم کا کچھ حصہ لے لیا ہے تو کچھ باقی بھی چھوڑا ہے پھر جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو آپ کی قوم کا ایک آدمی آیا جس کا نام عطاء بن ذویب تھا اس نے کہا اے ابوعبداللہ خدا کی قسم ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ ہم آپ سے مقابلہ کریں لیکن آپ کی رائے کے محتاج ہیں اور آپ سے محبت رکھتے ہیں اور جو بات آپ کو پہنچی ہے ایسی بات ہے کہ اللہ نے اس کے لئے آپ کو ذخیرہ کر دیا ہے اور جو چیز ہم پسند کرتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے آپ کی طرف سے باقی رہے تو وہ باقی ہے۔

حضرت عروہ کے صبر آزما واقعہ کی اور الفاظ میں حکایت

١٤٠ - حدثنی محمد بن الحسین، حدثنی محمد بن الحکم بن رزین، حدثنا الولید بن مسلم، حدثنا عبد اللّٰه بن نافع بن ذویب عن أبیه۔ قال: قدم عروة بن الزبیر علی الولید بن عبدالملك فخرج برجله قرحة الأکلة فبعث إلیه الولید الأطباء، فأجمع رأیهم علی إن لم ننشرها قتلته، فقال: شأنکم بها، فقالوا: نسقیك شیئاً لا تحسّ بما نصنع، قال: لا، شأنکم بها، قال: فنشروها بالمنشار فما حرّك عضواً عن عضو وصبّر، فلمّا رأی القدم بأیدیهم دعا بها فقلّبها فی یده، ثم قال: أما والذی حملنی

---

(١٤٠) والخبر رواه البیهقی فی "شعب الایمان" (الباب ـ ٧٠) من طریق المؤلف.

ورواه الفسوی فی "المعرفة والتاریخ" (٥٥٣/١) عن نوح بن الهیثم العسقلانی عن الولید بن عبد اللّٰه بن رافع بن رافع بن درید عن أبیه.

وذکره ابن الجوزی فی "صفة الصفوة" (٨٧/٢) عن نافع بن ذویب.

علیك انه لیلعم انّی ما مَشَیتُ بها إلی حرام۔ أو قال معصیة – قال الولید : قال عبد الله بن نافع بن ذویب أو غیره مَن أهل دمشق عن أبیه أنه حضر عروة حین فعل به ذلك ، قال هذه المقالة ثم أمر بها فغسلت وطیبت ولفت فی قبطیة ثم بعث بها إلی مقابر المسلمین۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن نافع بن ذویب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت عروہ بن زبیر حضرت ولید بن عبدالملک کے پاس گئے آپ کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا تو ولید نے اطباء کو آپ کے پاس بھیجا ان کی رائے اس پر متفق تھی کہ اگر ہم آپ کے جسم کے اس حصے کو نہ کاٹیں تو یہ ناسور آپ کو قتل کردے گا تو حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا جو تمہاری رائے ہو تو انہوں نے کہا ہم آپ کو ایک دوا پلائیں گے جس سے آپ کو پتہ نہیں چلے گا جو ہم آپ کے ساتھ کریں گے تو انہوں نے فرمایا نہیں اس کے علاوہ جو کچھ تم کرو چنانچہ انہوں نے آپ کی اس پنڈلی کو آری کے ساتھ کاٹا تو آپ نے ایک عضو میں بھی حرکت نہ کی تو آپ نے جب اپنی پنڈلی کاٹی ہوئی ان کے سامنے دیکھی تو اس کو مانگا اور اس کو اپنے ہاتھ میں الٹا پھر فرمایا سن لے وہ ذات جس نے تجھے مجھ سے اٹھوایا وہ جانتا ہے کہ میں اس قدم کے ساتھ حرام کی طرف نہیں چلا یا فرمایا گناہ کی طرف نہیں چلا ولید کہتا ہے عبداللہ بن ذوئیب یا کوئی اور آدمی جو اہل دمشق کا تھا اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ حضرت عروہ کے پاس اس آپریشن کے وقت موجود تھا پھر حضرت عروہ نے یہ بات کہنے کے بعد حکم دیا کہ اس پاؤں کو دھو کر خوشبو لگا کر کسی سوتی کپڑے میں لپیٹ کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردیا جائے۔

حضرت عروہ کے صبر کی اعلیٰ مثال

۱۴۱– حدثنی سلیمان بن منصور الخزاعی ، حدثنا أبو المطرف

---

(۱۴۱)لم أطلع علی هذا الاثر من ذکره غیر المؤلف.

المغيرة بن مطرف قال : وفد عروة بن الزبير على الوليد بن عبد الملك ومعه خمسة من بنيه وقد كان الحجاج بعث إلى الوليد ببغلة فحمل الوليد عليها عروة فضربت البلغة أكبر بنيه وهو محمد ، فمات ، ووقعت أصبح من أصابع رجل عروة الأكلمة فقيل له : اقطع إصبع ، فأبى فصارت بالساق ، فقيل له : إن لم تقطع الساق صارت إلى الفعخذ لم يكن يمكن قطع الفخذ قال : اقطعوها قالوا : نسقيك ما يذهب عقلك حتى لا تجد ألم القطع ، قال : لا ، دعوا لي ما اعد عليه فتركوا له العظم الذى اسفل من الركبة ونشروها بمنشار ، ثم حسموها فما تكلم ولا ناد ، فلمّا قدم المدينة تلقّاه أهل بيته وأصدقاءه فجعل يقول : ﴿لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا﴾ (۱۹) ثم يقول : لئن كنتَ ابتليت لقد عافيت ولئن كنت أخذت لقد ابقيت ، أخذت واحداً وتركت أربعة يعني بنيه وأخذتُ واحداً وتركت ثلاثة يعني جوارحه۔

(ترجمہ) حضرت ابو المطرف المغیرہ بن مطرف فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ولید بن عبدالملک کے پاس وفد کی شکل میں گئے جبکہ آپ کے ساتھ آپ کے پانچ بیٹے بھی تھے حجاج نے ایک خچر ولید کے پاس بھیجا تھا اور ولید نے وہ خچر حضرت عروہ کے پاس بھیج دیا لیکن اس خچر نے آپ کے بڑے بیٹے محمد کو ٹانگ ماری جس سے وہ مر گیا اور حضرت عروہ کے پاؤں کی ایک انگلی میں ایک درد اٹھا پھر پھوڑا بن گیا پھر آپ سے کہا گیا کہ آپ اس انگلی کو کاٹ دیں تو انہوں نے انکار کیا پھر وہ قدم کی طرف بڑھ گیا پھر آپ سے کہا گیا کہ آپ اس کو کاٹ دیں پھر بھی آپ نے انکار کیا تو وہ پنڈلی کی طرف چلا گیا تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ نے پنڈلی نہ کاٹی تو یہ ران تک بڑھ جائے گا ایسا نہ ہو کہ ران کو کاٹنا پڑے تو فرمایا کہ چلو اس کو کاٹ دو تو اطباء کہنے لگے کہ ہم آپ کو ایسی دوا پلائیں گے جس سے آپ کی تکلیف محسوس کرنے والی عقل زائل ہو جائے گی تو انہوں نے فرمایا نہیں میرے لئے وہ سامان منگوالو جو اس کے کاٹنے میں استعمال ہوتا ہے چنانچہ

ان اطباء نے آپ کی گھٹنے والی ہڈی کو تھوڑا سا چھوڑ کر باقی حصے کو آری کے ساتھ کاٹنا شروع کر دیا جب اس کو کاٹنے کے بعد داغ دیا تو حضرت عروہ نے نہ تو کوئی بات کی اور نہ چیخ و پکار کی پھر جب مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو آپ کے گھر والے اور آپ کے دوست احباب ملنے کیلئے آئے تو آپ یہی فرماتے رہے:

لَقَدُ لَقِيْنَا مِنُ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا.

(ترجمہ) ہم نے اپنے سفر میں بڑی تکلیف پائی۔

پھر اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا اگر آپ نے مجھے مصیبت میں ڈالا ہے تو عافیت بھی دی ہے اور اگر کچھ لیا ہے تو باقی بھی چھوڑا ہے آپ نے ایک لیا ہے تو چار بیٹے چھوڑے بھی ہیں اور اگر ایک عضو لیا ہے تو باقی تین چھوڑ بھی دیئے ہیں۔

صبر کی ایک اور روایت

١٤٢- حدثني سليمان بن منصور حدثني ابوعروة الزهري من ولد يحيى بن عروة قال: كان عروة بن الزبير بالشام عند الوليد بن عبدالملك فحمله على بغلة كان الحجاج أهداها إلى الوليد بن عبدالملك فخرج من عنده محمد ابنه فضربته البغلة فمات فأسقط في يدغلمانه ولم يُخبر أحد بخبره، فقالوا: من يخبر؟ فأتوا الماجشون، فسألوه أن يخبره، فأتاه فجعل يعظه ويعزّيه ويحدثه، فقال: مالك تبغي إلى احد هؤلاء بي؟ وخرج من عندي محمد آنفا، قال: فإن الله قد قبض محمدا فما رؤى أصبر منه ولما قطعوا رجله، قالوا له: نسقي شيئا۔ قالوا: فتمسّك، قال: لا، وبسطها على مرفقه حتى شرب وحسمت فما تكلم ولا تأوّه۔

(ترجمہ) حضرت ابوعروہ الزہری جو حضرت یحیٰ بن عروہ کی اولاد میں سے

---

(١٤٢) والأثر لم أجده بهذا اللفظ وله شاهد بمعناه من الآثار المتقدمة من هذا الكتاب.

تھے فرماتے ہیں کہ جب حضرت عروہ بن زبیر شام میں ولید بن عبدالملک کے پاس تھے آپ کو ولید بن عبدالملک نے ایک خچر پر سوار کیا جو حجاج نے ولید بن عبدالملک کو ہدیہ کے طور پر بھیجا تھا تو آپ کے پاس سے آپ کا بیٹا محمد نکلا تو اس خچر نے اس کو لات ماری تو وہ مر گیا اور غلاموں کے ہاتھ میں جان دیدی لیکن اس کی وفات کی خبر کسی نے بھی آپ کو نہ پہنچائی اور کہنے لگے کہ آپ کو اس کی کون اطلاع کرے گا؟ چنانچہ وہ حضرت ماجشون کے پاس آئے اور کہا کہ آپ حضرت عروہ کو اس کی خبر پہنچائیں چنانچہ وہ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور وعظ ونصیحت کرتے رہے اور تسلی دیتے رہے اور تسلی کی احادیث سناتے رہے تو آپ نے فرمایا یہ جو تم مجھے سنا رہے ہو ان باتوں سے مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ محمد تو ابھی میرے پاس سے نکل کر گیا ہے تو انہوں نے عرض کیا خدا کی قسم محمد کو اللہ نے اٹھالیا ہے تو آپ سے زیادہ کوئی صبر کرنے والا نہیں دیکھا گیا جب آپ کا پاؤں کاٹا گیا تھا تب بھی حکماء نے کہا تھا کہ ہم آپ کو کوئی چیز پلا دیں؟ تو آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا نہیں پھر اس کو اپنی کلائی پر پھیلایا حتیٰ کہ پی لیا اور آپ کے اس ناسور کو کاٹ دیا گیا لیکن آپ کی زبان سے نہ کوئی لفظ نکلا اور نہ آہ نکلی۔

۱۴۳- حدثنا عمر بن بكير، حدثني أبو عروة، قال: نشروا رجل عروة، فلمّا صاروا إلى القصبة وضع رأسه على الوسادة ساعة ثم أفاق والعرق ينحدر على وجهه، وهو يقول: لئن كنت ابتليت لقد عافيت، ولئن كنت احذت لقد ابقيت۔

(ترجمہ) حضرت ابو عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ کے پاؤں کو کاٹا گیا تو جب ہڈی تک آری پہنچی تو آپ نے اپنا سر کچھ لحظے کے لئے تکیے پر رکھا پھر جب کچھ ہوش آیا اور رگ سے خون نکل رہا تھا تو آپ فرمانے لگے (اے اللہ) اگر آپ نے مجھے آزمائش میں ڈالا ہے تو عافیت بھی دی ہے اور اگر کچھ لیا ہے تو باقی بھی رکھا ہے۔

بیماری کے لاحق ہونے پر یہ دعا کیجئے

١٤٤ - حدثنا ابراهيم بن راشد الأدمى ، حدثنا مسلم بن ابراهيم ، حدثنا مخلد بن مروان اليحمدى ، حدثنا يحيى الأعرج ، عن ثابت البُنانى ، عن أنس بن مالك قال : علّم جبريل رسول الله ﷺ ، وعلّمه رسول الله ﷺ أباهريرة ، وكان مريضاً ، فقال : " **إذا أصابك مرض ، فقل:**

لا إلـه إلّا الله وحده لاشريك له ، له الملك ، وله الحمد يحيى ويميت وهو حيّ لا يموت ، وسبحان ربّ العبّاد، وربّ البلاد ، والحمد لله كثيرا طيّبا مباركاً فيه على كلّ حال ، الله أكبر كبيرا إجلالا لله ، وكبريائه، وقدرته وعظمته بكل حال ، اللهم إن كنت كتبت عليّ فيه الموت فاغفرلى ، وأخرجنى من ذنوبى ، وأسكِنى جَنَّةَ عدنٍ ".

(ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ نے حضور علیہ السلام کو یہ بات سکھائی تھی اور یہ بات حضور علیہ السلام نے حضرت ابوہریرہؓ کو سکھائی تھی جبکہ وہ مریض تھے آپ نے فرمایا جب آپ کو کوئی بیماری لاحق ہو تو آپ یہ کہئے:

لاَ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيکَ لَهُ لَهُ الْملکُ وَلَهُ الْحَمدُ يُحيِى وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ ، وَ سُبْحَانَ رَبِّ الْعِبَادِ وَرَبِّ الْبِلَادِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيراً طَيِّبًا مُّبارَكًا فِيهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً إِجْلَالًا لِلّٰهِ، وَكِبْرِيَائِهِ، وَقُدْرَتِهِ وَعَظْمَتِهِ بِكُلِّ حَالٍ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَ عَلَيَّ فِيهِ الْمَوتَ فَاغْفِرْلِي ، وَ اَخْرِجْنِي مِنْ ذُنُوْبِي ، وَاسْكِنِّي جَنَّةَ عَدْنٍ.

---

(١٤٤)والحديث ياتي بتخريجه في رقم (١٥٦).

(فائدہ) اس دعا کا ترجمہ یہ ہے:

(ترجمہ) کوئی معبود نہیں مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اس کو موت نہیں آئے گی، بندوں کے رب کے لئے پاکی ہے اور شہروں کے رب کے لئے بھی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو بہت زیادہ پاکیزہ برکت والی ہے اس میں ہر حال میں برکت رہے، اللہ سب سے بڑا ہے بہت بڑا، اللہ ہی کے لئے بڑی شان ہے، اور بڑی کبریائی ہے اور اسی کی قدرت ہے، اور اسی کی عظمت ہے ہر حالت میں، اے اللہ اگر آپ نے میرے متعلق اس بیماری میں موت کا فیصلہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دیجئے، اور مجھے گناہوں سے نکال دیجئے اور مجھے جنت عدن میں داخل کر دیجئے۔

موت کے قریب کے دن باقی ایام زندگانی سے افضل ہیں

١٤٥ - حدثنا أبو الحسن العامری علی بن أشكاب، حدثنا يزيد ابن هارون، حدثنا مبارك، عن الحسن، أنه ذكر الوجع، فقال أما والله ما هو يسرّ أيام المسلم أيام قورب له فيها من أجله، وذكر فيها مانسى من معاده، وكفّر بها عنه خطاياه۔

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ نے درد کا ذکر کیا پھر فرمایا خدا کی قسم مسلمان کی زندگی کے دنوں میں وہ دن جن میں موت قریب ہو ان سے بہتر کوئی دن نہیں اور وہ دن بھی جن میں اپنے آخرت کے بھول جانے کو یاد کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اس سے اس کی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔

---

(١٤٥) والأثر مضى برقم (٥٥) قد استوفينا تخريجه فيه فراجعه،

دکھ نہ پہنچنے پر افسوس

١٤٦ - حدثنا محمد بن حاتم ، حدثنا أبو سمة الخزاعی ، حدثنا شبيب بن شيبة سمعت الحسن يقول : كان الرجل منهم - أو من المسلمين - إذ مرّبه عام لم يصب فی نفسه ، ولا ماله ، قال : مالنا أتودّ ع الله منا۔

(ترجمہ) حضرت حسن فرماتے ہیں ایک آدمی مسلمانوں میں سے تھا جب کوئی سال اس پر گزرتا اور اس کو کوئی تکلیف نہ ہوئی ہوتی اور نہ اس کے مال میں کوئی تکلیف ہوتی تھی تو وہ کہتا ہمیں کیا ہو گیا کہ اللہ نے ہم سے امانت نہیں لی۔

بخار کی حالت میں مرنا فضیلت ہے

١٤٧ - حدثنا محمد بن الوليد القرشی ، حدثنا عبدالوهاب الثقفی ، عن خالد ، عن عِكرمَة ، عن ابن عباس ، أنّ النبی ﷺ دخل علی أعرابی يعوده ، فقال :

---

(١٤٦) والاثر رواه البيهقی فی " شعَب الايمان " (الباب - ٧٠) من طريق المؤلف.

(١٤٧) والحديث أخرجه البخاری فی علامات النبوة (١٨١/٤) وفی المرضی (٥/٧-٦) وفی " الأدب المفرد " (رقم ٥٢٦) والبيهقی فی " سننه " (٣٨٣/٣) ؛ والبغوی فی " شرح السنة " (٢٢٣/٥ رقم ١٤١٢) من طريق عبدالعزيز ؛ والبخاری فی المرضی (٧/٧) من طريق خالد بن عبد الله : كلاهما عن خالد الحذاء به.

كما رواه البخاری فی التوحيد (١٩٢/٨) عن محمد بن عبد الله ، وفی " الأدب المفرد " (رقم ٥١٤) عن محمد بن سلام ؛ والنسائی فی الطب من " السنن الكبری " (١٢٧/٥ - تحفة) وفی " عمل اليوم والليلة " (رقم ١٩٣) عن محمد بن سوار:

كلهم عن الثقفی به.

"طهور إن شاء الله" فقال الأعرابی : طهور؟ كلّا بل حُمّی تفور على شيخ كبير، كيما تزيره القبور، فقال رسول الله ﷺ : "فنعم إذاً".

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کے پاس اس کی عیادت کے لئے گئے تو فرمایا:

(ترجمہ) ان شاءاللہ طہارت حاصل ہوگی۔

تو دیہاتی نے کہا طہارت؟ یہ تو بات نہیں ایک بوڑھے شیخ پر سخت بخار چڑھا ہوا ہے جو شاید قبر تک ہی پہنچادے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو اور ہی اچھا ہے۔

(فائدہ) بخار سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور معافی کی حالت میں جب آدمی پر موت آجاتی ہے تو یہ قابل مبارک باد ہے اسی پر حضور ﷺ نے فرمایا پھر تو یہ اور اچھا ہے۔

بخار کے لئے کوئی مرحبا نہیں

١٤٨ - حدثنا سفيان بن محمد المصيصی، حدثنا محمد بن عيينة، حدثنا ابو اسحاق الفزاری، عن الأعمش، عن جعفر بن عبدالرحمن، عن أم طارق مولاة سعد قالت : بينا أنا قاعدة عند رسول الله ﷺ: إذ جاء تنی حمّی فاستاذن على الباب فقال : "مَنْ أنت"؟ قالت: أنا أمّ مِلدم قال: "فلا مرحباً بک ولا أهلًا".

(ترجمہ) حضرت سعد کی لونڈی ام طارق سے روایت ہے کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھی کہ میرے پاس بخار آیا تو دروازے پر اجازت مانگی تو حضور ﷺ نے فرمایا کون ہو؟ اس نے کہا میں بخار ہوں فرمایا تیرے لئے کوئی مرحبا اور خوش آمدید نہیں۔

---

(١٤٨) والحديث رواه ابن سعد فی "الطبقات" (٣٠٣/٨) من طريق يعلى ابن عبيد؛ والحافظ ابن حجر فی "الاصابة" (٤٤٩/٤) كلاهما عن الاعمش به.

مدینے کی وباء نکل کر جحفہ مقام کی طرف چلی گئی

١٤٩ - حدثنا يحيى الحّماني ، حدثنا ابن أبى الزناد ، عن موسى بن عقبة ، عن سالم ، عن ابن عمر ، عن النبى ﷺ قال :

" رأيت فى المنام إمرأةً سوداء ، ثائرة الشعر تفِلة أخرجت من المدينة فاسكنت مَهُيَعَة (٢٠) ، فأولتها وباء المدينة ينقله الله إلى مهيعة ".

(ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں ایک کالی عورت کو دیکھا ہے اس نے بال پھیلائے ہوئے تھے بدبودار تھی مدینہ سے نکلی اور جحفہ مقام کی طرف منتقل کردیں گے۔

(فائدہ) جحفہ ملک شام کے لوگوں کے لئے احرام باندھنے کی میقات ہے۔

مریض کی عیادت کرنیوالے کیلئے فرشتے کب تک دعا کرتے ہیں

١٥٠ - حدثنا سفيان بن محمد ، حدثنا مبشر بن اسماعيل ، حدثنا

---

(١٤٩) والحديث أخرجه البخارى فى تعبير الرؤيا (٨٢/٨) والبغوى فى " شرح السنّة " (٢٣٧/١٢ رقم ٣٢٩٣)، كلاهما من طرى فضيل ؛ والترمذى فى تعبير الرؤيا (٥٤١/٤) والنسائى فى التعبير فى " الكبرى" كما فى " التحفة" (٣١٢/٥) ؛ وابن ماجة فى التعبير (١٢٩٣/٢) من طريق ابن جريج : كلاهما عن موسى بن عقبة به.

ورواه الدارمى فى الرؤيا (ص٥٢٦ رقم ١٢) عن سليمان بن داود عن ابن أبى الزناد به.

قال أبو عيسى : هذا حديث حسن غريب.

(١٥٠) والحديث رواه البيهقى فى " شعب الايمان " (الباب - ٧٠) من طريق الحارث عن على - ولم يسق لفظه.

وأورده الديلمى فى " مسند الفردوس " (٤٩١/٣ رقم ٥٥٢٤) عن على بن أبى طالب.

عبدالملك بن حُميد بن ابی غنیة ، عن محسن بن قیس ، عن کُرز التمیمی ، قال قال علی بن ابی طالب : سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول:

" من عاد مریضاً ابتغاء مرضاة اللّٰه وتَنَجُّزَ موعود اللّٰه ورغبة فیما عند اللّٰه وکل به سبعون ألف ملک یصلّون علیه حتّی یدخل بیته".

(ترجمہ) حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

(ترجمہ) جس شخص نے اللہ کی رضا کے لئے کسی مریض کی عیادت کی اور اللہ کی طرف سے آنے والی چیز کو آنے والا ہی سمجھا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے اس پر رغبت دکھائی اللہ تعالی اس کے لئے ستر ہزار فرشتے اتار دیں گے جو اس کے لئے بخشش کی دعا کریں گے حتی کہ وہ اپنے گھر میں واپس چلا جائے۔

ہر مرض کے لئے مقبول دعا

۱۵۱ - حدثنا محمد بن إدریس ، حدثنا عبدالرحمن بن خالد بن جبلة عن ولد جبلة - بن أبی رواد - حدثنا عمرو بن النعمان عن کثیر أبی الفضل ، حدثنی أبو صفوان - شیخ من أهل مکة - عن أسماء بنت أبی بکر قالت: خرج خراج فی عنقی فذکرته لعائشة ، فقلت : سلی لی النبی ﷺ ، فسألته، فقال:

" صنعی یدک علیه وقولی ثلاث مرات : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّیْ شَرَّمَا اَجِدُ وَفُحْشَهُ بِدَعْوَةِ نَبِیِّکَ

---

(۱۵۱)والحدیث أخرجه الطبرانی فی " کتاب الدعاء " (۱۳۳۶/۳ رقم ۱۱۳۵) من طریق عبدالرحمن بن عمرو بن جبلة عن عمرو بن النعمان به.

ورواه ابن سعد فی " الطبقات " (۲۵۱/۸) عن عمیر أن أسماء کان فی عنقها ورم فجعل النبی ﷺ یمسحها ویقول : اللّهم عافها من فحشه وأذاه.

الطَّيِّبِ الْمُبَارَکِ الْمَکِیْنِ عِنْدَکَ بِسْمِ اللہِ".

فـفـعـلـتـه فـانخمص، قال أبو الفضل: فما قتله على مريض لم يجئ أجله إلّا برأ بإذن الله۔

(ترجمہ) حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ فرماتی ہیں میری گردن میں رسولی نکلی تو میں نے حضرت عائشہؓ سے اس کا ذکر کیا اور کہا میرے لئے حضورﷺ سے سوال کرو تو انہوں نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اس رسولی پر رکھو اور تین مرتبہ یہ کلمات کہو:

بسم الله اللهم اذهب عني شرما اجد وفحشه بدعوة نبيك الطيب المبارك المكين عندك بسم الله.

(ترجمہ) اللہ کے نام سے میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ مجھ سے اس تکلیف کے شر کو دور فرما اور اس کی مصیبت کو بھی اپنے نبی کی دعا سے جو آپ کے نزدیک پاکیزہ بھی ہے مبارک بھی اور بڑی شان والا بھی اللہ کے نام سے اس مرض کو شفا ہو

تو میں نے ایسا کیا تو وہ دب گئی۔

حضرت ابوالفضل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ کلمات کسی مریض پر بھی نہیں پڑھے جس کی موت ابھی نہیں آئی تھی مگر وہ اللہ کے حکم سے صحت مند ہو گیا۔

(فائدہ) دعا کا ترجمہ یہ ہے اللہ کے نام سے میں دعا کرتی ہوں اے اللہ مجھ سے اس تکلیف کے شر کو جس کو میں محسوس کر رہی ہوں دور کر دے اور اس کے ابھرنے کو بھی اپنے پاک نبی کی دعا کی برکت سے جس کا آپ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے اللہ کے نام کے ساتھ میں اس دعا کو ختم کرتی ہوں۔

پھنسی کیلئے دعا

۱۵۲- حدثنی محمد بن عباد بن موسی ، حدثنا حجاج بن محمد ، عن ابن جریج ، أخبرنی عمرو بن یحیی بن عمارة بن أبی حسن حدثتنی مریم بنت أیاس بن البکیر عن بعض أزواج النبی ﷺ قالت : دخل علیّ النبی ﷺ وبین أصبعین من أصابعه بثرة ، فقال : "**هل من ذریرة**" فأتیت بها فوضعها علیه ، وقال:

"**اللهم مکبّر الصغیر ومطفئ الکبیر الطفئها عنّی**" فطفئت۔

(ترجمہ) حضرت مریم بنت ایاس بن بکیر حضور ﷺ کی ایک بیوی سے نقل کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ آپ کی دوانگلیوں کے درمیان میں پھنسی نکلی ہوئی تھی پھر فرمایا کیا کچھ خوشبو ہے تو میں آپ کے پاس خوشبولائی تو آپ نے اس کو اس پھنسی پر رکھا پھر فرمایا:

اَللّٰھُمَّ مکبِّرَ الصَّغِیْرِ وَمُطْفِئَ الکَبِیْرِ اَطْفِئْھَا عَنِّی.

(ترجمہ) اے اللہ چھوٹے کو بڑا کرنے والے اور بڑے کو بجھا دینے والا اس کو مجھ سے بجھا دیجئے۔

تو وہ بجھ گئی۔

بیماری دور کرنے کی ایک عمدہ دعا

۱۵۳- حدثنا ابوبکر الصیرفی ، حدثنا ابو غسان عباءة قال:

---

(۱۵۲)ورواه أحمد فی "مسنده" (۵/ ۳۷۰) عن روح ؛ وابن السنی فی "عمل الیوم واللیلة" (رقم ٦٣٦) من طریق ابی عاصم : کلاهما عن ابن جریج عن عمرو بن یحیی بن عمارة عن مریم.

(۱۵۳)والاثر أخرجه المولف فی "کتاب الشکر" (رقم (۸۷) بهذا الاسناد.

ورواه البیهقی فی "شعب الایمان" (الباب - ۷۰) بروایة المولف.

حممت بنيسابور فاطبقت عليّ الحُمّى ، فدعوتُ بهذا الدُعاء : اللّهم كلّما أنعمت عليّ نعمة قلّ عندها شكرى ، و كلّما ابتليتنى ببلية قلّ عندها صبرى، فيامن قَلّ شكرى عند نعمته فلم يُخذلنى ، ويا من قلّ عند بلائه صبرى فلم يعا قبنى ، ويامن رآنى على المعاصى فلم يفضحنى ، اكشف ضرى [قال] (٢١) ذهب عني۔

(ترجمہ) حضرت ابوغسان عبادہ فرماتے ہیں کہ نیشا پور میں مجھے بخار آیا اور مجھے لپٹ گیا تو میں نے یہ دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ كُلَّمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ نِعْمَةً قَلَّ عِنْدَهَا شُكْرِىْ وَكُلَّمَا ابْتَلَيْتَنِي بِبَلِيَّةٍ قَلَّ عِنْدَهَا صَبْرِىْ فَيَامَنْ قَلَّ شُكْرِىْ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ فَلَمْ يَخْذُلْنِي وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلَائِهٖ صَبْرِى فَلَمْ يُعَاقِبْنِى وَيَا مَنْ رَاٰنِي عَلَى الْمَعَاصِي فَلَمْ يُفْضِحْنِىْ اِكْشِفْ ضُرِّىْ.

(ترجمہ) اے اللہ جب بھی آپ نے مجھ پر کوئی نعمت عطا فرمائی ہے تو اس کے حاصل کرنے پر میرا شکر کم رہا اور جب بھی کسی مصیبت میں آپ نے مجھے مبتلا کیا تو اس وقت بھی میرا صبر کم رہا اے وہ ذات جس کی نعمت کے سامنے میرا شکر کم رہا پھر بھی اس نے مجھے رسوانہ کیا اور اے وہ ذات جس کی مصیبت کے وقت میرا صبر کم رہا پھر بھی اس نے مجھے سزا نہیں دی اور اے وہ ذات جس نے مجھے گناہوں پر دیکھا پھر مجھے رسوانہ کیا میری تکلیف کو دور کر دے۔

تو وہ تکلیف مجھ سے دور ہوگئی۔

درد کو دور کرنے کی دعا

١٥٤ - حدثنا رُحَيم المعولى ، حدثنا عبدالقاهر بن شعيب بن

الحباب، حدثنا شعبة، عن حميد، عن أنس أن رسول الله ﷺ دخل على رجل يعوده كأنه يتوجع فقال رسول الله ﷺ:

" ألا تقولوا: رَبَّنا آتِنا في الدُّنيا حَسَنَةً وَ فِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذَابَ النَّارِ " . (٢٢)

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس عیادت کے لئے گئے گویا کہ اس کو درد کی وجہ سے تکلیف تھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم یہ نہیں کہتے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(ترجمہ) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خیر عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

---

(١٥٤) والحديث أخرجه مسلم في الذكر والدعاء (٢٠٦٨/٣ رقم ٢٣): وأحمد في " مسنده " (١٠٧/٣) كلاهما من طريق محمد بن أبي عدى، والترمذى في الدعوات (٥٢١/٥ رقم ٣٤٨٧) من طريق سهل بن يوسف، والبخارى في " الأدب المفرد " (رقم ٧٢٨) من طريق زهير: والنسائي في " عمل اليوم الليلة " (رقم ١٠٥٣) من طريق خالد بن الحارث؛ وابن السنى في " عمل اليوم الليلة " (رقم ٥٥٥) من طريق المعتمر بن سليمان: وابن ابى شيبة في " مصنفه " (٢٦١/١٠) من طريق عبيدة؛ والطبرانى في " كتاب الدعاء " (١٧٠٤/٣ رقم ٢٠١٨) من طريق أيوب: وابو يعلى في " مسنده " (٤٠٤/٦ رقم ١٠٠٤) من طريق خالد: كلهم عن حميد به- بسايق أتم منه.

وذكره السيوطى في " الدرالمنثور " (٥٥٩/١) وقال: رواه ابن أبى شيبة وأحمد و عبد ابن حميد والبخارى ومسلم والترمذى والنسائى وابو يعلى وابن حبان وابن ابى حاتم والبيهقى في " الشعب ".

درد کو دور کرنے کے کلمات

۱۵۵ - حدثنا أبو عبيدة بن عبدالصمد ، حدثني أبي ، حدثنا أبو مطر محمد بن سالم ، حدثنا ثابت قال ، [لي يا] محمد!

" إذا اشتكيت فضَعْ يدك حيث تشتكي ، ثمّ قل :
بسم الله أعوذ بعزة الله وقدرته من شرّما أجد من وجعي هذا ، ثم ارفع يديك ، ثم أعد ذلك وتراً ".

فإن أنس بن مالك حدثني أن رسول الله ﷺ حدّثه بذلك۔

(ترجمہ) حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ مجھے فرمایا اے محمد جب تجھے کوئی تکلیف ہوتو اپنا ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھ پھر یہ کہہ:

بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شرما اجد من وجعي هذا.

(ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ میں اللہ کی عزت کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کے شر کے ساتھ جو میں اپنے اس درد میں پاتا ہوں۔

اس کے بعد اپنا ہاتھ اٹھالے اور یہی دعا طاق مرتبہ کر (اسی طریقے سے)

---

(۱۵۵) والحديث أخرجه الترمذي في الدعوات (۵۷۴/۵ رقم ۳۵۸۸) عن عبدالوارث بن عبد الصمد عن أبيه عن محمد بن سالم عن ثابت البناني قال ، قال لي يا محمد ..... وقال أبو عيسى : هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ، و محمد بن سالم. هذا شيخ بصري.

ورواه الحاكم في " المستدرك " (۲۱۹/۴) من طريق عبدالوارث به.

وقال : هذا حديث صحيح الاسناد ، وأقره الذهبي.

وأخرجه الطبراني في " كتاب الدعاء " (۱۳۳۲/۳ رقم ۱۱۲۷) من طريق محمد بن عيسى الطباع عن محمد بن سالم البصري به.

کیونکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے یہ بات ایسے ہی بیان فرمائی تھی۔

اس دعا سے بیمار جہنم سے آزاد ہو جائے گا

١٥٦ - حدثني ابو نصر التمار ، حدثني عامر بن يساف ، عن يحيى عن الحسن عن أبي هريرة ، قال ، قال رسول الله ﷺ:

" يا أباهريرة ! أفلا أخبرك بأمر هو حق من تكلّم به في أول مضجعه من مرضه نجّاه الله به من النار " قال، قلت: بلى بأبي وأمّي ، قال : فاعلم أنك إذا أصبحت لم تُمسِ، وإذا أمسيت لم تصبح ، فانك إذا قلت ذلك في أول مضجعك من مرضك نجاك الله من النّار ، تقول : لا اله إلّا الله يحيي ويميت وهو حيّ لا يموت سبحان ربّ العباد والبلاد ، والحمد لله كثيراً طيباً مباركاً فيه على كل حال ، الله أكبر كبيراً كبرياء ربنا وجلاله وقدرته بكل مكان ، أللهم ان أنت أمرضتني لتقبض روحي في مرضي هذا ، فاجعل روحي في أرواح من سبقت له منّا الحسنى وباعدني من النّار كما بدعاتَ أولئك الّذين سبقت لهم منّا الحُسنىٰ ، قال : فإن متّع في مرضك ذلك فإلى رضوان الله والجنة وان كنت قد اقترفت ذنوباً تاب الله عليك ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ علیہ السلام نے

---

(١٥٦) والحديث أخرجه ابن السنى فى " عمل اليوم والليلة " (رقم ٥٥٠) عن محمد بن مؤمّنى عن عامر بن يساف به.

واورده الغزالى فى " احياء العلوم " (٢/٢٠٩) ، وقال العراقى فى تخريجه : رواه ابن ابى الدنيا فى " الدعاء " و " المرض والكفارات ".

وهو مضى برقم (١٤٤).

ارشاد فرمایا:
(ترجمہ) اے ابوہریرہؓ! کیا میں تجھے ایسی بات کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو سچ ہے جو شخص اس کو اپنی بیماری شروع دیکھنے کے وقت پڑھے گا اللہ اس کو اس کے پڑھنے کی وجہ سے جہنم سے آزاد فرمادیں گے میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں فرمایا سیکھ لو جب تم صبح کرو تو شام نہ ہونے دو اور شام کرو تو صبح نہ ہونے دو (یعنی ناغہ کیے بغیر صبح کے وقت صبح کو اور شام کے وقت شام کو) جب تم یہ کہو گے اپنی بیماری میں پہلی مرتبہ لیٹتے وقت تو اللہ تمہیں جہنم سے آزادی عطا فرمائیں گے تم یہ کہنا:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعِبَادِ وَرَبِّ الْبِلَادِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا کِبْرِیَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ، اَللّٰھُمَّ اِنْ اَنْتَ اَمْرَضْتَنِیْ لِتَقْبِضَ رُوْحِیْ فِیْ مَرَضِیْ ھٰذَا، فَاجْعَلْ رُوْحِیْ فِیْ اَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَہٗ مِنَّا الْحُسْنٰی وَبَاعِدْنِیْ مِنَ النَّارِ کَمَا بَاعَدْتَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی.

(ترجمہ) کوئی معبود نہیں مگر اللہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور زندہ ہے اس پر موت نہیں آئے گی، پاک ہے رب بندوں کا اور شہروں کا، اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو بہت مبارک ہے ہر حالت میں، بہت بڑا ہے کبریائی والا ہے، اسی کا جلال ہے اسی کی قدرت ہے ہر جگہ پر، اے اللہ اگر تو نے مجھے اس لئے بیمار کیا ہے کہ تو میری روح کو قبض کرے تو میری روح کو ان ارواح میں منتقل فرما جن کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ان کے لئے ہماری طرف سے فیصلہ ہو گیا مجھے جہنم سے دور فرما

جس طرح سے تو نے ان لوگوں کو دور کیا جن کے بارے میں تو نے فرمایا کہ ہماری طرف سے نیکی کا کلمہ سبقت کر گیا ہے۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا تم اگر اس بیماری میں مر جاؤ گے تو جنت اور اللہ کی رضا کی طرف منتقل ہو جاؤ گے اور اگر تم نے کوئی گناہ کیے ہوں گے تو اس کو معاف کر دیں گے۔

بخار جہنم سے مؤمن کا حصہ ہے

۱۵۷ - حدثنی الحسن بن بحر ابو عبد اللہ الأهوازی، حدثنا علی بن بحر بن بری ، حدثنا الفضل بن حماد الأزدی ، عن عبد اللہ بن عمران ، عن مالك بن دينار ، عن معبد الجهنی ، عن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ ﷺ:

" الحُمّی حظُّ المؤمن من النّار یوم القیامة ".

(ترجمہ) حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار قیامت کے دن جہنم سے مؤمن کا حصہ ہے۔

(فائدہ) یعنی اگر کسی کو دنیا میں بخار آیا ہے تو قیامت کے دن یہی جہنم سے اس کا حصہ ہوگا۔

---

(۱۵۷)والحدیث رواه العقیلی فی " الضعفاء الکبیر " (۴۲۸/۳) عن علی ابن بحر القطان به. وقال شیخنا العلامة الألبانی : سناده غیر محفوظ ، والمتن معروف بغیر هذا الاسناد.

راجع " سلسلة الأحادیث الصحیحة ۱۸۲۱ ".

قلت : هذا الحدیث یروی من غیر هذا الوجه باسناد أصلح من هذا ، کحدیث أبی أمامة (رقم ۴۶) وأبی ریحانة رقم (۲۱) ورافع بن خدیج رقم (۱۱۸) وغیرهم.

عیادت کا بہترین طریقہ

١٥٨ - حدثنی أیوب بن الولید الضریر ، حدثنا زید بن الحباب ، أخبرنا عکرمة بن عمار ، حدثنا هود بن عطاء الیمانی ، سمعت طاوساً یقول : أفضل العیادة ماخف منها۔

(ترجمہ) حضرت عطاء الیمانی فرماتے ہیں میں نے حضرت طاووسؒ سے یہ فرماتے ہوئے سنا بہترین عیادت یہ ہے جو ہلکی پھلکی ہو۔

(فائدہ) یعنی آدمی تھوڑی دیر بیٹھے اور مریض سے مختصر خوشی کی اور حوصلہ افزاء بات کر کے اٹھ جائے۔

بیمار کیلئے دعا کا طریقہ

١٥٩ - حدثنا إسماعیل بن أبی الحارث ، حدثنا أبو النضر ، حدثنا شعبة ، عن یزید بن خمیر ، سمعتُ أبا زبید قال: دخلتُ علی أبی أیوب أنا ونوف البکالی ورجل من بنی عامر و رجل آخر لنعوده ، فقلنا: اللهمّ عافه واشفه ، فقال : قولوا اللهم إن کان أجله عاجلاً فاغفر له وارحمه ، وإن کان آجلًا فعافه واشفه۔

(ترجمہ) حضرت ابوزبید فرماتے ہیں کہ میں اور نوف البکالی اور قبیلہ بنی عامر کا ایک شخص اور ایک شخص حضرت ابوایوب کے پاس ان کی عیادت کے لئے گئے تو ہم نے کہا:

اَللّٰھُمَّ عَافِهِ وَاشْفِهٖ.

(ترجمہ) اے اللہ ان کو عافیت دے اور شفاء عطا فرما۔

حضرت ابوایوب نے فرمایا یوں کہو:

---

(١٥٨)والحدیث مضی برقم (٦٢) فراجع تخریجه هناك.

(١٥٩)یاتی هذا الأثر (رقم ١٩٩) وهنا أقوم بتخریجه ان شاء اللّٰه.

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ أَجَلُهٗ عَاجِلًا فَاغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاِنْ كَانَ اٰجِلًا فَعَافِهٖ وَاشْفِهٖ.

(ترجمہ) اے اللہ اگر ان کی وفات جلد آنے والی ہے تو ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما اور اگر دیر سے آنے والی ہے تو ان کو عافیت دے اور شفا عطا فرما۔

بیمار کیلئے اس کا نیک عمل لکھتے رہو

۱۶۰ - حدثنی اسماعیل بن ابی الحارث ، حدثنا حسن الأشیب، عن حماد بن سلمة ، عن سنان بن ربیعة ، عن انس بن مالك ان رسول اللّٰه ﷺ قال:

" إذا ابتلى الله العبد المسلم ببلاء في جسده قال الله للملك : اكتب له صالح عمله الّذى كان يعمل ، فإن شفاه غسله وطهّره ، وان قبضه غفرله ورحمه ".

(ترجمہ) حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱۶۰) والحديث أخرجه أحمد فى " مسنده " (۱٤۸/۳ ، ۲٥۸) ؛ وابن ابى شيبة فى " المصنف " (۲۳۳/۳) ؛ والبغوى فى " شرح السنّة " (۲٤۱/٥ رقم ۱٤۲۹) ؛ والبيهقى فى " شعب الإيمان " (الباب - ۷۱- مخطوط) من طريق عفان ؛ وأبو يعلى فى " مسنده " (۲۳۲/۷ رقم ٤۲۳۳) عن ابراهيم بن الحجاج السامى ؛ و (رقم ٤۲۳٥) عن عبدالأعلى بن حماد النرسى : كلهم عن حماد بن سلمة به.

كما رواه أحمد فى " مسنده " (۱٤۸/۳، ۲۳۸) عن الحسن عن حماد به.

وذكره الهيثمى فى " مجمع الزوائد " (۳۰٤/۲) وقال : رواه أبو يعلى وأحمد ورجاله ثقات.

(ترجمہ) جب اللہ مسلمان بندے کو اس کے جسم میں کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتے ہیں اس کے لئے اس کا وہ نیک عمل لکھتے رہو جو وہ کرتا تھا اگر اللہ نے اس کو شفاء دیدی تو اس کو گناہ سے دھو دے گا اور اس کو طہارت دے گا اور اگر اس کو اپنے پاس بلا لیا تو اس کو بخش دے گا اور اس پر رحمت فرمائے گا۔

بدنی تکلیف گناہوں کا کفارہ ہے

١٦١ - وحدثني اسماعيل، حدثنا زكريا بن عدى، عن القاسم بن مالك المزنى، عن طلحة بن يحيى، عن أبي بردة قال: كنت عند معاوية وطبيب يعالج قرحة في ظهره فهو يتضور فقلت له: لو بعض شبابنا فعل هذا لعتبنا عليه، فقال: ما يسرّني اني لا أجده سمعت رسول الله ﷺ يقول:

" ما من مسلم يصيبه أذىً في جسده إلّا كان كفّارة لخطاياه ".

(ترجمہ) حضرت ابو بردہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت معاویہؓ کے پاس تھا اور ایک طبیب حضرت معاویہؓ کی پشت پر نکلے ہوئے پھوڑے کا علاج کر رہا تھا

---

(١٦١) والحديث أخرجه أحمد في " مسنده " (٩٨/٤)؛ وابن أبي شيبة في " مصنفه " (٢٣٠/٣) والحاكم في " المستدرك " (٣٤٧/١) والبيهقي في " شعب الايمان " (الباب - ٧٠ - مخطوط) من طريق يعلى بن عبيد؛ والطبراني في " المعجم الكبير " (٣٥٩/١٩ رقم ٨٤٢) من طريق يونس بن بكير: كلاهما عن طلحة بن يحيى به.

كما رواه الطبراني في " الكبير " (٣٥٩/١٩ رقم ٧٤١) من طريق عاصم بن كليب عن أبي بردة به.

وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " (٣٠١/٢) وقال: رواه الطبراني في " الكبير " و " الأوسط " وفيه قصة وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح.

صححه الحاكم وأقره الذهبي.

اور وہ درد سے پیچ وتاب کھا رہے تھے میں نے ان سے کہا اگر ہمارے کسی جوان کی یہ حالت ہوتی تو ہم اس کو ڈانٹتے تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں آتی سوائے اس کے کہ میں نہیں پاتا میں نے سنا تھا جناب نبی کریم ﷺ سے آپ نے فرمایا تھا:

(ترجمہ) جس مسلمان کو بھی اس کے جسم میں کوئی تکلیف پہنچے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

بیماری میں اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو

١٦٢ - حدثنی ابراهیم بن راشد، حدثنی محمد بن الحجاج، حدثنا خوات بن صالح بن خوات بن جبیر عن أبیه عن جدّه قال: مرضت فأتیت رسول الله ﷺ فقال: "**صح جسمک یا خوات**" قلت: وجسبك یا رسول الله! **قال فوالله بما عدته**" قلتُ: یا رسول الله! ما وعدتُ الله شیئا؟ قال: "**بلی، ما من مریض یمرض إلا وهو یحدث نفسه بخیر فف لله بما وعدته**".

(ترجمہ) حضرت خوات بن صالح بن خوات بن جبیر اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں بیمار ہوا تو جناب نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اے خوات تمہارا جسم درست رہے تو میں نے عرض کیا آپ کا جسم بھی یا رسول اللہ! تو آپ نے فرمایا:

اس وعدہ کو وفا کرو جس کا تم نے اللہ سے وعدہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اللہ سے کسی چیز کا وعدہ کیا ہے تو فرمایا کیوں نہیں جو آدمی بیمار

---

(١٦٢) والحدیث أورده الذهبی فی "المیزان" (٥٠٩/٣) بکامله فی ترجمة محمد بن الحجاج و عدّه من عجائبه.

ذکره الدیلمی فی "مسند الفردوس" (٣٨٥/٥ رقم ٨٥٠٣) بشطر الأخیر فقط.

ہوتا ہے تو وہ اپنے دل میں کوئی خیر کی بات کہتا ہے اور تم اللہ کے لئے جس کا تم نے اس سے وعدہ کیا ہے پورا کرو۔

(فائدہ) یہ روایت علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال ج ۳ ص ۵۰۹ میں لکھی ہے جس کے آخری الفاظ یوں ہیں فرمایا:

کیوں نہیں؟ جو مریض بھی بیمار ہوتا ہے تو وہ اپنے دل میں اللہ کے لئے کوئی بات کہتا ہے کہ جب اللہ اس کو عافیت دے دے گا تو وہ یہ خیر کا کام کرے گا یا فلاں شر سے بچ جائے گا پس تم اللہ کے لئے اس وعدے کو پورا کرو جس کا تم نے وعدہ کیا ہے۔

حضرت عروہ کا تکلیف پر صبر

۱۶۳ - حدثني علي بن الحسن، عن أبي عروبة الزبيري قال: قال عروة: يوم قطعت رجله والدخان حائل بينه وبين الوليد والوليد يطلب له ويسأله ان يشرب شيئا يذهب عقله، قال: ما كنت لأشرب شيئا يحول بيني وبين ذكر ربّي عزّوجل، فقال له الوليد: بلى بابي أنت وأمّي يا أبا عبد الله! فوا الله ما جمعتهم لأحد قط غيرك، فأبى عليه فقطعت رجله بمنشار صحمي فكان قطعا وحسما.

(ترجمہ) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جس دن ان کا پاؤں کاٹا گیا اور آپ کے اور ولید بن عبدالملک کے درمیان دھواں حائل ہو گیا تھا اور ولید آپ کے لئے شفاء کا طلب گار تھا اور آپ کے لئے ایسی دوا معلوم کر رہا تھا جس سے آپ کو نشہ آ جائے تو آپ نے فرمایا میں ایسی کوئی چیز نہیں پیوں گا جو میرے اور اللہ عزوجل کے ذکر کے درمیان حائل ہو جائے تو آپ سے ولید نے کہا کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے عبداللہ میں نے آپ کے سوا کسی کے لئے بھی اتنے اطباء کو نہیں بلایا لیکن پھر بھی حضرت عروہ نے انکار کیا (نشے کی چیز پینے

سے) چنانچہ آپ کے پاؤں کوخشک آری سے کاٹا گیا اور یہ کاٹنا بھی کافی دیر رہا اس کو بجھانا بھی (یعنی داغنا بھی)۔

١٦٤- حدثنا العباس بن هشام بن محمد، عن أبيه، حدثني أبو مسكين وأبو المقوم أن عروة قيل له: نسقيك دواءً ونقطعها فلا تجد لها ألماً فقال: والله ما يُسرُّني أن هذا الحائط وقاني ألمها۔

(ترجمہ) حضرت ابومسکین اور ابوالمقوم فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ سے کہا گیا کہ ہم آپ کوایک دوا پلائیں گے اور آپ کی پنڈلی کوکاٹ دیں گے آپ کو اس سے درد نہیں ہوگا فرمایا خدا کی قسم مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ دیوار بھی مجھے اس کاٹنے کے درد سے محفوظ کرلے۔

١٦٥ الف- حدثنا قال أبو بكر، وفي غير حديث العباس وما أحبّ أن يسقط منّي عضو لا أعرِف ما حسبت ألمه فاحتسبه على الله قال، فقولوا له: يقطعها بسيفٍ فهو أهون قال: فجزّ موضعها بسكين حتى إذا وصل إلى العظم نشرها بمنشار، فقطعت، ووقع ابنه محمد تلك الليلة من روزنة على دواب فقتلته فأتاه آتٍ يزهده في الدنيا ويرغبه في الاخرة وذكر له الموت فظنّ أنه يُعزّيه برجله، فذكر له ابنه محمد انه مات، فاسترجع۔ وقال:

وكنت إذا ما الدهر أحدث نكبة
اقول سوى مالم يصبني صميمي۔

(ترجمہ) الف:- حضرت ابوبکرؒ نے بیان کیا اور یہ عباس کی روایت کے علاوہ میں ہے کہ حضرت عروہ نے فرمایا تھا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرا کوئی عضو میرے جسم سے الگ ہو جس کو میں معلوم نہ کروں اور اس کا درد محسوس نہ ہو میں اس کو اللہ کی رضا کے لئے برداشت کروں گا تو اطباء نے کہا پھر اس کوتلوار کے وار سے کاٹ دیں تو یہ زیادہ آسان ہے فرمایا تم چھری سے اس جگہ کو کاٹو حتیٰ کہ جب ہڈی تک پہنچو تو اس کو آری سے کاٹ دینا چنانچہ اس کو کاٹا گیا اور آپ کے بیٹے محمد

کو بھی اسی رات جو کھڑکی سے جانوروں پر گر گیا تھا اور جانوروں نے روند کر مار دیا تھا اور ایک آنے والا آپ کے پاس آیا اور وہ دنیا سے بے رغبتی کی آپ کو ترغیب دینے لگا اور آخرت کی طرف متوجہ کرنے لگا اور آپ کے لئے مرنے کا ذکر کیا تو حضرت عروہ نے سمجھا کہ وہ آپ کو آپ کے پاؤں کی وجہ سے تعزیت کر رہا ہے لیکن جب اس نے آپ کے بیٹے محمد کا نام لیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے تو آپ نے کہا إنّا لله وإنّا اليه راجعون اور پھر فرمایا ؎

وَكُنتُ إذَا مَا الدَّهرُ أحدَثَ نِكْبَةً

اَقُولُ سِوىٰ مَالَم يُصِبنِي صَمِيمِي

(ترجمہ) میری یہ حالت تھی جب بھی زمانے نے کوئی مشکل پیدا کی میں نے کہا جو مصیبت مجھے نہیں پہنچی اس میں راحت ہے

۱٦٥ ب -قال الزبير بن بكار فيما أجازلنا جدّى عبدالرحمن بن عبد الله الزهرى أن عروة بن الزبير تخلف يوماً عن الدخول على الوليد بن عبدالملك فأمر ابنه محمداً بالدخول عليه و كان حسن الوجه فدخل عليه وله عديد مال فى ثياب وشى وهو يضرب بيده ، فقال الوليد: هذا والله التغطرف هذا يكون فساد فعابه فقام من اليوم متوسنا فوقع فلم يزل يطأه حتّى مات۔

(ترجمہ) ب:-حضرت زبیر بن بکار فرماتے ہیں ان روایات میں جن کی ہمارے دادا عبدالرحمٰن بن عبداللہ الزہری نے اجازت دی کہ حضرت عروہ بن زبیر ایک دن ولید بن عبدالملک کے پاس آنے میں دیر کر گئے اپنے بیٹے محمد کو فرمایا کہ تم ولید کے پاس چلے جاؤ یہ نہایت حسین چہرے والا تھا اور محمد پر قسم قسم کے نقش و نگار کے کپڑے تھے اور وہ اپنے ہاتھ سے کپڑوں کو اِدھر اُدھر کر رہا تھا تو ولید نے کہا خدا کی قسم یہ متکبرانہ چال ہے یہ فساد کی جڑ ہے اور اس پر عیب لگایا تو حضرت

محمد اسی وقت کھڑے ہو گئے غنودگی سے اور گر گئے حتیٰ کہ جانور آپ کو روندتے رہے اور آپ کی وفات ہوگئی۔

تعزیت کے اچھے کلمات

۱۶۶ الف- قال الزبير حدثني مصعب بن عبد الله عمي قال: وكان محمد بن أحسن النّاس وجهاً وكان عروة يحبّه حبّا شديدا فلمّا قتلته الدّواب كره اصحابه وغلمانه أن يخبروه خبره فذهبوا إلى الماجشون فأخبروه فجاء من ليلته فاستأذن على عروة فوجده يصلي فأذن له في مصلّاه فقال له :هذا الساعة ؟ قال : نعم ، يا أبا عبد الله ، طالِ عليّ الثواء وذكر الموت ورهدت في كثير مما كنتُ أطلب وخطر ببالي ذكرُ من مضى من القرون قبلي ، فجعل الماجشون يذكر من مضى ويزهده في الدنيا حتّى أوجس عروة ، فقال : فيما تردى إليّ ان تقول قائما قام محمد من عندي انفا فمضى في قصته لم يذكر شيئاً ففطن عروة فقال : إنّا للّٰه وإنّا اليه راجعون۔ واحتسب محمدا عند الله فعزّاه الماجشون عليه وأخبره بموته۔

(ترجمہ) ب:- حضرت ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں کہ مجھے سلیمان بن ابی شیخ نے بیان کیا کہ مجھے مصعب نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ولید کے پاس گئے تو فرمایا کہ میں اس شہر میں داخل نہیں ہوں گا مگر میں وہاں تکلیف میں یا کسی نعمت پر حسد میں مبتلا کیا جاؤں گا پھر آپ وادیٔ عقیق میں محل کے پاس گئے اور وہاں ٹھہرے رہے اور آپ کے پاس کچھ لوگ بھی ٹھہرے جن میں عیسیٰ بن طلحہ بھی تھا تو حضرت عروہ ولید کے محل میں داخل ہوئے ان سے عیسیٰ بن طلحہ نے کہا نہ تو ہم آپ کے ہیں اور نہ آپ کی شان کے لائق ہیں ہم نے یہ مصیبت

---

(١٦٦)والأثر ذكره المزي في "تهذيب الكمال" (١٠٨٠/٢) في ترجمة۔ عيسى بن طلحة۔ بألفاظ متقاربة.

دیکھی ہے جس کی ہم آپ کو تعزیت کرتے ہیں پھر آپ نے اپنے گھٹنے سے کپڑا ہٹایا تو آپ سے عیسیٰ نے کہا خدا کی قسم ہم آپ کو پچھاڑ نا نہیں چاہتے بے شک اللہ تعالی نے آپ کی عقل کو بہت بڑا کیا ہے اور آپ کی زبان کو اور آپ کی سماعت کو اور آپ کی نگاہ کو اور آپ کے ہاتھوں کو اور آپ کے پاؤں میں سے ایک پاؤں کو باقی رکھا ہے تو آپ نے فرمایا اے عیسیٰ کسی نے بھی مجھے ایسی تعزیت نہیں کی جیسی تو نے مجھ سے تعزیت کی ہے۔

١٦٦ ب - حدثني سليمان بن أبي الشيخ ، حدثني مصعب ، قال : لمّا قدم عروة من عند الوليد ، قال : لا أُدخل المدينة إنما أنا بها بين شامت بنكبة أو حاسد بنعمة فمضى إلى قصره بالعقيق فأقام هناك وصحبه قوم فيهم عيسى بن طلحة ، فلمّا دخل قصره ، قال له عيسى بن طلحة : لا إنّا لك ولا إنّا لشأنيك أرنا هذه المصيبة التي نعزّيك عنها فكشف له عن ركبته ، فقال له عيسى : إنا والله ما كنّا نعُدّك للصراع قد أبقى الله أكبر عقلك ولسانك وسمعك وبصرك ويديك وإحدى رجليك ، فقال له : يا عيسى ! ما عزّاني أحدٌ بمثل ما عزّيتني۔

حضرت عروہ کے کلمات شکر

١٦٧ - حدثنا اسحاق بن اسماعيل ، حدثنا سفيان سمعت هشام بن عروة ، وحدثتُ عنه عن أبيه ، قال قال عروة:

﴿لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَباً﴾ (٢٢)

وقال : وايمك لئن كنت ابتليت لقد عافت ولئن كنت أخذت لقد أبقيت۔

(ترجمہ) حضرت عروہ فرماتے ہیں:

---

(١٦٧) والأثر مضى قد استوفينا تخريجه برقم (١٣٩) وراجعه.

لَقَد لَقِينا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبا.

(ترجمہ) بے شک ہم نے اس سفر میں بڑی تکلیف پائی ہے۔

پھر فرمایا (اے اللہ) آپ کی قسم اگر آپ نے مجھے آزمائش میں ڈالا ہے تو عافیت بھی دی ہے اگر آپ نے مجھ سے لیا ہے تو باقی بھی چھوڑا ہے (یعنی مصیبت میں مبتلا کیا تو پھر صحت بھی دیدی اور ایک پاؤں اگر لے لیا تو باقی تین باقی رکھے)۔

پاؤں کٹنے پر صبر کی دعا

١٦٨ - حدثنا أحمد بن حاتم الطويل، عن أبي معاوية، عن هشام، عن أبيه قال: لما قطعت رجله، قال: اللهم إن كنت ابتليت لقد عافيت وإن كنت أخذت لقد أبقيت، أخذت واحداً وتركت ثلاثاً۔

(ترجمہ) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کا پیر کاٹ دیا گیا تو آپ نے یہ دعا فرمائی تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنتَ اِبتَلَيتَ لَقَدْ عَافَيتَ وَاِنْ كُنتَ أَخَذْتَ لَقَدْ أَبْقَيتَ أَخَذْتَ وَاحِدًا وَتَرَكْتَ ثَلاثًا.

(ترجمہ) اے اللہ اگر آپ نے مجھے مصیبت میں مبتلا کیا تو عافیت بھی عطا فرمائی اور اگر آپ نے لیا تو باقی بھی چھوڑا، آپ نے ایک لے لیا اور تین چھوڑ دیئے۔

(فائدہ) یعنی ایک پاؤں لے لیا اور ایک پاؤں اور دو ہاتھ چھوڑ دیئے۔

کٹے ہوئے پاؤں پر مسح

١٦٩ - حدثنا عبدالرحمن بن بشر بن الحكم النيسابوري، حدثنا

---

(١٢٨) والأثر مضى آنفا فراجعه.

(١٦٩) لم أجد هذا الأثر غير المولف.

عبد الله بن معاوية الزبيری، قال : سألت هشام بن عروة ، كيف كان أبوك يصنع برجله التی قطعت إذا توضأ ؟ قال: يمسح عليها۔

(ترجمہ) حضرت ہشام بن عروہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے والد نے اپنے اس پاؤں کے متعلق جس کو کاٹ دیا گیا تھا جب وضو کرتے تھے تو اس پر کیا کرتے تھے تو فرمایا کہ اس پر مسح کرتے تھے۔

(فائدہ) آپ کا پاؤں تو پنڈلی سمیت کاٹا گیا تھا شاید اس کٹی ہوئی جگہ پر مسح کرتے ہوں لیکن مسح کی جگہ تو نہیں تھی بس احتیاط یا حصول ثواب کے لئے ایسا کرتے ہوں گے۔

حضرت عروہ کا صبر

۱۷۰ - حدثنا عبدالرحمن ، حدثنا عبدالرزاق ، أخبرنا معمر، عن الزهری أن عروة بن الزبير قال : لما وقعت الآكلةُ فی رجله بعث به الوليد الأطباء ، فقالوا : نقطع رجله ، فقُطعت فما تضوّر وجهه يومئذٍ۔

(ترجمہ) حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا جب ان کے پاؤں میں پھوڑا نکلا تھا اور ولید نے آپ کے پاس اطباء بھیجے تھے اور انہوں نے کہا کہ ہم اس پاؤں کو کاٹیں گے تو آپ کے پاؤں کو کاٹا گیا لیکن اس دن آپ کے چہرے پر کوئی پیچ و تاب نہ آئے۔

۱۷۱ - حدثنی محمد بن عباد بن موسى، حدثنا الحارث بن مرة الحنفی ، حدثنا جُوَيْرِيَّةُ بن أسماء ، قال : لما وقعت الآكلة فی رجل عروة ابن الزبير قيل له : نقطعها، قال: بأیّ شيء ؟ قيل : بالسيف أوجى وربّما أخطأ والمنشار أسلم ، قال: فقطعها بالمنشار۔

---

(۱۷۰)والأثر أخرجه أبو نعيم فی " حلية الأولياء " (۱۷۹/۲) من طريق عبدالملك بن زنجويه عن عبدالرزاق به.

وذكره الذهبی فی " سير اعلام النبلاء " (٤۲۹/٤) عن معمر به.

(ترجمہ) حضرت جویریہ بن اسماءؓ فرماتی ہیں کہ جب حضرت عروہ بن زبیر کے پاؤں میں پھوڑا نکلا تو ان سے کہا گیا کہ ہم اس کو کاٹ دیں گے فرمایا کس چیز سے؟ کہا گیا تلوار سے کاٹنا تو بے کار ہے اور کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے اور آری سے کاٹنا زیادہ محفوظ طریقہ ہے چنانچہ آپ کے پاؤں کو آری سے کاٹ دیا گیا تھا۔

۱۷۲ - حدثنا محمد بن الحسين، حدثناشعيب بن محرز، حدثنا أبو معشر قال : لما قطعت رجل عروة قيل له : لو سقيناك شيئا حتى لا تشعر بالوجع ، قال : نما ابتلاني ليرى صبرى أفأ عارض أمره بدفع ؟

(ترجمہ) حضرت عروہ کے پاؤں کو جب کاٹا گیا تو ان سے کہا گیا کہ ہم آپ کو کوئی ایسی چیز پلا دیں جس سے آپ کو درد کا احساس نہ ہو فرمایا اللہ نے مجھے اس لئے مصیبت میں مبتلا کیا ہے کہ میرے صبر کو دیکھے تو میں اس کے حکم کا کس چیز کے ذریعے دفاع کروں۔

مریض کیلئے تین یا سات مرتبہ اس دعا سے شفاء

۱۷۳ - حدثنا اسماعيل بن ابراهيم بن بسّام ، حدثنا حبّان بن على ، عن حجاج بن أرطاة ، عن عبد اللّٰه بن الحارث ، عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ:

" ما جلس رجل إلى مريض لم يُقْضَ أجله ، فقال : أسأل الله العظيم ربَّ العرش العظيم أن يشفيه ثلاث مرّات أو سبع مرّات الا شفى ".

---

(۱۷۲) لم أجد هذا الأثر من ذكره غير المؤلف.

(۱۷۳) والحديث أخرجه الحاكم فى " المستدرك " (۳٤۳/۱) وابن أبى شيبة فى " المصنف " (۳۱٤/۱۰) كلاهما عن الحجاج بن أرطاة عن المنهال عن عبد الله بن الحارث به.=

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس بیٹھتا ہے جس کی ابھی موت نہیں آئی ہوتی اور وہ یوں دعا کرتا ہے:

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أن يَّشْفِيَهُ.

(فائدہ) اس دعا کا ترجمہ یہ ہے میں اللہ رب عرش عظیم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کو شفاء عطا فرمادے۔

تین مرتبہ یا سات مرتبہ تو اللہ تعالی اس کو شفاء عطا فرمادیں گے۔

١٧٤ – حدثنا عبدالمتعالی بن طالب، حدثنا ابن وهب، حدثني حُيَيّ، عن أبي عبدالرحمٰن الحبلي عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ:

"إذا جاء الرجل يعود مريضاً قال: اللهم اشف عبدك ينكألك عدوًا أو يمشي لك إلى صلاة".

=ورواه الطبراني في "كتاب الدعاء" (١٣٢١/٢ رقم ١١١٤) من طريق المنهال بن عمرو عن عبد الله بن الحارث به.

وأخرجه النسائي في "عمل اليوم والليلة" (رقم ١٠٤٨)؛ وابن السني في "عمل اليوم والليلة" (رقم ٥٤٥) كلاهما من طريق سعيد بن جبير عن ابن عباس.

(١٧٤) والحديث أخرجه أبو داود في الجنائز (٤٨٠/٣ رقم ٣١٠٧) من طريق يزيد بن خالد؛ والحاكم في "المستدرك" (٣٤٤/١ ٥٤٩) ، وابن السني في "عمل اليوم والليلة" (رقم ٥٤٨) من طريق هارون بن سعيد، وابن حبان (رقم ٧١٥ـ الموارد) من طريق حرملة بن يحيى والطبراني في "كتاب الدعا" (١٣٣٠/٣ رقم ١١٢٤) من طريق أحمد بن صالح: كلهم عن ابن وهب به.

ورواه أحمد في "مسنده" (١٧٢/٢) من طريق ابن لهيعة عن حيي به.

وصححه الشيخ أحمد محمد شاكر رحمه الله (المسند لأحمد محققة ٩/ ١٠٣ رقم ٦٦٠٠).

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کے لئے یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ يَنْكَأُلَکَ عُدُوًّا أو يَمشِیْ لَکَ إلٰی صَلَاةٍ.

(ترجمہ) اے اللہ اپنے اس بندے کو شفاء عطا فرمایہ تیرے دشمن کا خون بہائے گا اور تیری طرف نماز کے لئے جائے گا۔

(فائدہ) روایت میں یہاں قال کا لفظ ہے جبکہ مستدرک حاکم میں یہاں فلیقل کا لفظ ہے اور وہ زیادہ مناسب ہے اسی لئے ہم نے اس کے مطابق یہاں ترجمہ کیا ہے۔

کبھی موت کا نشانہ آئے گا تو خطا نہیں ہوگا

۱۷۵ الف- حدثني يحيى بن سليمان الجعفي ، حدثنا أبو بكر بن عياش ، ان ابن عباس كان اذا عاد الرجل......

(ترجمہ) حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب کسی آدمی کی عیادت فرماتے تھے:

....

۱۷۵ ب- .... الجارودی ، حدثنا علی بن بزیع ، حدثنا محمد بن مودود قال: كان الحسن يقول : انما أنتم بمنزلة الغرض يرمى كلّ يوم ليس من مرضه إلّا قد أصابتكم منه رمية ، عَقِلَ مَن عقِل و جهل من جهل ، حتى تجئ الرمية التى لا تخطئ۔

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے تم نشانے کے درجے میں ہو ہردن آدمی کو اس کی بیماری کا نشانہ لگایا جاتا ہے مگر تم میں سے کسی کو کبھی نشانہ لگ جاتا ہے جو آدمی سمجھنا چاہے تو وہ سمجھ سکتا ہے اور جو آدمی نہ سمجھنا چاہے وہ نہیں سمجھے گا ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب نشانہ پڑے گا تو خطا نہیں ہوگا۔

عیادت کا وقت کتنا ہے

۱۷٦ – حدثنی أیوب بن الولید الضریر ، حدثنا شعیب بن حرب ، حدثنا أبو عبد الله العنزی ، حدثنا اسماعیل بن القاسم ، عن أس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ:

" العیادة فواق ناقة ".

(ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیادت ذراسی دیر کے لئے ہوتی ہے۔

(فائدہ) حدیث میں " فواق ناقة " کا لفظ آیا ہے معنی یہ ہے کہ دودھ دوہنے والے کے ہاتھ سے تھنوں کو دبانے اور پھر ہاتھ کو کھولنے کے درمیان کا وقت فواق ناقة کا معنی ہے یعنی اتنی دیر آدمی آئے اور بیمار کو پوچھ کر چلا جائے یعنی زیادہ دیر نہیں بیٹھنا چاہئے ہاں اگر مریض کو اس کی باتوں سے انس ہوتا ہو اور اس کی خواہش ہو تو پھر جتنا دیر مناسب ہو اتنی دیر بیٹھے۔

---

(١٧٦)والحدیث أخرجه البیهقی فی " شعب الایمان " (الباب ـ ٧٠) بروایة المولف.

وذکره التبریزی فی " المشکاة " (٤٩٩/١ رقم ١٥٩٠)؛ وابن الأثیر فی " النهایة " (٤٧٩/٣).

واورده الغزالی فی " احیاء العلوم " (٢٠٩/٢) ، وعزاه العراقی فی تخریجه للمؤلف ، وقال فی اسناده جهالة.

درد اور بیماری کیوں آتی ہے؟

۱۷۷- حدثنا ابوبکر البصری قال ، قال معروف : انه لیبتلی عبده المؤمن بالأسقام والأوجاع فیشکو إلی اصحابه ، فیقول اللّٰه عزّوجل : وعزّتی وجلالی ما بلیتك بهذه الأوجاع إلّا لأغسلك من الذنوب فلا تشتکنی۔

(ترجمہ) حضرت معروف نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو بیماریوں اور دردوں میں مبتلا کرتا ہے پھر وہ اپنے دوستوں کے سامنے اس کی شکایت کرتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں مجھے میری عزت اور جلال کی قسم میں نے تجھے ان دردوں میں مبتلا نہیں کیا مگر اس لئے کہ میں تجھے گناہوں سے دھودوں پس تو میری شکایت نہ کر۔

بیماری کی حالت میں صحت کی حالت کے عمل سے بہتر عمل لکھا جاتا ہے

۱۷۸- حدثنا الحسین بن الحسن ، حدثنا السهمی ، حدثنا سنان یعنی ابن ربیعة ، عن ثابت البنانی ، عن عبید بن عمیر ، عن أنس ابن مالك قال قال رسول اللّٰه ﷺ:

" ما من مسلم یبتلی فی جسده ببلاء إلّا کتب اللّٰه له أفضل عمله الذی کان یعمل فی صحته فی مرضه ".

(ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جس آدمی کو اس کے جسم میں کوئی بیماری اور مصیبت ڈالی جاتی

---

(۱۷۸) والحدیث أرجه البیهقی فی " الشعب " (الشعبة ـ ۷۰) من طریق محمد بن الفرج الأرزق والطحاوی فی " مشکل الآثار " (۶۵/۳) من طریق علی بن معبد: کلاهما عن السهمی به.

ہے تو اللہ اس کے لئے اس کے عمل سے بھی افضل عمل لکھتے ہیں جو وہ اپنی بیماری سے پہلے صحت میں کرتا تھا۔

اجتماعی مصیبت بھی امت مسلمہ کیلئے خیر ہے

۱۷۹ - وحدثنا الحسين، حدثنا أبو وهب السهمى، حدثنا سنان، عن الحضرمى، عن أنس، عن رسول الله ﷺ قال:

" إذا أراد الله بقوم خيراً ابتلاهم ".

(ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو ان کو مصیبت میں ڈال دیتے ہیں۔

تکلیف درجات اخرویہ کو بلند کرتی ہے

۱۸۰ - حدثنا حميد بن زنجويه؛ حدثنا عبد الله بن يوسف، حدثنا الهيثم بن حميد، أخبرنى زيد بن واقد، عن القاسم، عن أبى سعيد الخدرى ان رسول الله ﷺ قال:

" صداع المؤمن أوشوكة يشتاكها، أو شيء يؤذيه

---

(۱۷۹) والحديث أخرجه البيهقى فى " الشعب " (الشعبة ۷۰) من طريق محمد بن الفرج الأرزق عن السهمى به.

وأبو يعلى فى " مسنده " (۲۲۳/۷) عن السهمى أبى وهب عن سليمان الحضرمى عن أنس.

ورواه الترمذى فى الزهد (۶۰۱/۴ رقم ۲۳۹۶)، وابن ماجة ى الفتن (۱۳۳۸/۲ رقم ۴۰۳۱) والبغوى فى " شرح السنّة " (۲۴۴/۵ رقم ۱۴۳۵) من طريق يزيد بن أبى حبيب عن سعد بن سنان عن أنس فى سياق طويل.

(۱۸۰) والحديث أخرجه البيهقى فى " شعب الايمان " (الباب - ۷۰) من طريق المؤلف. وأورده السيوطى فى " الدرالمنثور " (۷۰۰/۲) ونسبه للمؤلف والبيهقى.

وعزاه المنذرى فى " الترغيب والترهيب " (۲۹۷/۴) للمؤلف، وقال: رواته ثقات.

یرفعه الله بها یوم القیامة درجة ویکفّر بها عنه ذنوبه''.

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن کے سر کا درد یا کانٹا جو اس کو چبھتا ہے یا کوئی چیز جو اس کو اذیت دیتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں قیامت کے دن اس کا ایک درجہ بلند کر دیں گے اور اس کے ساتھ اس کے گناہوں کو مٹا دیں گے۔

داڑھ کے درد کے وقت حضرت حسن بصریؒ کا عمل

۱۸۱ - حدثنا المثنى بن معاذ، حدثنا یحیى بن سعید، عن ربیعة ابن کلثوم، قال: دخلنا علی الحسن وهو یشتکی ضرسه وهو یقول:

﴿مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ﴾.

(ترجمہ) حضرت ربیعہ بن کلثوم فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حسنؒ کے پاس حاضر ہوئے جبکہ آپ کو داڑھ کا درد تھا آپ یہ لفظ پڑھ رہے تھے:

مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن.

(ترجمہ) مجھے تکلیف پہنچی ہے اور آپ سب سے زیادہ مہربان ہیں۔

بیماری کی کسی کی طرف شکایت نہ کرنا

۱۸۲ - وحدثنی المثنى، حدثنا أبی، عن ابن عون قال: کان محمد إذا اشتکی لم یکن یشکو ذاك إلی أحد، قال: وربّما اطلع الشيء.

(ترجمہ) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد کو جب کوئی درد ہوتا تو

---

(۱۸۱) والأثر أخرجه البیهقی فی "شعب الایمان" (الباب ـ ۷۰) من طریق المؤلف. ورواه احمد فی "زهده" (ص ۲۸۱) من طریق ابن علیة عن ربیعة به.

(۱۸۲) والأثر أخرجه البیهقی فی "الشعب" (الشعبة ۷۰) من طریق المؤلف.=

کسی کے سامنے بھی اس کی شکایت نہیں کرتے تھے فرمایا کہ آپ کبھی کسی چیز پر مطلع بھی ہو جاتے تھے۔

(فائدہ) یہاں حضرت محمد سے مراد حضرت محمد بن سیرین ہیں جو تعبیر کے امام ہیں۔

بیماری سے تکلیف کی شکایت کرنا

١٨٣ – وحدثنا المثنى، عن يحيىٰ بن سعيد قال: كان سفيان يشكو۔

(ترجمہ) حضرت یحیٰی بن سعید قطان فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان بن عینیہ بیماری کی تکلیف کی شکایت کرتے تھے۔

بچوں کے لئے کلمات حفاظت

١٨٤ – حدثنا مهدى بن حفص، والحسن بن عرفة، حدثنا أبو حفص الأبّار، عن منصور بن المعتمر، والأعمش، كلاهما عن المنهال بن عمرو، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: كان رسول الله ﷺ

=ورواه أحمد في "زهده" (ص٣٠٦) عن ابن عون قال: نبئت أن رجلًا دخل على محمد وهو عنده أمه، فقال: ما شأن محمد أيشتكي شيئًا؟ فقالوا: لا، ولكنه هكذا يكون إذا كان عند أمه.

وأخرجه أبو نعيم في "الحلية" (٢٧٣/٢) من طريق اسماعيل عن ابن عون به، بمثله.

(١٨٣) لم أجد هذا الأثر غير المؤلف.

(١٨٤) والحديث أخرجه البخاري في الأنبياء (١١٩/٤)؛ وأبو داؤد في السنة (١٠٥/٤ رقم ٤٧٣٧) من طريق جرير؛ والترمذي في الطب (٣٩٦/٤ رقم ٢٠٦٠)؛ وابن ماجة في الطب (١١٦٥/٦ رقم ٣٥٢٦)؛ وأحمد في "مسنده" (٢٣٦/١، ٢٧٠)؛ والنسائي في "عمل اليوم والليلة" (رقم ١٠٠٦)؛ والبغوي في "شرح السنة" (٢٨٨/٥ رقم ١٤١٧) من طريق سفيان: كلاهما عن منصور به.

قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح.

يعوّذ الحسن والحسين، فقال:

"كان أبوكم إبراهيم يعوّذ إسماعيل واسحاق بهؤلاء الكلمات، أعيذ كما بكلمات الله التامّة مِنْ كلِّ شيطان وهامّة، ومن كلّ عين لامّة".

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما پر جھاڑ پھونک کرتے تھے حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیمؑ اسماعیلؑ اور اسحاقؑ پر ان کلمات کے ساتھ جھاڑ پھونک کرتے تھے۔

اَعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

(ترجمہ) میں تمہیں اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ ہر شیطان اور زہریلی چیز سے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ سے تمہیں پناہ میں دیتا ہوں۔

بدنظری کیلئے مسنون استعاذہ

۱۸۵ - حدثني عقبة بن مكرم العمي، حدثني نعيم بن مورع بن توبة العنبري، حدثني محمد بن خلف المخزومي، عن أبيه، عن جدّه، عن عبدالرحمن بن عوف قال قال رسول الله ﷺ:

"الا أعلّمك عوذة كانْ أبي إبراهيم يعوِّذ بها إسحاق و إسماعيل، وأنا أعوّذ بها الحسن والحسين" قلتُ بلى قال: قل: حسبي الله وكفى سمع الله داعياً لمن دعا لامرما وراء أمر الله لرامي رمى".

(ترجمہ) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) کیا میں تمہیں پناہ کے وہ کلمات نہ سکھاؤں جن کے ساتھ حضرت اسحاق اور اسماعیل پر میرے والد حضرت ابراہیم اللہ سے ان کو پناہ دیا کرتے تھے اور میں ان کے ساتھ حضرت حسن اور حضرت حسین کے لئے تعوذ کرتا ہوں میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ تو آپ نے فرمایا یہ کہو:

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى، سَمِعَ اللّٰهُ دَاعِيًا لِمَن دَعَا، لِأَمْرٍ مَا وَرَاء، أَمْرُ اللّٰهِ بَرَامِي رَمٰى.

(ترجمہ) میرے لئے اللہ کافی اور وافی ہے اللہ نے اس مانگنے والی دعا کو سن لیا اس کام کے لئے جو اس کی ہمت میں نہیں ہے اللہ نے اس بدنظری کرنے والے کے لئے جس نے بدنظری کا حکم دے دیا۔

ہر بیماری کیلئے شفائیہ کلمات

۱۸۶ - حدثني عبدالكريم بن الهيثم بن زياد: حدثنا حجاج بن إبراهيم، حدثنا ابن وهب، عن موسى بن عُلَي، عن أبيه أن رسول الله ﷺ عاد سعداً في مرض له، ثم دعا له، قال:

"اذهب عنه البأس ربّ النّاس ملك النّاس أنت الشافي (۲۷) لا شافي إلّا أنت أرقيك من كلّ شيء يأتيك من كلّ حسد أوعين، اللهمّ أصح قلبه وجسمه واشف سُقمه وأجب دعوته".

---

(۱۸٦) لم أجد هذا الحديث.

وله شاهد من حديث عائشة وعلى وابن عباس وغيرهم من هذا الكتاب.

(ترجمہ) حضرت موسیٰ بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد کی ان کی بیماری کے وقت عیادت کی پھر ان کے لئے یہ دعا فرمائی:

أَذْهِبْ عَنْهُ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ مَلِكَ النَّاسِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا اَنْتَ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَاتِيكَ مِنْ كُلِّ حَسَدٍ اَوْ عَيْنٍ اَللّٰهُمَّ اَصِحْ قَلْبَهُ وَجِسْمَهُ وَاشْفِ سُقْمَهُ وَاَجِبْ دَعْوَتَهُ.

(ترجمہ) اس سے بیماری کو دور کردے اے لوگوں کے رب لوگوں کے بادشاہ تو شفا دینے والا ہے کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو میں تجھ پر ہر چیز کے لئے جھاڑ پھونک کرتا ہوں ہر حسد کرنے والے یا نظر بد لگانیوالے کی طرف سے اے اللہ اس کے دل کو اور اس کے جسم کو صحت دے اور اس کی بیماری کو شفاء دے اور اس کی دعا کو قبول فرما۔

ایک اور جھاڑ پھونک

۱۸۷ - حدثنا عبدالاعلی بن حماد، حدثنا معتمر، سمعت لیثاً

(۱۸۷) والحدیث رواہ ابو یعلی فی "مسندہ" (۳۰۶/۴ رقم ۲۴۱۶) بنفس الاسناد۔ عن عبدالأعلی۔

وذکرہ الحافظ ابن حجر فی "المطالب العالیة" (۳۴۸/۲ رقم ۲۴۴۳) وفیہ "یوصنیکم" بدل "یوصبکم".

واوردہ الدیلمی فی "مسندہ الفردوس" (۳۳۰/۴ رقم ۶۹۵۸) عن ابن عباس.

وذکرہ الهیثمی فی "مجمع الزوائد" (۱۱۰/۵) وقال: رواہ ابو یعلی والبزار والطبرانی فی "الأوسط" وهو الذی زاد "بأرضنا" وقال فیہ "حثوا تربة من ارضکم" والباقی بنحوہ، وفیہ لیث بن ابی سلیم وهو مدلس، وبقیة رجال أبی یعلی رجال الصحیح.

يحدث عن أبي فزارة، عن سعيد بن جبير، أو مقسم، عن ابن عباس وقال معتمر مرّة عن ليث، عن أبي فزارة، عن مقسم، عن ابن عباس يرفع الحديث إلى النبي ﷺ قال:

" هذه الكلمات دواء من كلّ داء، أعوذ بكلمات الله التامّة وأسمائه كلّها عامّة، من شرّ السامّة والهامّة (٢٨) شر العين اللامّة، ومن شرّ حاسد إذا حسد، ومن شرّ أبي قترة (٢٩) وما ولد، ثلاث وثلاثون من الملائكة أتَوا ربَّهم، فقالوا: وصب وصبٌ بأرضنا (٣٠) فقال: خذوا تربة من أرضكم وامسحوا بوَصبكم رُقْيَةَ محمد ﷺ، مَن أخذ عليها صَفَداً أو كتمها أحداً فلا أفلحَ أبداً ".

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کلمات ہر بیماری کے لئے شفاء ہیں:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ وَأَسْمَائِهِ كُلِّهَا عَامَّةً، مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَ الْهَامَّةِ شَرِّ الْعَيْنِ اللَّامَّةِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ اَبِي قَتُرَةٍ وَمَا وَلَدَ.

(ترجمہ) میں اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ اور اس کے تمام اسماء عامہ کے ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر زہریلی چیز سے اور ہر نظر بد کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ابوقترہ کے شر سے ابوقترہ سے مراد یہاں شیطان ہے اور یہ اس کی کنیت ہے اور اس کا معنیٰ وہ خبیث سانپ ہے جس کے ڈسنے سے کوئی نہیں بچ سکتا یعنی اس کے زہر سے مرجاتا ہے۔

آخری دوسورتوں کی جھاڑ پھونک

۱۸۸- حدثنا أحمد بن حاتم الطويل ، حدثنا مالك بن أنس ، عن ابن شهاب ، عن عروة ، عن عائشة ، عن النبي ﷺ أنه كان إذا اشتكى قرأ على نسه المعوّذات ونفث أو نفث۔

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کو کوئی تکلیف ہوتی تھی تو وہ اپنے اوپر آخری دوسورتیں پڑھتے تھے اور جھاڑ پھونک کرتے تھے۔

شفائیہ کلمات

۱۸۹- حدثنا مهدی بن حفص، حدثنا حماد بن زيد ، عن عمرو ابن مالك النكرى ، عن أبي الجوزاء ، عن عائشة قالت : كنت أعوّذ النبي ﷺ ، فلما كان في المرضة التي أصيب فيها ذهبت أفعل كما كنت أفعل ، فقال:

" ارفعي عنّي فانه انما كان ينفعني في المدة أذهب البأس ربّ النّاس ، بيدک الشفاء لا شافي إلا أنت ،

---

(۱۸۸)والحديث أخرجه البخاری فی فضائل القرآن (۱۰۵/۶) عن عبد الله ابن يوسف ؛ ومسلم في السلام (۱۷۲۳/۲) عن يحيى بن يحيى ؛ وابو داود في الطب (۲۲۴/۴ رقم ۳۹۰۲) عن القعنبي ؛ وابن ماجة في الطب (۱۱۶۶/۲ رقم ۳۵۲۹) عن معن بن عيسى و بشر بن عمر ؛ وأحمد في " مسنده " (۱۰۴/۶) عن أبي سلمة الخزاعي ؛ والنسائي في " عمل اليوم والليلة " (رقم ۱۰۰۹) عن قتيبة بن سعيد ؛ والبغوى في " شرح السنة " (۲۲۵/۵ رقم ۱۴۱۵) من طريق أبي مصعب ؛ والبيهقي في " شعب الأيمان " (۵۰۷/۵ رقم ۲۳۳۳) من طريق عبدالرحمن بن مهدى: كلهم عن مالك بن أنس به . وهو في " الموطأ " (۹۴۲/۲-۹۴۳).

(۱۸۹)والحديث أخرجه احمد في " مسنده " (۲۶۰/۶) عن يونس؛ وابن سعد في " الطبقات " (۲۱۱/۲) من طريق عارم بن الفضل وسليمان بن حرب و خالد بن خداش: كلهم عن حماد بن زيد به.

اشف شفاء لايغادر سقما".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ پر جھاڑ پھونک کرتی تھی جب آپ بیماری میں ہوتے تھے جس بیماری میں آپ مبتلا ہوتے تھے تو میں آپ کے پاس جاتی تھی اور یہی عمل کرتی تھی تو حضور ﷺ نے فرمایا اپنی جھاڑ پھونک مجھ سے ہٹالو کیونکہ اب ایک مدت سے مجھے یہ دعا فائدہ دے رہی ہے:

اَذْهِبِ الْبَاسِ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا شَافِيَ إِلَّا اَنْتَ اَشْفِ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

(ترجمہ) اے لوگوں کے رب اس بیماری کو ختم کردے تیرے ہاتھ میں شفاء ہے کوئی شفاء دینے والا نہیں مگر تو تو ایسی شفاء عطا فرما جو بیماری کو بالکل نہ چھوڑے۔

۱۹۰ - حدثنا مهدی، حدثنا أبو الاحوص، عن أبی اسحاق۔ عن الحارث، عن علی قال: کان النبی ﷺ إذا دخل علی مریض عوّذه بنحو هذا الکلام۔

(ترجمہ) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب مریض کے پاس تشریف لے جاتے تھے تو ایسی ہی دعا کے ساتھ اس کو پناہ کے کلمات کہتے تھے۔

---

(۱۹۰) والحدیث أخرجه ابن أبی شیبة فی "المصنف" (۱۰/۳۱۳) - ومن طریقه الطبرانی فی "الدعاء" (۲/۱۳۱۹ رقم ۱۱۰۹)۔ عن أبی الأحوص به.

ورواه الترمذی فی الدعوات (۵/۵٦۱ رقم ۳۵٦۵) والطبرانی فی "الدعاء" (رقم ۱۱۰۹) من طریق اسرائیل؛ والطبرانی فی "الدعاء" أیضاً (رقم ۱۱۰۹) من طریق شریك؛ کلاهما عن أبی اسحاق به.

وقال أبو عیسی: هذا حدیث حسن.

قلت: لعله حسنه لشواهده من حدیث عائشة (رقم ۹۵) وأنس بن مالك (رقم ۱۹۳) و محمد بن حاطب (رقم ۱۹۲) و موسی بن علی (رقم۱۸٦).

جھاڑ پھونک کے لئے دعائیہ کلمات

۱۹۱- حدثنا زید بن أخزم الطائی ، حدثنا یحیی بن حماد۔ حدثنا أبو عوانة ، عن عاصم الأحول ، عن سلمان رجل من أهل الشام .... فذکرالحدیث۔

(ترجمہ) حضرت عاصم الاحول شام کے ایک آدمی سلمان سے روایت کرتے ہیں پھر ویسی ہی روایت کی جیسے ۱۸۹ نمبر کے تحت گذر چکی ہے۔

حضرت فاطمہؓ کا اپنے ابا حضورؐ پر دم

۱۹۲- وحدثنا زید ، حدثنا أبو قتیبة ، حدثنا شعبة ، عن سماك ابن حرب ، عن محمد بن حاطب ، قال: تناولت شیئاً من قدر فاحترق ظهری ، فذهبت بی أمی (۲۱) إلی النبی ﷺ فجعل یرقی وینفث ، ویقول:

" اذهب البأس ، ربّ الناس ، واشف وأنت خیر شافی ".

قال شعبة : أشكُّ انه قال "**شفاء لا یغادر سقما**".

(ترجمہ) حضرت محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ میں نے ہانڈی سے کچھ

---

(۱۹۱)هذا الحدیث مضی برقم (۵۳) فراجعه.

(۱۹۲)والحدیث أخرجه أحمد فی " مسنده " (۲۵۹/٤) عن محمد بن جعفر ؛ والنسائی فی " عمل الیوم و اللیلة " (رقم ۱۰۲٤) من طریق خالد: کلاهما عن شعبة به.

ورواه الطبرانی ففی " کتاب الدعاء" (۱۳۱۸/۲ رقم ۱۱۰۷) ؛ وأیضا فی " الکبیر " (۲٤۱/۱۹ رقم ۵٤۰) ؛ وابن أبی شیبة فی " مصنفه " (۳۱۵/۱۰ رقم ۹۵٤۵) : من طریق زکریا بن أبی زائدة ؛ وأحمد فی "مسنده" (۲۵۹/٤) من طریق إسرائیل : وابن حبان فی " صحیحه " کما فی " الإحسان " (۲۷۵/٤ رقم ۲۹۵۹) من طریق النضر: ثلاثتهم عن سماك به.

وذکره الهیثمی فی " المجمع " (۱۱۲/۵) ، وقال : رواه أحمد والطبرانی بنحوه ورجال أحمد رجال الصحیح.

اٹھایا تو میری پشت جل گئی تو میری والدہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مجھے لے گئیں تو آپ نے مجھے جھاڑ پھونک کی اور یہ فرمایا:

إذْهَبَ البَأس رَبَّ النَّاسْ وَاشْفِ وأنتَ خَيرُ الشَّافِي.

(ترجمہ) اے لوگوں کے رب تکلیف کو لے جا اور شفاء عطا فرما آپ بہترین شفاء دینے والے ہیں۔

اور حضرت شعبہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے شک ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقُمًا۔

اس روایت میں حضرت شعبہؒ سے ان الفاظ کا اضافہ بھی بطور تشکیک مروی ہے کہ ایسی شفاء عطا فرما کہ وہ بیماری کو نہ چھوڑے۔

حضرت فاطمہؓ کا اپنے ابا حضورؐ پر دم

۱۹۳ - حدثنا يعقوب، أخبرنا عمرو بن عون، حدثنا كثير بن سليم عن أنس بن مالك قال: كانت فاطمة عليها السلام ترقى أباها ﷺ إذا وجدت كثيراً في عطفه أو قبره، بسم الله وبالله اذهب البأس رب النّاس واشف انت الشافي لا شفاء إلّا شفاء ك شفاء لا يُغادر سُقما يا أرحم الراحمين وكانت تنفخ ولا تتفل۔

(ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ اپنے والد کو ان الفاظ کے ساتھ جھاڑ پھونک کرتی تھیں:

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ اَذْهِبِ الْبَاسِ رَبَّ النَّاسْ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَايُغَادِرِ سُقْمًا يَا اَرْحَمَ

(۱۹۳) والحديث رواه ابن عدى في "الكامل" (۲۰۸۵/۶) من طريق جبارة عن كثير بن سليم به.

الرَّاحِمِينَ.

(ترجمہ) اللہ کے نام سے اور اللہ کی ذات کے وسیلہ سے میں سوال کرتی ہوں کہ اے لوگوں کے رب! اس تکلیف کو دور کردے اور شفا دیدے کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا شفا نہیں مگر وہ جو تو عطا کرے۔ ایسی شفا جو تکلیف کو بالکل نہ چھوڑے اے مہربانوں سے بڑے مہربان۔

آپ اس سے دم کرتی تھیں لیکن تھتکارتی نہیں تھیں۔

سب سے بہترین دم

۱۹۴ - حدثنی رحیم المغولی بعدالرحیم بن عباد، حدثنی خالد بن عبدالرحمن المخزومی - بمکة - حدثنا سفیان الثوری، عن عاصم ابن ابی النجود، عن أبی عبدالرحمن السلمی، عن عثمان بن عفان، قال دخل علیّ رسول اللہ ﷺ وأنا مریض، فقال:

" أعیذک باللہ الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً أحد من شرّما تجد " سبع مراراً، فلمّا أراد أن یقوم قال: **یا عثمان! تعوّذ بها فما تعوذت بخیر منها ".**

---

(۱۹۴) وذکره الهیثمی فی "مجمع الزوائد" (۱۱۰/۵) وقال: رواه ابو یعلی فی "الکبیر" عن شیخه موسی بن حیان ولم اعرفه وبقیة رجاله رجال الصحیح. وذکره الحافظ فی " المطالب العالیة " (۳۵۰/۲ رقم ٤٤٧) ونسبه إلی ابی یعلی.

وذکره الغزالی فی " الاحیاء " (۲۰۹/۲) وقال العراقی فی تخریجه: رواه ابن السنی فی " الیوم واللیلة " والطبرانی والبیهقی فی الأدعیة من حدیث عفان ابن عفان باسناد حسن.

(ترجمہ) حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں بیمار تھا تو آپ نے اس طرح سے دم فرمایا:

اَعِیذُکَ بِاللّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ مِنْ شَرِّ مَا تَجِد.

(ترجمہ) میں تجھے اللہ احد بے نیاز کی پناہ میں دیتا ہوں جس نے نہ جنا نہ خود جنا گیا اور نہ اس کے برابر کوئی ہے اس چیز کی تکلیف کے شر سے جو تم محسوس کرتے ہو۔

سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

پھر جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا اے عثمان ان کلمات کے ساتھ دم کیا کرو پس اس سے بہتر دم نہیں پاؤ گے۔

اس دم سے بیماری ہلکی ہوجاتی ہے

۱۹۵ - حدثنا رحیم، حدثني خالد بن عبدالرحمٰن، عن سفیان، عن عاصم، عن زر، عن علي أنّ رسول الله ﷺ عاد علیاً، فقال:

" ما من مریض لم یقض أجله تعوّذ بهؤلاء الکلمات إلا خفّف الله عنه، " أسأل الله العظیم ربّ العرش العظیم أن یشفیک " سبع مراراً یرددها علیه ".

(ترجمہ) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کی عیادت فرمائی تو فرمایا:

(ترجمہ) جو مریض بھی کہ اس کی موت نہ آئی ہو اور ان کلمات کے ساتھ دم کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی بیماری کو ہلکا کردیں گے۔

---

(۱۹۵) والحدیث أخرجه الطبراني في " کتاب الدعاء " (۲/۱۳۲۱ رقم ۱۱۱۳) بهذا الاسناد.

أَسْــاَلُ اللهَ الْــعَظِيْــمَ رَبَّ الْعَــرْشِ الْعَــظِيْــمِ أن يَّشْفِيَکَ.

(ترجمہ) میں اللہ عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔

سات مرتبہ ان کلمات کو بیمار پر پڑھے۔

جس کو بیماری نہیں ہوتی وہ ہم میں سے نہیں ہے

۱۹۶- حدثنا محمد بن حميد الرازى ، حدثنا سلمة بن الفضل، حدثنى محمد بن اسحاق ، عن أبى منظور الشامى ، عن عمّه عن عامر أخى الخضر ، قال : إنى لبأرض محارب إذا رايات والوية (رفعت) فقلت : ما هذا ؟ فقيل رسول الله ﷺ ، فجئت فجلست إليه وهو فى ظّل شجرة وقد بُسط له كساء وهو جالس إليه وحوله أصحابه ، قال : فذكروا الأسقام ، فقال :

" انّ العبد المؤمن إذا أصابه سقم ، ثم عافاه الله منه ،

---

(١٩٦)والحديث أخرجه البيهقى فى " شعب الايمان " (الشعبة ـ ٧١) من طرى المؤلف .

وأخرجه أبو داود فى الجنائز (٤٦٨/٣ رقم ٣٠٨٩) ؛ والبغوى فى " شرح السنة " (٢٥٠/٥ رقم ١٤٤٠) بلفظ " انى لببلادنا إذا رفعت لنا ألوية ورايات....." الخ : كلاهما من طريق محمد بن سلمة عن محمد بن اسحاق به.

وذكره التبريزى فى " المشكاة " (رقم ١٥٧١).

وذكره المزى فى " تهذيب الكمال " (٦٤٧/٢) فى ترجة عامر الرام.

وأورده المنذرى فى " الترغيب والترهيب " (٢٩٣/٤) ، وقال : رواه أبوداود ، وفى اسناده راو لم يسم.

وعزاه السيوطى لابن أبى الدنيا والبيهقى عن عامر أى الخضر (٧٠١/٢ـ الدرالمنثور).

كان كفارة لِمَا مضى من ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل من عمره ، وإنّ المنافق إذا مرض ، وعوفي ، كان كالبعير عقله أهله ، ثم أطلقوه لا تدبير فيما عقلوه ولا فيما أطلقوه" فقال رجل : يا رسول الله ! ما الأسقام ؟ قال: " أوما سقمتَ قطّ " ؟قال : لا، قال: "فقُمْ عنّا فلست منّا ".

(ترجمہ) حضرت خضر کے بھائی عامر فرماتے ہیں کہ میں ایسے علاقے میں تھا جہاں جنگ کا ماحول تھا کہ میں نے اچانک کچھ جھنڈے بلند آتے ہوئے دیکھے میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو کہا گیا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں تو میں حاضر ہوا اور میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے لئے ایک چادر بچھادی گئی تھی آپ اس پر تشریف فرما تھے اور آپ کے صحابہ آپ کے اردگرد تھے تو صحابہ کرامؓ نے بیماریوں کا ذکر چھیڑا تو آپ نے فرمایا:

(ترجمہ) مؤمن بندے کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے پھر اللہ اس کو اس سے عافیت دے دیتے ہیں تو یہ بیماری اس کے سابقہ گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہے اور اس کی آئندہ عمر کے لئے نصیحت بن جاتی ہے اور جب منافق بیمار ہوتا ہے اور اس کو عافیت دی جاتی ہے تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے اونٹ کو اس کے مالک باندھ دیں پھر اس کو چھوڑ دیں تو اس میں نہ تو کوئی سمجھ ہوتی ہے کہ اس کو کیوں باندھا گیا ہے اور نہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کیوں چھوڑا گیا ہے تو ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ بیماریاں کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کیا تم کبھی بیمار نہیں ہوئے؟ عرض کیا نہیں فرمایا ہم سے اٹھ جاؤ تم ہم سے نہیں ہو۔

(فائدہ) مطلب یہ ہے کہ مؤمن آدمی پر اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی مصیبت آزمائش، تکلیف ڈالتے رہتے ہیں جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتا رہتا

ہے اور چونکہ اس شخص کو کوئی بیماری لاحق نہیں ہوئی تھی اس لئے ظاہری طور پر اس کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہوا تھا اس لئے آپ ﷺ نے اس سے یہ ارشاد فرمایا۔ (واللہ اعلم)

بیماری پر صبر کی حکایت

۱۹۷- حدثنا إسحاق بن اسماعيل، حدثنا وكيع، عن سفيان، عن أبي حيّان التيمي، قال: دخلوا على سويد بن مثعبة - وكان من أفاضل أصحاب عبد الله - وأهله يقول له: نفسي فداءك ما نطعمك، وما نسقيك؟ قال: فأجابها بصوت ضعيف، بلغت الحراقف، وطالت الضجعة، والله ما يسرّني أن الله نقصني منه قلامة ظفر.

(ترجمہ) حضرت ابوحیان تیمیؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت سوید بن مثعبہ کے پاس گئے جبکہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے فاضل شاگردوں میں سے تھے حضرت سوید بن مثعبہ کے گھر والوں نے آپ سے فرمایا ہماری جان آپ پر فدا ہو ہم آپ کو کیا کھلائیں اور کیا پلائیں؟ تو انہوں نے بڑی ضعیف آواز میں ان کو جواب دیا سرین کا درد بہت ہو گیا ہے اور کافی عرصے سے لیٹنا بھی لمبا ہو گیا ہے خدا کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے اس تکلیف سے ایک کٹے ہوئے ناخن کے برابر بھی کمی کرے۔

آنکھ دکھنے پر عیادت

۱۹۸ - حدثني علي بن عيسى المهلبي، حدثني حجاج الأعور،

---

(۱۹۷) ورواه ابن المبارك في "الزهد" (رقم ٤٦٣) عن سفيان عن أبي حيان عن أبيه، وأخرجه ابن سعد في "الطبقات" (١٦٠/٦) من طريق أبي شهاب عن أبي حيان التيمي عن أبيه.

وذكره الغزالي في "الإحياء" (٣٣٩/٤).

(۱۹۸) والحديث أخرجه ابوداود في الجنائز (٤٧٧/٣ رقم ٣١٠٢)، =

عن يونس بن أبي اسحاق، عن أبيه، عن زيد بن أرقم قال: رمدت عيناى فعادني رسول الله ﷺ۔

(ترجمہ) حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں آشوب چشم میں مبتلا ہوئیں (یعنی دکھتی تھیں) تو حضور علیہ السلام نے میری عیادت فرمائی۔

مریض کے لئے دعا مانگنے کا طریقہ

۱۹۹ - حدثنا المثنى بن معاذ، حدثنا أبي، حدثنا شعبة، عن يزيد ابن خُمَيْرٍ سمع أبا زيد، يقول: دخلت أنا، ونوف البكالي ورجل آخر على أبي أيوب الأنصاري وقد اشتكى، فقال نوف: اللهم عافه واشفه قال: لا تقولوا هذا وقولوا: اللهم إن كان أجله عاجلا فاغفر له وارحمه، وإن كان آجلًا فعافهٔ واشفه وأخّره۔

(ترجمہ) حضرت ابوزید فرماتے ہیں میں اور نوف البکالی اور ایک اور آدمی حضرت ابوایوب انصاریؓ کے پاس حاضر ہوئے جبکہ آپ کو تکلیف تھی حضرت نوف نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ عَافِهِ وَاشْفِهٗ.

(اے اللہ ان کو عافیت دے اور شفاء دے)۔

آپ نے فرمایا بلکہ یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ اَجَلُهٗ عَاجِلًا فَاغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَإِنْ

=والحاكم في "المستدرك" (٣٤٢/١)؛ والبيهقي في "سننه" (٣٨١/٣)؛ وأيضا في "شعب الايمان" (الباب - ٧٠- مخطوط) كلهم من طريق عبد الله ابن محمد النفيلي عن حجاج الأعور به.

وصححه الحاكم ووافقه الذهبي.

ورواه احمد في "مسنده" (٣٧٥/٤) بهذا الاسناد عن يونس، بسايق أتم منه.

(١٩٩) والأثر مرّ برقم (١٥٩) فراجعه.

كَانَ اٰجِلًا فَعَافِهِ وَاشْفِهِ وَاٰخِرْهُ.

(اے اللہ اگر ان کی موت جلد آنے والی ہے تو ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما اور اگر دیر سے آنے والی ہے تو ان کو عافیت دے اور شفاء دے اور تکلیف کو ٹال دے)۔

اللہ کھلاتا پلاتا ہے

۲۰۰- حدثنی ابن ابی شیبة ، حدثنا بکر بن یونس بن بکیر ، عن موسی بن علی ، عن أبیه ، عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللهﷺ:

" لا تکرهوا مرضاکم علی الطّعام والشّراب فإنّ الله یطعمهم و یسقیهم ".

(ترجمہ) حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) اپنے بیماروں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ تعالی ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

---

(۲۰۰) والحدیث أخرجه البیهقی فی " شعب الأیمان " (الباب ـ ۷۰ـ مخطوط) من طریق المؤلف.

ورواه الترمذی فی الطب (۳۸٤/٤) والحاکم فی " المستدرك " (۱/ ۳۵۰) ؛ والبیهقی فی " السنن " (۳٤٦/۹) عن أبی کریب ؛ وابن ماجة فی الطب (۲/ ۱۱٤۰ رقم ۳٤٤٤) ؛ وأبو یعلی فی " مسنده " (۳۸۱/۳ رقم ۱۷٤۱) عن محمد بن عبد الله بن نفیل : کلاهما عن بکر بن یونس بن بکیر به.

وذکره المزی فی " تهذیب الکمال " (۱۵۹/۱) فی ترجمة بکر بن یونس.

وقال أبو عیسی : هذا حدیث حسن غریب ، لا نعرفه إلّا من هذا الوجه.

وصححه الحاکم ووافقه الذهبی.

بیمار کو اس کے پسندیدہ کھانے سے نہ روکو

۲۰۱- حدثنا محمد بن بشیر، حدثنا محمد بن ربیعة الکلابی، والقاسم بن مالك المزنی، قالا: حدثنا رِزام بن سعید بن ناعض، حدثنی المعارك بن زید الضبّی، عن ابن عمر قال: سمعت عمر یقول: إن اشتهی مریضکم الشيء فلا تحموه فلعل الله انما شهاه ذلك لیجعل شفاء ہ فیه۔

(ترجمہ) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں میں نے حضرت عمرؓ سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

اگر تمہارا مریض کسی چیز کی خواہش کرے تو تم اس کو نہ روکو ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اس کی خواہش پیدا کی ہو تاکہ اسی میں اس کی شفاء رکھ دے۔

قیامت میں صحت مندوں کی تمنا

۲۰۲- حدثنا یوسف بن موسی: حدثنا عبدالرحمن بن مغراء

---

(۲۰۱) والخبر رواه البیهقی فی " شعب الایمان " (الشعبة ۷۰ مخطوط) من طریق المؤلف.۔

وذکره ابن حبان فی " الثقات " (۴۵۳/۵) فی ترجمة - المعارك - عن ابن عمر قال: لا یمنعن أحدکم مریضاً یشتهیه لعل الله یجعل شفاء ہ فیه.

و بمعناه تقدم مرارا.

(۲۰۲) والحدیث أخرجه الترمذی فی الزهد (۶۰۳/۴) من طریق محمد بن حمید الرازی؛ و البیهقی فی " سننه " (۳/ ۳۷۵) من طریق موسی بن نصر: کلاهما عن عبد الرحمن ابن مغراء به.

قال ابو عیسی: هذا حدیث غریب، لا نعرفه بهذا الاسناد إلّا من هذا الوجه.

وذکره المنذری فی " الترغیب والترهیب " (۲۸۲/۴ رقم ۱۷) وعزاه للترمذی والمؤلف من روایة عبدالرحمن بن مغراء، وقال: وبقیة رواته ثقات.

وذکره المنتذری فی " الترغیب والترهیب " (۲۸۲/۴ رقم ۱۷) وعزاه للترمذی والمؤلف من روایة عبدالرحمن بن مغراء، وقال: وبقیة رواته ثقات.=

الدّوسی ، حدثنا الأعمش ، عن أبی الزبیر ، عن جابر قال قال رسول اللّٰه ﷺ:

" یودّ (۲۲) أهل العافیة یوم القیامة أن جلودهم کانت قرضت بالمقاریض ، ممّا یرون من ثواب أهل البلاء ".

(ترجمہ) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) اہل عافیت قیامت کے دن یہ خواہش کریں گے کہ ان کے چمڑے قینچیوں کے ساتھ کاٹ دیئے گئے ہوتے اس وجہ سے کہ وہ مصیبت والوں کے لئے (بڑے) ثواب کو دیکھیں گے۔

جو بیمار نہ ہو اس میں خیر نہیں

۲۰۳- حدثنا أحمد بن عمران الأخنسی ، سمعت یحیی بن سعید، حدثنا إسماعیل بن أبی خالد ، عن قیس بن أبی حازم ، قال : طلّق خالد بن الولید إمرأته ثم أحسن علیها البنا ، فقیل له : یا أبا سلیمان ! لأیّ شيء طلقتها ؟ قال : ما طلقتها لأمر رأبنی منها ، ولا ساء نی ولکن لم یصبها عندی بلاء۔

(ترجمہ) حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو کسی نے ان سے کہا

=وذکره ابن الجوزی فی " الموضوعات " (۲۰۲/۳) بهذا الاسناد عن یوسف بن موسی .

وقال : هذا حدیث لا یصح عن رسول اللّٰه ﷺ ، وقال ابن المدینی : عبدالرحمن بن مغراء لیس بشيء.

(۲۰۳) والأثر ذکره ابن عساکر فی " تاریخه " (۱۰٦/٥) فی ترجمة - خالد بن الولید - مختصراً بلفظ " وطلق إمرأته ، فقالوا له : لِمَ طلقتها ؟ فقال : لم تصبها مذ کانت عندی مصیبة ولا بلاء ولا مرض ، فرأبنی ذلك منها.

وذکره الذهبی فی " السیر " (۳۷٦/۱) عن ابن أبی خالد عن قیس به ،

[illegible]

اے ابوسلیمان آپ نے ان کو کس وجہ سے طلاق دی تھی؟ تو فرمایا میں نے ان کو اس وجہ سے طلاق نہیں دی کہ مجھے اس سے کوئی شک ہے اور نہ ہی اس نے میرے ساتھ کوئی برا سلوک کیا ہے لیکن یہ میرے پاس جب سے رہی ہے اس کو کبھی بیماری نہیں پہنچی۔

بخار سے گناہوں کی معافی

٢٠٤- حدثنا خالد بن مرداس ، حدثنا عبد الله بن وهب ، عن يونس ، عن الزهري ، عن فاطمة الخزاعية قالت : عاد رسول الله ﷺ امرأة من الأنصار فقال : " **كيف تجدينک** ؟ " قالت : بخير يا رسول الله ! قد بَرَّحت بي امّ ملدم فقال رسول الله ﷺ:

" اصبري ، فإنها تذهب من خبث الإنسان كما يذهب الكير خبث الحديد".

(ترجمہ) حضرت فاطمہ خزاعیہ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت کی عیادت فرمائی اور پوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! خیریت سے ہوں بس مجھے سخت بخار ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) صبر کر بخار انسان کے تمام کھوٹ کو اس سے مٹا دیتا ہے جس طرح سے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔

---

(٢٠٤)والحديث أخرجه عبدالرزاق في " المصنف " (١٩٥/١١ رقم ٢٠٣٠٦) - ومن طريقه الطبراني في " المعجم الكبير " (٤٠٥/٢٤ رقم ٩٨٤)؛ والبيهقي في " الشعب " (الباب - ٧٠- مخطوط) - عن معمر ، عن الزهري به.

وذكره الهيثمي في " المجمع " (٣٠٧/٢) وقال : رواه الطبراني في "الكبير " ورجاله رجال الصحيح.

مصیبت کب گناہوں کا کفارہ بنتی ہے

۲۰۵- حدثنا يعقوب بن عبيد ، حدثنا هشام بن عمار ، حدثنا يحيى بن حمزة ، حدثنا الحكم بن عبد الله أنه سمع المطلب بن عبد الله ابن حنطب المخزومي أنه سمع أبا هريرة يقول : دخلت على أمّ عبد الله بنت أبي ذئاب عائداً لها من شكوى فقالت : يا أباهر(يرة) (۳۳) اني دخلت على أمّ سلمة أعودها من شكوى فنظرت إلى قرحة في يدي ، فقالت، سمعت رسول الله ﷺ يقول:

" ما ابتلى الله عبداً ببلاء ، وهو على طريقة يكرهها إلّا جعل الله ذلك البلاء كفارةً له وطهوراً مالم ينزل ما أصابه من البلاء بغير الله ، أو يدعو غير الله في كشفه ".

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام عبداللہ بنت ابی ذئاب کے پاس ان کی ایک تکلیف میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو انہوں نے فرمایا اے ابوہریرہؓ! میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس ان کی ایک تکلیف میں ان کی عیادت کے لئے گئی تھی تو انہوں نے میرے ہاتھ میں ایک پھوڑا دیکھا تو فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کرتے جبکہ وہ ایسے طریقے پر ہو کہ وہ تکلیف کو ناپسند کرتا ہو مگر اللہ اس مصیبت کے لئے اس میں کفارہ رکھ دیتے ہیں اور گناہوں سے پاکیزگی رکھ دیتے ہیں جب تک کہ اپنی اس نازل شدہ مصیبت کو غیر اللہ کی طرف منسوب نہ کرے یا غیر اللہ سے اس کے دور کرنے کی دعا نہ کرے۔

---

(۲۰۵)والحديث مضى برقم (٤٣) قد استوفيت تخريجه فيه مستوفيا ، فراجعه.

بیماری اللہ کو بہت محبوب ہے

۲۰۶- حدثنا العباس بن يزيد البصری ، حدثنا يعلى بن عبدالرحمن العنبری ، حدثنا سيار بن سلامة قال : دخلت على أبی العالية فی مرضه الذی مات فيه ، فقال ، إن أحبّه إلیّ أحبّه إلى الله عزوجل۔

(ترجمہ) حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوالعالیہ کے پاس ان کی اس بیماری کی حالت میں حاضر ہوا جس میں آپ فوت ہوئے تھے آپ نے فرمایا تھا جو چیز مجھے زیادہ محبوب ہے وہ اللہ کو بھی زیادہ محبوب ہے۔

درد کی ٹیس پر اجر

۲۰۷- حدثنا محمد بن يوسف القرشی ، حدثنا الفضل بن دكين،

---

(۲۰۶)والأثر رواه المؤلف فی "كتاب الرضا" (رقم ۳۹) بنفس السند.

وذكره ابن الجوزی فی "صفة الصفوة" (۲۱۲/۳) عن سيار بن سلامة به.

(۲۰۷)والحديث أخرجه الحاكم فی "المستدرك" (۳۴۷/۱) والبيهقی فی "شعب الإيمان" (الباب ـ ۷۰) كلاهما من طريق أسد بن موسى عن عمران ابن زيد التغلبی به.

ورواه الطبرانی فی "الاوسط" (۲۲۸/۳ رقم ۲۴۸۱) من طريق عبد الله بن رجاء عن عمران بن يزيد – زيد هو أصح – به . وصححه الحاكم وأقره الذهبی.

وقال الطبرانی : لا يُروى هذا الحديث عن عائشة إلا بهذا الاسناد ، تفرد به عمران. وذكره الهيثمی فی "مجمع الزوائد" (۳۰۴/۲) وقال : رواه الطبرانی فی "الأوسط" واسناده حسن.

وذكره الديلمی فی "مسند الفردوس" (۶۴/۴ رقم ۶۲۰۱) عن عائشة.

واورده المناوی فی "فيض القدير" (۴۵۳/۵) وقال : رواه الحاكم فی الجنائز من حديث عمران بن زيد عن عبدالرحمن بن القاسم عن سالم عن عائشة ، قال الحاكم : صحيح و عمران كوفی ، واقره الذهبی ، ورواه عنه أيضا الطبرانی ، وقال المنذری : باسناد حسن ، وقال الهيثمی : سنده حسن ، وقال الحافظ ابن حجر: سنده جيد.

حدثنا عمران بن زيد أبو يحيى الملائي ، عن عبدالرحمن بن القاسم ، عن سالم ، عن عائشة قالت ، قال رسول الله ﷺ:

" ما ضرب على مؤمن عِرقٌ إلّا كتب الله له به حسنة ، وحطّ عنه خطيئة ، ومحى به عنه سيئة ".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) کسی مؤمن کو جب کبھی درد کی ٹیس اٹھتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کی غلطی کو گرا دیتے ہیں اور اس کے گناہ کو مٹا دیتے ہیں۔

مریض کی عیادت اور مسلمان بھائی کی زیارت کا ثواب

٢٠٨- وحدثنا محمد بن يوسف ، قال : أخبرنا يوسف بن يعقوب السلعي ، حدثنا أبو سنان عن عثمان بن أبي سودة ، عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ:

---

(٢٠٨)والحديث أخرجه الترمذى فى البر والصلة (٣٦٥/٤) وابن ماجة فى الجنائز (٤٦٤/١ رقم ١٤٤٣) كلاهما عن محمد بن بشار عن يوسف بن يعقوب السدوسى به.

قال ابو عيسى : هذا حديث حسن غريب ، وابو سنان اسمه عيسى بن سنان. ورواه البيهقى فى " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠ـ مخطوط) من طريق حماد بن سلمة عن أبي سنان به . و بهذا الوجه رواه ابن حبان فى "صحيحه " (٢٦٩/٤ـ الاحسان).

وذكره التبريزى فى " المشكاة " (٤٩٥/١ ٤ رقم ١٥٧٥) وقال : رواه ابن ماجة . وذكره ايلديمى فى " مسند الفردوس " (٤٩٠/٣ رقم ٥٥٢١).

وأورده المنذرى فى " الترغيب والترهيب " (٣٦٤/٣) وقال : رواه ابن ماجة والترمذى واللفظ له ، وقال : حديث حسن ، وابن حبان فى "صحيحه" كلهم من طريق أبي سنان عن عثمان أبي سودة به.

" مَن عَادَ مريضاً أوْ زَارَ أخاً في الله ناداه منادى من السّماء ان طبتَ وطابَ ممشاك وتبوّات من الجنة منزلًا ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جس نے مریض کی عیادت کی یا اللہ کی رضا کے لئے بھائی بند کی زیارت کی تو اس کو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے تجھے مبارک ہو اور تیرا چلنا بھی مبارک ہو اور تیرا جنت میں ٹھکانہ بنانا بھی مبارک ہو۔

مریض کے لئے چار انعام

۲۰۹ (الف)- حدثنا أحمد بن بشر بن أبی عبید الله السلمی، حدثنا عبد الله بن داود، عن جعفر بن برقان، عن یحیی بن أبی هشام عن رجل من أهل الشام، أن قوماً عادوا مریضاً وفیهم رجل من المهاجرین، فقال المهاجر، إن للمریض أربعا، یرفع عنه القلم ویکتب له من الأجر مثل ما کان یعمل فی صحته، و یتبع المرض کلّ خطیئة من مفصل من مفاصله فیستخرجها، فإن عاش عاش مغفوراً له وان مات مات مغفوراً له، قال، فقال المریض: اللّهم لا أزال مضطجعاً۔

(ترجمہ) الف:- حضرت یحیٰ بن ہشام اہل شام کے ایک آدمی سے

(۲۰۹/۱) والأثر رواه هناد في "زهده" (۲۵۲/۱) عن حسین عن جعفر بن برقان، حدثنا یحیی ابو هاشم - و کان رجلا من أهل دمشق، مولی لبنی نصر - قال: دخل قوم علی مری یعودونه، فیهم رجل من المهاجرین، فتذاکروا أمر آخرتهم، فقال المهاجر: بلغنی أن للمریض فی مرضه خصالا: لا یرفع عنه العمل مادم فی مرضه، ویجزی له من الأجر مثل ما کان یعمل فی صحته، ویتبع مرضه کل خطیئة من خطایاه فی مفصل من مفاصله، فیستخرجها فان عاش عاش مغفوراً له وإن مات مات مغفوراً له، فقال المریض: اللهمّ لا أزال مضطجعاً.

روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ایک مریض کی عیادت کی ان میں ایک آدمی مہاجرین صحابہ کرامؓ میں سے بھی تھا تو مہاجر صحابیؓ نے فرمایا کہ مریض کو چار انعام ملتے ہیں اس سے تکلیف کا قلم اٹھالیا جاتا ہے اور اس کے لئے اجر لکھا جاتا ہے جس طرح سے وہ اپنی صحت کے زمانے میں نیک عمل کرتا تھا اور مرض کے لاحق ہونے سے ہر بیماری اس کے جوڑوں میں سے ہر جوڑ سے نکل جاتی ہے پس اگر وہ زندہ رہا تو بخشا ہوا رہے گا اور اگر مرگیا تو بھی بخشا ہوا ہو کر مرے گا تو مریض نے کہا اے اللہ میں تو ایسے لیٹا ہی رہوں۔

مریض کے گناہ کس طرح جھڑتے ہیں؟

۲۰۹ (ب)- كتب إلىّ عقبة بن مكرم ، حدثنا سلم بن قتيبة ، عن يونس ، عن اسماعيل بن أوسط ، عن خالد بن عبد الله عن جدّه أسد بن كرز سمع النبي ﷺ يقول :

(۲۰۹/۲)والحديث أخرجه الطبراني في " الكبير " (۱/۳۳۵رقم۱۰۰۳) من طريق محمد بن صوران عن سلم بن قتيبة به.

وأخرجه عبد الله بن أحمد في " زوائد المسند " (۷۰/٤) عن عقبة بن مكرم العمي – بنفس السند.

وذكره الهيثمي في " المجمع " (۳۰۱/۲) وقال : رواه أحمد والطبراني في " الكبير " وإسناده حسن.

وذكره الحافظ ابن حجر في " الإصابة " (٤٩/۲) وقال : فيه انقطاع بين خالد و أسد.

وذكره الديلمي في " الفردوس " (٤٦٠/٤) عن أسد بن كرز.

وأورده المنذري في " الترغيب والترهيب " (۲۹۳/٤) وعزاه لعبد الله بن أحمد في " زوائده " وابن أبي الدنيا باسناد حسن.

وذكره السيوطي في " الجامع الصغير " (۲٦۷/٦ رقم ۹۲۹٥)، قال المناوي: رواه الطبراني في " الكبير " والضياء عن أس بن كرز ورمز له السيوطي بالحسن.

" المريض تحات خطاياه كما يتحات ورق الشجر ".

(ترجمہ) ب:۔حضرت اسد بن کرز نے جناب نبی کریم ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

(ترجمہ) مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح سے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

بخار کا علاج پانی سے کریں

۲۱۰- قال وكتب إليّ عقبة يخبرني حدثنا مسلم بن قتيبة، عن شعبة، عن خبيب بن عبدالرحمن، عن حفص بن عاصم، عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال:

" الحُمّى مِن فيح جهنّم فاطفئوها بالماء ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) بخار جہنم کی لو سے ہے پس اس کو پانی سے بجھا دو۔

(فائدہ) سردی اور گرمی کے بخار کو پانی سے اتارنے کا طریقہ پہلے گذر چکا ہے۔

مریض کی عیادت سنت اور نفل کب بنتی ہے؟

۲۱۱- حدثني الحسين بن ناصح القرشي، حدثنا عبدالحميد الحِمّاني، حدثنا النضر بن عبدالرحمن الحزار، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: عيادة المريض مرّة سُنّة فما ازددت فنافلة۔

(ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مریض کی ایک عیادت کرنا

---

(۲۱۰) والحديث لم أجد غير المؤلف من أخرجه أو ذكره ولكن له شواهد من حديث ابن عمر وأبي أمامة وابي ريحانة وغيرهم من هذا الكتاب.

(۲۱۱) هذا الأثر مضى برقم (۸۱) فراجعه.

سنت ہے اور اس سے زیادہ مرتبہ نفل ہے۔

تیمارداری کے لئے روزنہ جایا کرو

۲۱۲- حدثنا أبو خيثمة ، حدثنا عقبة المجدر السكوني ، حدثني موسى بن محمد بن ابراهيم ، حدثني أبي ، عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ:

" أغبوا في العيادة وأربعوا إلّا أن يكون مغلوباً ".

(ترجمہ) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) عیادت کے لئے کافی وقفے سے جایا کرو اور جلدی لوٹ آیا کرو اِلّا یہ کہ وہ بیمار مغلوب ہو۔

(فائدہ) یعنی بیمار کی عیادت کے لئے روزانہ نہ جایا کرو اس سے بیمار کے اہل خانہ اور تیمارداری کرنے والے لوگوں کے لئے بوجھ ہوتا ہے اور جب جاؤ تو تھوڑی دیر بیٹھ کر جلدی اٹھ جایا کرو ہاں اگر بیمار مغلوب ہو اور اس کو آپ کے زیادہ دیر بیٹھنے سے تکلیف نہ ہوتی ہو تو پھر زیادہ دیر بیٹھ سکتے ہو۔

---

(۲۱۲) والحديث أخرجه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ۷۰) من طريق المؤلف. وذكره الغزالي في " احياء العلوم " (۲۰۹/۲).

واورده السيوطي في " الجامع الصغير " وقال المناوي : رواه البيهقي في " الشعب " وغيره من حديث جابر أيضا بلفظ " اغبوا في العيادة واربعوا العيادة وخير العيادة أخفها الا ان يكون مغلوبا فلا يعاد والتعزية مرة " انتهى بنص ابى يعلى وكذا ابن ابى الدنيا والخطيب عن جابر ، وقال الحافظ العراقي : اسناده ضعيف. " فيض القدير " (۱۵/۲ رقم ۱۲۰۷).

ورواه الخطيب في " تاريخه " (۳۳٤/۱۱) عن عثمان بن ابى شيبة عن عقبة ابن خالد به.

بیمار دو امروں میں سے خیر کی دعا کرے

۲۱۳- حدثنا ابو کریب ، حدثنا المحاربی ، عن سفیان ، قال: کنّا نعود زُبید الیامی فنقول له : استشف الله ، فیقول: اللهم خِرلی خِرلی-

(ترجمہ) حضرت سفیان بن عینیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زبید الیامیؒ کی عیادت کے لئے جایا کرتے تھے اور ان سے عرض کیا کرتے تھے آپ اللہ سے شفاء کی دعا مانگیں وہ فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ خِرلِی خِرلِی. اے اللہ میرے لئے دونوں امروں میں سے بہتر کا انتخاب فرما، اے اللہ میرے لئے دونوں امروں میں سے بہتر کا انتخاب فرما۔

(فائدہ) دو امروں سے مراد بیماری اور شفاء ہے اگر اللہ کے ہاں بیمار رہنا بہتر ہو تو اس کے لئے دعا کرے اور اگر صحت مند رہنا بہتر ہو تو اس کے لئے دعا کرے اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ انہی الفاظ کے ساتھ دعا کرے جیسا کہ حضرت زبید الیامیؒ نے دعا کی ہے۔

بیمار کو تندرست کرنا اللہ پر مشکل نہیں ہے

۲۱٤- حدثنا أبو کریب ، حدثنا المحاربی ، حدثنا الأعمش ، عن عمرو بن مرة ، قال: کان ربیع بن خثیم قد أصابه فالج ، قال: فسال من فیه ماء أجر علی لحیته فرفع یده فلم یستطع أن یمسحه ، فقام إلیه بکر بن ماعز فمسحه عنه فلحظ ربیع ثم قال : یا بکر ! والله ما أحبّ أن هذا الذی بی

---

(۲۱۳)والأثر أخرجه المؤلف فی " کتاب الرضا " (رقم ۷۷،٤۰) بنفس السند. ورواه ابن الجوزی فی " صفة الصفوة " (۹۸/۳) من طریق الاشج عن المحاربی عن سفیان قال: " دخلنا علی زبید نعوده ، فقلنا : شفاك الله ، فقال : استخیر الله ".

(۲۱٤)والأثر رواه المؤلف فی " کتاب الرضا " (رقم ۷٦) بنفس الطریق ، ورواه البیهقی فی " شعب الایمان " (الباب - ۷۰- مخطوط) من طریق المولف.=

باعتی الدّیلم علی اللّٰہ۔

(ترجمہ) حضرت عمرو بن مُرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم ؒ کو فالج کی تکلیف ہوئی تھی اور آپ کے منہ سے آپ کی داڑھی تک پانی بہہ گیا تھا آپ نے ہاتھ اٹھایا لیکن نہ اٹھا سکے کہ اس کو پونچھ لیں تو اس کو صاف کرنے کے لئے حضرت بکر بن ماعز اٹھے اور اس کو صاف کیا تو حضرت ربیع نے اس کو دیکھا (کہ اس نے صاف کرتے ہوئے ناپسندیدگی کا اظہار کیا) تو فرمایا اے بکر خدا کی قسم مجھے یہ پسند نہیں کہ جو بیماری مجھے لاحق ہے کہ یہ اللہ کے ہاں دیلم سے بھی زیادہ سرکش ہو۔

(فائدہ) دیلم کے لوگ دین کے مقابلے میں سخت تھے اس لئے اس کی مثال دی ہے۔

بیماری میں اللہ کی شکایت نہ کرنے کا انعام

۲۱۵- حدثنا أحمد بن عمران، قال: سألت محمد بن فضيل فحدثني، حدثنا عبد الله بن سعيد المقبري، عن جدّه، عن أبي هريرة عن

=وأخرجه هناد في "زهده" (۲۳۱/۱) من طريق أبي معاوية عن الأعمش به - ومن طريقه أبو نعيم في "حلية الأولياء" (۱۱۵/۲) - وفيه تصحف "باعتی" إلى "ماغنی"، وقال معلقه: كذا في الأصلين، والمعنى: غنى الديلم على الثواب.

وأخرجه نعيم بن حماد في "زيادات الزهد" (ص ۲۵) - ومن طريقه الفسوي في "المعرفة والتاريخ" (۵۷۱/۲) - وقال ابن المبارك عن سفيان، عن أبيه، عن بكر بن ماعز، قال: كان وجه ربيع بن خثيم شيء، فكان يسيل، فرای من وجهی المساءة، فقال: يا بكرا مايسرنی أن هذا الذی بی باعتی الديل على الله.

وذكره الذهبي في "سير اعلام النبلاء" (۲۶۰/۴) وقال محققه: الديلم هنا: الأعداء. وقال الحموی الديلر ماء لبنی عبس من ارض اليمامة (معجم البلدان ۵۴۴/۲).

(۲۱۵) والحديث مضى برقم (۸۷) فراجعه.

رسول الله ﷺ قال:

" إذا ابتلى العبد من أهل الدنيا أرسل الله ملكين ، فقال لهما ائتيا عبدى فان قال خيراً ولم يشكنى إلى عُوّاده ، أبدلته لحماً خيراً من لحمه ودماً خيراً من دمه ، وإن أنا قبضته وجبت له الجنة ، وإن أنا اطلقته من وثاقه ، فليستأنف العمل ".

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اہل دنیا میں سے کوئی بندہ (مصیبت اور بیماری میں) مبتلا ہوتا ہے تو اللہ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں اور ان فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کے پاس جاؤ پس اگر وہ اپنی عیادت کرنے والوں سے اچھی بات کہتا ہے میری شکایت نہیں کرتا تو میں اس کا گوشت اس گوشت سے بہتر بدل دوں گا اور اس کا خون اس خون سے بہتر بدل دوں گا اور اگر میں نے اس کی جان کو قبض کرلیا تو اس کے لئے جنت لازم ہو جائے گی اور اگر میں نے اس کو اپنی اس گرفت سے آزاد کر دیا تو وہ نئے سرے سے نیک عمل کرے گا۔

عیادت کے وقت رحمت عیادت کرنیوالے کو ڈھانپ لیتی ہے

٢١٦- حدثنا أبو محمد التميمى ، حدثنا العباس بن الفضل العبدى ، حدثنا يزيد بن عمران ، حدثتنى أميّة الزرقاء ، قالت ، قلت لأنس بن مالك: حدثنى حديثاً لم يداوله الرجال بينك وبين رسول الله ﷺ، فقال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول:

" إنّ عائد المريض يخوض فى الرّحمة فإذا جلس غمرته ".

(٢١٦)والحديث ذكره الديلمى فى "مسند الفردوس" (٤٣/٣ رقم ٤١٠٩) عن أنس. وله شاهد من حديث أبى أمامة وغيره.

(ترجمہ) حضرت امیہ الزرقاء فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے عرض کیا مجھے ایسی حدیث سنائیں جس کو آپ کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان مرد حضرات کثرت سے نہیں لیتے تو انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپ نے فرمایا:

کہ مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں داخل ہوتا ہے
پھر جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔

مریض کی عیادت سے آدمی رحمت میں غوطہ لگاتا ہے

٢١٧- حدثنا محمد بن عبد اللّٰه القرشي، حدثنا زفر بن هبيرة المازني، حدثنا أبو معشر المديني، عن عبد اللّٰه بن عبد الرحمن

---

(٢١٧) والحديث أخرجه أحمد في "مسنده" (٤٦٠/٣) عن يونس؛ والطبراني في "المعجم الكبير" (١٠٢/١٩ رقم ٢٠٤) من طريق سريج بن النعمان - بألفاظ متقاربة - كلاهما عن أبي معشر به - وعندهما "عبدالرحمن ابن عبد اللّٰه" مقلوباً.

وذكره الحافظ ابن حجر في "المطالب العالية" (٣٤٤/٢ رقم ٢٤٣٤) عن قيس بن عمارة عن ابن أبي بكر بن حزم عن أبيه عن جده عن النبي ؟..... الخ.

وذكره الهيثمي في "مجمع الزوائد" (٢٩٧/٢) وقال: رواه أحمد والطبراني في "الكبير" و "الأوسط" واسناده حسن.

كما رواه الطبراني في "الكبير" (١٥٩/١٩ رقم ٣٥٣) من طريق سعيد بن سليمان عن أبي معشر عن عبدالرحمن بن عبد اللّٰه بن أبي بكر بن عمرو بن حزم عن عمرو بن الحكم بن ثوبان عن كعب بن عجرة به.

لم يذكر الهيثمي في "المجمع" حديث كعب بن عجرة بل اقتصر على ذكر كعب بن مالك.

الأنصاری ، عن أبی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ، عن عمر بن الحکم بن ثوبان ، أخبرنی کعب بن مالك قال قال رسول اللّٰہ ﷺ:

" من عاد مریضاً خاض فی الرحمة فإذا جلس استنقع فیھا ".

(ترجمہ) حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

(ترجمہ) جس نے مریض کی عیادت کی وہ رحمت میں داخل ہوا پھر جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ رحمت میں غوطہ لگانے والا ہوتا ہے۔

حضرت خالد الربعی کا تکلیف کو برداشت کرنا

۲۱۸- حدثنی محمد بن عمر بن علی المقدمی ، حدثنا الهیثم بن عُبید الصید ، عن زریك بن أبی زریك قال : کان خالد الربعی لایشکو ما یجد إلی أحد ، قال: فاشتکی فأصابته ذات الجنب فذهب ینخاع فانخاع دماً ، قال: فأنَّ عندها ، قال ، و کان لا یأنّ من وجعٍ قال : فاستدرکها ، فقال : الٰهی ما هذا جزاء ك عندی ان آانَّ علی وجع ابتلیتنی به۔

(ترجمہ) حضرت زُریک بن ابی زُریک فرماتے ہیں کہ حضرت خالد الربعی اپنی تکلیف کی کسی کے سامنے بھی شکایت نہیں کرتے تھے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ ان کو نمونیا کی بیماری ہوئی تو آپ کھنکھارنے کے لئے گئے تو خون کا لوتھڑا نکلا اس پر آپ کراہنے لگے حالانکہ آپ کسی بھی درد میں نہیں کراہتے تھے آپ سے جب اس بارے میں اعتراض کیا گیا تو فرمایا الٰہی میرے لئے اس کے متعلق آپ کی کیا جزا ہے؟ اگر میں اپنے دکھ پر کراہوں یا آہ نکالوں جس میں آپ نے مجھے مبتلا کیا ہے۔

---

(۲۱۸)لم أجد هذا الأثر عند غیر المولف.

بخار بڑے بڑے گناہوں کا بھی کفارہ بن جاتا ہے

۲۱۹- حدثنا الحسن بن عبدالعزيز الجروى ، حدثنا يحيى بن حسان ، حدثنا ابن لهيعة ، حدثنا يزيد بن أبى حبيب ، عن سهل ابن معاذ ، عن أبيه ، عن ابى الدرداء قال سمعتُ رسول الله ﷺ يقول:

" إن الحُمّى والمليلة لا تزالان بالمؤمن وإن ذنبه مثل أحد فما تدعانه وعليه من ذنبه مثقال حبة من خردل ".

(ترجمہ) حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

(ترجمہ) بخار اور ہڈیوں کا بخار یہ مؤمن کو چمٹے رہتے ہیں اور اگر اس کا گناہ احد کے برابر بھی ہو تو اس پر رائی کے دانے کے وزن کے برابر بھی کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتے۔

بیماری میں آدمی کی ہر دعا قبول ہوتی ہے

۲۲۰- حدثنى أحمد بن بجير ، حدثنا موسى بن داود ، حدثنا بكر ابن خنيس ، عن يزيد الرقاشى ، عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ:

---

(۲۱۹) والحديث أخرجه البيهقى فى " شعب الايمان " (الباب ـ ۷۰) برواية المولف. و مضى هذا الحديث برقم (٤١) راجع تخريجه مستوفيا هناك.

(۲۲۰) والحديث اورده المنذرى فى " الترغيب والترهيب " (۲۸۲/٤) وعزاه للمؤلف فقط.

وذكره الديلمى فى " مسند الفردوس " (۲۵۱/۱ رقم ۹۷۲).

وذكره الغزالى فى " احياء العلوم " مطولًا (۱۲۹/٤) وقال العراقي فى تخريجه : بكر ابن خنيس ويزيد الرقاشى ، ضعيفان ، وايضا رواه الأصفهانى فى " الترغيب والترهيب " بتمامه ، وادخل بين بكر وبين الرقاشى ضرار بن عمرو ، وهو ايضاً ضعيف.

" إنّ الله إذا أحبّ عبداً ، وأراد أن يُصافِيَهُ صبّ عليه البلاء صبًّا و ثجّه عليه ثجًّا ، فاذا دعا العبد قال : يا ربّاهُ! قال الله : لبيک عبدی لا تسألنی شيئًا الا أعطيتک إمّا أنّ أعجّله لک وامّا أن أدخره لک ".

(ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں یا اس کو گناہوں سے صاف کرنا چاہتے ہیں تو اس پر بہت زیادہ مصیبت ڈال دیتے ہیں اور اس پر مصیبت کو خوب پلٹ دیتے ہیں پھر جب آدمی دعا کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب! تو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں لبیک میرے بندے! تو مجھ سے جو چیز بھی مانگے گا میں تجھے دوں گا یا تو اس کو تجھے جلدی دیدوں گا یا اس کو تیرے لئے ذخیرہ کرلوں گا۔

مصیبت پر صبر اور راحت پہنچنے پر انبیاءؑ کا خوف

۲۲۱- حدثنی الفضل بن سهل ، حدثنی أبو حذيفة ، حدثنا ابراهيم ابن هارون بن أبی عباس الصنعانی ، عن وهب بن منبه قال : انما خلق الله البلاء للأنبياء ورزقهم الصبر ، كان أحدهم يأخذ الثوب من الصوف فيتدرعه ، وكان القمل يسقط منه فإذا جاء هم من الرخاء فدعوا مخافة أن يكون قدسخط عليهم أو أحدثوا شيئًا۔

(ترجمہ) حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مصیبت کو انبیاءؑ کے لئے پیدا کیا تھا اور ان کو صبر عطا فرمایا تھا ان میں سے ایک اون کے کپڑے کو لیتا تھا اور اس کو پھاڑ کر پہن لیتا تھا اور جوں اس سے گرتی تھی پس جب ان کے پاس کوئی فراوانی پہنچتی تھی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس خوف سے دعا کرتے تھے کہ ایسا نہ ہو

(۲۲۱)والأثر رواه احمد فی " زهده " (ص ۳۷٤) قال وهب بن منبه : إن أولياء الله إذا سلك بهم طريق الشدة رجوا ، وإن سلك بهم طريق الرجاء خافوا. ومضى هذا الاثر برقم (۹۳) بنحوه.

کہ اللہ ان سے ناراض ہوگیا ہو یا انہوں نے کوئی ناپسندیدہ کام کرلیا ہو۔

آدمی مصیبتوں کو یاد کرتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے

۲۲۲- حدثنی فضل بن سهل ، حدثنا أبو النضر ، عن محمد بن طلحة ، عن خلف بن حوشب ، عن الحسن البصری فی قوله :

﴿اِنَّ الاِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ﴾ قال يذكر المصائب وينسى النعم.

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ اللہ کے فرمان إنّ الإنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُود (ترجمہ: بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آدمی مصیبتوں کو یاد رکھتا ہے اور نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

مصائب کا ذکر نہ کرنا بھی مصیبت ہے

۲۲۳- وحدثنی فضل ، حدثنی علی بن قادم ، حدثنا سفیان ، عن بعض الفقهاء قال : من المصائب ألّا تحدث بمصيبتك ولا وجعك ولا تزكی نفسك۔

(ترجمہ) بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ بھی مصائب میں سے ہے کہ تو اپنی

---

(۲۲۲) والأثر أخرجه البيهقی فی "شعب الايمان" (الباب۔ ۷۱۔ مخطوط) من طريق المؤلف.

ورواه المؤلف فی "كتاب الشكر" (رقم ٦٢) من طريق شعيب بن الحبحاب عن الحسن ، قال : "يعدد المصائب وينسى النعم".

ورواه ابن جرير الطبری فی "تفسيره" (۲۹ ۲۷۸) من طريق شعيب بن الحبحاب عن الحسن البصری.

واورده السيوطی فی "الدر المنثور" (۸ ٦۰۳) ونسبه الی سعيد بن منصور وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن ابی حاتم والبيهقی فی "الشعب" عن الحسن.

(۲۲۳) والأثر رواه البيهقی فی "شعب الايمان" (الباب ـ ۷۱ـ مخطوط) من طريق المؤلف

ت کو بیان نہ کرے اور نہ اپنے درد کو بیان کرے اور نہ ہی اپنے آپ کو پاک
ف جتلائے۔

مسلمان کیلئے ہر حالت میں خیر ہے

٢٢٤- حدثنا خلاد بن أسلم، حدثنا النضر بن شميل، حدثنا شعبة، عن أبي إسحاق، سمعتُ العيزار، سمعتُ عمر بن سعد، عن سعد أنّ رسول الله ﷺ قال:

" عجباً للمسلم إذا أصابه خيرٌ حمد الله وشكر، وإذا أصابتُه مصيبةٌ احتسب وصبر، إنّ المسلم ليؤجر في كلّ شيء حتّى في اللقمة يرفعها إلى فيه "

(ترجمہ) حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

---

(٢٢٤) والحديث أخرجه أحمد في " مسنده " (١٧٧/١) والبزار في " مسنده " (٤/٢٩ ـ كشف) من طريق محمد بن جعفر عن شعبة به
ورواه الطيالسي في " مسنده " (ص٢٩ رقم ٢١١)- وعنه عبد بن حميد في " المنتخب " (رقم ١٤٣) - ونعيم بن حماد في " زيادات الزهد " لابن المبارك (ص٢٩ رقم ١١٥) عن شعبة به وفي رواية الزهد سقط " سعد " من السند.
وأخرجه عبدالرزاق في " مصنفه " (١٩٧/١١ رقم ٢٠٣١٠)- وعنه أحمد في " مسنده " (١٧٣/١) وعبد بن حميد في " المنتخب " (رقم ١٣٩) والبيهقي في " السنن " (٣٧٦/٣) وفي " الآداب " (رقم ١٠٣٢) والبغوي في " شرح السنة " (٤٤٨/٥) - عن معمر؛ ووكيع في " زهده " (رقم ٩٨) - وعنه أحمد في " مسنده " (١٨٢/١) - والبغوي في " شرح السنة " (رقم ١٥٤١) من طريق اسرائيل: والنسائي في " عمل اليوم والليلة " (رقم ١٠٦٧) من طريق أبي الأحوص؛ وأحمد في " مسنده " (١٧٣/١) والبزار في " مسنده " (٢٨/٤ـ كشف) من طريق سفيان الثوري؛ والبزار في " مسنده " (٢٨/٤ رقم ٣١١٥ ـ كشف) من طريق الأعمش؛ والبيهقي في " شعب الايمان " (٤٠٨/٨ رقم ٤١٦٨) من طريق أبي سنان: كلهم عن أبي اسحاق به.

ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) مسلمان پر بھی حیرت ہے جب اس کو خیر پہنچتی ہے تو اللہ کی تعریف کرتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے اور جب اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اس سے اللہ کی رضا جوئی چاہتا ہے اور صبر کرتا ہے مسلمان کو ہر چیز میں اجر ملتا ہے حتیٰ کہ اس لقمے کا بھی جس کو وہ اپنے منہ کی طرف اٹھا کر لے جاتا ہے۔

بیماری گناہوں کو جھاڑ دیتی ہے

۲۲۵- حدثني الفضل بن جعفر، حدثنا يزيد بن هارون، أنبأنا إسرائيل، عن الأعمش، عن عمارة بن عمير، عن الأسود، و همام بن الحارث، عن عبد الله قال: دخلتُ على رسول الله ﷺ وهو يحمّ، فوضعت يدي عليه، فقلت: يا رسول الله! ما أشدّ حمّاك، وانك لتوعك وعكا شديداً، قال:

" أجل، إنّي أوعک كما يوعک رجلان منكم، اما انه ليس من عبد مؤمن يمرض مرضاً إلّا أحطّ الله عنه خطاياه كما يحطّ عن الشجر ورقها".

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ بخار میں تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھا اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ کو تو بہت بخار آتا ہے فرمایا:

ہاں مجھے اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمیوں کو آتا ہے سن لو کوئی مؤمن بندہ ایسا نہیں جس کو بیماری لاحق ہوتی ہو مگر اللہ تعالیٰ اس سے اس کی خطائیں گرا دیتے ہیں جس طرح سے درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔

---

(۲۲۵)والحديث مضى برقم (۲) راجع تخريجه هناك.

اللہ بیماری سے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے

٢٢٦ - حدثني أبو علي الحسين بن أبي جعفر ، حدثنا عبد الله بن صالح ، حدثني يعقوب بن عبدالرحمن ، عن عمرو مولى المطلب۔ عن عبدالرحمن بن الحويرث ، عن محمد بن جبير بن مطعم ، قال قال رسول الله ﷺ:

" إنّ الله يبتلي عبده بالسُقم حتى يكفّر عنه كل ذنب هو له ".

(ترجمہ) حضرت محمد بن جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری میں مبتلا کرتا ہے حتیٰ کہ بیماری سے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

تین مرتبہ اپنی تکلیف کو چھپانا

٢٢٧ - حدثني أبو علي بن أبي جعفر ، حدثنا أبو صالح ، حدثنا

---

(٢٢٦) والحديث أخرجه الطبراني في " الكبير " (١٢٩/٢ رقم ١٥٤٨) من طريق مطلب بن شعيب الأزدي عن عبد الله بن صالح به مرفوعاً.

وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " (٣٠٢/٢) وقال : رواه الطبراني في " الكبير " و " الأوسط " وفيه عبدالرحمن بن معاوية ، ضعفه ابن معين ووثقه ابن حبان.

قلت : هذا حديث مرسل بأن محمد بن جبير لم يلق النبي ﷺ وهو تابعي مشهور ، ولكن له شاهد من حديث مرفوع عن ابي هريرة في "المستدرك" للحاكم (٣٤٨/١) واستدرك على شرط الشيخين ، وافقه الذهبي ، وأورده المنذري في " الترغيب والترهيب " (٢٩٧/٤) وعزاه للحاكم.

(٢٢٧) والأثر رواه البيهقي في " شعب الايمان " (الباب ـ ٧٠ـ مخطوط) من طريق المؤلف.

الليث ابن سعد، عن من يرضى عن الحسن البصري قال: من ابتلى ببلاء فكتمه ثلاثا لا يشكوه إلى أحد أثابه الله به رحمته۔

(ترجمہ) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں جس شخص کو تین مرتبہ مصیبت پہنچی پھر اس نے اس کو چھپایا اور کسی کے سامنے اس کی شکایت نہ کی اللہ تعالیٰ اس کو اس کی وجہ سے رحمت عطا فرمائیں گے۔

مؤمن کی تکلیف سے زیادہ اللہ اس کے گناہ بخش دیتے ہیں

۲۲۸- حدثني أبو إسحاق الأدمي، حدثنا حجاج بن منهال، حدثنا همام بن يحيى، حدثنا قتادة، عن يزيد بن عبد الله بن الشخير، عن الربيع بن زياد قال: لقيت أبي، فقلت له: قرأت اية من كتاب الله فأحزنتني: ○ **مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجز (۲۵) بِهٖ**﴾ فقال: ما كُنت أحسبك إلا أفقه مما أرى ان المؤمن لا تصيبه ذعرة ولا نَخْبَةُ نملة، ولا اختلاج عرق الا بذنب وما يعفو الله أكثر۔

(ترجمہ) حضرت ربیع بن زیادؒ فرماتے ہیں میں حضرت ابی بن کعبؓ سے ملا تو ان سے عرض کیا کہ میں نے اللہ کی کتاب سے ایک آیت پڑھی جس نے مجھے غم میں مبتلا کر دیا ہے: **مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَبِهٖ**. (جس نے برا عمل کیا اس کا بدلہ دیا جائے گا) تو آپ نے فرمایا میں تو آپ کو بہت ہی زیادہ سمجھ دار سمجھتا تھا میرا خیال یہ ہے کہ مؤمن کو کوئی ڈر نہیں پہنچتا اور نہ ہی کوئی چیونٹی کاٹتی ہے اور نہ ہی کچھ

---

(۲۲۸) والأثر أورده السيوطي في "الدرالمنثور" (۲/۶۹۸) وعزه لعبد بن حميد وابن أبي الدنيا وابن جرير والبيهقي عن زياد بن الربيع.

كما رواه ابن جرير في "تعسيره" (۵/۲۹۲) من طريق هشام الدستوائي عن قتادة عن الربيع.

ورواه البيهقي في الشعب (الباب۔ ۷۰) من طريق روح بن أسلم عن همام به.

وذكره ابن الأثير في "النهاية" (۵/۱۷) من حديث أبي.

درد محسوس ہوتا ہے مگر یہ سب کسی گناہ یا غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہ معاف کردیتے ہیں۔

حضورؐ کو سب سے زیادہ درد لاحق ہوتا تھا

٢٢٩- حدثنا أبو خيثمة، حدثنا جرير، عن الأعمش، عن أبي وائل، عن مسروق، قال قالت عائشة رضي الله عنها: ما رأيت أشدّ وجعاً من رسول الله ﷺ.

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو درد میں مبتلا نہیں دیکھا۔

گناہ کا بدلہ دنیا میں

٢٣٠- وحدثنا أبو خيثمة، حدثنا هشيم، حدثنا أبو عامر، حدثنا ابن أبي مليكة، عن عائشة قالت، قلتُ: يا رسول الله ﷺ! إنّي لأعلم أشدّ آية في القرآن، قال:

"وما هي يا عائشة"؟ قلت: يا رسول الله! هي الآية (٢٦): ﴿مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾، قال: "هذا ما يصيب العبد المؤمن حتى النكبة ينكبها".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں قرآن میں ایک سخت آیت جانتی ہوں فرمایا اے عائشہ! وہ کون سی ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ یہ آیت ہے: مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ. (جس نے برا عمل کیا اس کا بدلہ دیا جائے گا) آپ نے فرمایا یہ جزا وہ ہے جو مؤمن بندے کو پہنچتی ہے حتیٰ کہ وہ مصیبت بھی جو اس کو لاحق ہوتی ہے۔

---

(٢٣٠) والحديث مضى برقم (١٢٥) فراجعه.

کانٹے پر بھی درجہ بلند اور گناہ معاف

۲۳۱- وحدثنا أبو خيثمة، حدثنا محمد بن خازم، حدثنا الأعمش، عن إبراهيم، عن الأسود، عن عائشة قالت، قال رسول الله ﷺ:

" ما يصيب المؤمن شوكة، فما فوقها إلّا رفعه الله بها درجة، وحطّ عنه بها خطيئة "۔

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:
(ترجمہ) مؤمن کو کانٹا یا اس سے کم وبیش تکالیف نہیں پہنچتی مگر اللہ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اس سے اس کے بدلہ میں ایک گناہ مٹا دیتے ہیں۔

مریض کی عیادت کرنے والا رحمت میں گھرا رہتا ہے

۲۳۲- حدثنا يوسف بن موسى، حدثنا ابن أبي أويس، حدثني أبو عمارة قيس - مولى سودة بنت سعد مولاة بني ساعدة من الأنصار-

---

(۲۳۱) والحديث أخرجه مسلم في البر (۱۹۹۱/۳) عن أبي كريب واسحاق الحنظلي؛ وأبوبكر بن أبي شيبة في "المصنف" (۲۲۹/۳) - عنه مسلم في البر (۱۹۹۱/۳)- هناد في "زهده" (۲٤٤/۱ رقم ٤۱۹) - وعنه الترمذي في الجنائز (۲۹۷/۳) - وأحمد في "مسنده" (٤۲/٦) كلهم عن أبي معاوية به.

وقال الترمذي: حديث عائشة حسن صحيح.

كما رواه مسلم في البر (۱۹۹۱/۳)، وأحمد في "مسنده" (٤۲/٦، ۲۷۸) كلاهما من طريق منصور عن ابراهيم به.

(۲۳۲) والحديث رواه عبد بن حميد في "المنتخب" (رقم ۲۸۸) عن خالد بن مخلد البجلي عن قيس أبي عمارة به.

وذكره الحافظ ابن حجر العسقلاني في "المطالب العالية" (۳٤/۲ رقم ۲٤۳٤) بهذا الاسناد عن قيس بن عمارة وعزاه لأبي بكر وعبد بن حميد.=

عن عبد الله بن أبی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ، عن أبیه ، عن جدّه أنّ رسول الله ﷺ قال:

"من عاد مریضاً فلا یزال فی الرَّحمة حتّی إذا قعد عنده استنقع فیها ، ثم إذا قام من عنده فلا یزال یخوض فیها حتّی یرجع".

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی تو وہ رحمت میں رہتا ہے حتیٰ کہ جب وہ اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت میں غوطہ لگا لیتا ہے پھر جب وہ اٹھ کر جاتا ہے تو وہ اس رحمت میں ہی داخل رہتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ جائے۔

مؤمن اور مسلمان کی بیماری کی وجہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں

۲۳۳- حدثنا أبو کریب الهمدانی ، حدثنا عثمان بن سعید ، حدثنا أبو الأحوص ، عن الأعمش ، عن أبی سفیان ، عن جابر قال قال

=وذکره الهیثمی فی "مجمع الزوائد" (۲۹۷/۲) وقال: رواه الطبرانی ورجاله موثقون.

(۲۳۳) والحدیث أخرجه أحمد فی "مسنده" (۳۸٦/۳) من طریق أبی اسحاق؛ وأبو یعلی فی "مسنده" (٤ ۲۰۰ رقم ٥٤۱) من طریق محاضر؛ والطیالسی فی "مسنده" (رقم ۱۷۷۳) عن سلام: ثلاثتهم عن الأعمش به.

کما رواه أحمد فی "مسنده" (۳ ۳٤٦)؛ وابن حبان فی "صحیحه" کما فی "الاحسان" (۲٥٥/٤ رقم ۲۹۱٦) کلاهما من طریق أبی الزبیر عن جابر.

ومن هذا الوجه رواه البزار فی "مسنده" (۳٦۲/۱- کشف) وقال: لا نحفظ له طریقا عن جابر أحسن من هذا.

وذکره الهیثمی فی "المجمع" (۳۰۱/۲) وقال: رواه أحمد وأبو یعلی والبزار ورجال أحمد رجال الصحیح.

ویأتی هذا الحدیث برقم (۲٤٤).

رسول الله ﷺ:

" ما من مؤمن ولا مؤمنة ولا مسلم ولا مسلمة يمرض مرضاً إلّا حطّ الله عنه خطاياه ".

(ترجمہ) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) کوئی مؤمن اور مؤمنہ عورت ایسی نہیں اور نہ ہی مسلمان مرد اور مسلمان عورت ایسی ہے جو کسی بیماری میں مبتلا ہو مگر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

مؤمن کو مصیبت میں مبتلا رکھنے کی حکمت

۲۳٤ - حدثنا خالد بن خداش، حدثنا عبدالعزيز بن محمد، عن سهيل بن أبي صالح، عن زيد، عن عطاء بن يسار أن رسول الله ﷺ قال:

" ما زال الله يبتلي العبد حتّى يلقاه وما له ذنب ".

(ترجمہ) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ آدمی کو مصیبت میں مبتلا رکھتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ اللہ سے ملے گا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

مؤمن کی تکلیف اس کو گناہوں سے صاف کر دیتی ہے

۲۳۵ - حدثنا ابراهيم بن المنذر الحزامي، حدثنا عيسى بن المغيرة، وعثمان بن طلحة، عن ابن أبي ذئب، عن جبير بن أبي صالح،

---

(۲۳٤) لم أطلع على هذا الحديث المرسل من أخرجه أو ذكره غير المؤلف.

ولكن بمعنى هذا الحديث مضى برقم (۲۲٦) عن محمد بن جبير مرسلا.

(۲۳۵) والحديث مضى برقم (۹۰) بمثله.

عن ابن شهاب ، عن عروة بن الزبير ، عن عائشة أنّ رسول الله ﷺ قال:

" إذا اشتكى المؤمن أخلصه ذلك كما يخلص الكير خبث الحديد ".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ترجمہ) جب مؤمن کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو وہ مؤمن کو اس طرح خالص کر دیتی ہے جس طرح سے بھٹی لوہے کو کھرا کر دیتی ہے۔

بخار کا علاج پانی ہے

۲۳۶ - حدثنا إبراهيم ، حدثنا الوليد بن مسلم ، عن الأوزاعي ، عن نافع ، عن القاسم ، عن عائشة ، أنّ رسول الله ﷺ قال:

" إنّ الحُمّى من فيح جهنم فأطفئوها بالماء ".

قال نافع : وكان ابن عمر يقول إذا كانت به : اللهمّ اكشف عنّا الرجز۔

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) بخار جہنم کی لو سے ہے پس تم اس کو پانی سے بجھالو۔

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ کو جب کوئی تکلیف ہوتی تھی تو آپ فرماتے تھے اے اللہ! ہم سے اپنے عذاب کو دور کر دے۔

(فائدہ) پانی بخار کے مریض کو پلایا بھی جائے اور اس کے ہاتھ منہ بھی دھوئے جائیں سردی کے بخار میں پانی کو گرم کر۔ ۔ ا ۔ ائے اور گرمیوں کے بخار میں ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔

---

(۲۳۶) والحديث رواه البزار في " مسنده " (۱/ ۳٦٤ رقم ۳٦٥ _ كشف) من طريق الأسود عن عائشة.

وذكره الهيثمي في " المجمع " (۲/ ۳۰٦) ، وقال : رواه البزار وإسناده حسن. مضى هذا الحديث برقم (۱۱۳).

تکلیف میں حضرت ابن عمرؓ کی دعا

۲۳۷- حدثنا سوار بن عبد الله ، حدثنا يحيى بن سعيد ، عن عمران أبي بكر ، حدثني عطاء بن أبي رباح ، قال قال لي ابن عباس : ألا أريك امرأةً من أهل الجنة ؟ قلت : بلى ، قال: هذه المرأة السوداء أتت النبي ﷺ ، فقالت : إنّي أصرع ، وإني اتكشَّف فادع الله لي ، قال : " **إن صبرتِ فلكِ الجنة ، وإن شئت دعوتُ الله أن يعافيكِ** "قالت : إني اتكشّف فادع الله ألّا أتكشف ، فدعا لها۔

(ترجمہ) حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں فرمایا یہ کالی عورت،، نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی تھی اورعرض کیا تھا مجھے مرگی کی تکلیف ہوجاتی ہےاور میرابدن کھل جاتا ہےآپ میرے لئے دعافرمائیں تو آپ نے فرمایا اگرتم صبر کروتو تمہیں جنت ملے گی اور اگرتم چاہوتو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں وہ تمہیں عافیت دیدے گاتو اس نے عرض کیا میرابدن کھل جاتا ہے آپ اس کیلئے دعافرمادیں کہ وہ نہ کھلےتو آپ نے اس کیلئے دعافرمائی۔

---

(۲۳۷)والحديث أخرجه البخاري في المرضى (۷/٤) عن مسدد - ومن طريقه البغوي في " شرح السنة " (۲۳۵/٥ رقم ۱٤۲۳) - ومسلم في البر (۱۹۹٤/۳ رقم ۲۵۷٦) عن عبيد الله بن عمر القواريري ؛ والنسائي في الطب في " الكبرىٰ " كما في " التحفة ".(۹۸/٥) عن يعقب بن ابراهيم : كلهم عن يحيى بن سعيد به.

ورواه أحمد في " مسنده " (۳٤۷/۱) عن يحيى بن سعيد بنفس الطريق.

كما رواه البغوي في " شرح السنة " (۲۳٥/٥) من طريق حماد بن مسعدة عن عمران القصير به.

وقال البغوي : هذا حديث متفق على صحته.

وقال الشيخ أحمد محمد شاكر : صحيح (المسند لأحمد محققه ۸۳/٥ رقم ۳۲٤۰).

مصیبت پر صبر سے جنت (حکایت)

۲۳۸- حدثنا علي بن الجعد، قال أخبرني أبو مسعود الجريري، عن محمد بن عمرو بن عطاء، عن أبيه، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال:

" ما من عبد يمرض مرضاً إلآ أمر الله الملك ما عمل من سيئة ألا يكتبها، وما عمل من حسنة أن يكتبها له عشر حسنات، وأن يكتب له من الحبس كما يعمل وهو صحيح وإن لم يعمل ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی بھی کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دیتے ہیں یہ جو بھی گناہ کا کام کرے اس کو نہ لکھنا اور جو نیکی کا کام کرے اس کو دس گنا لکھ دینا اور اس کے لئے اس رکاوٹ کی وجہ سے وہ عمل لکھتے رہو جو یہ صحت کی حالت میں کرتا تھا اگر چہ یہ اب نہیں کر رہا۔

---

(۲۳۸) والحديث أخرجه أبو يعلى في " مسنده " (۱۱/٥١٤ رقم ٨٩٨) من طريق صالح بن مالك عن عبدالأعلى به.

وذكره الحافظ ابن حجر في " المطالب العالية " (۲/۲٤٠ رقم ٢٤٢٤) وعزاه لأبي يعلى.

وذكره الديلمي في " مسند الفردوس " (٤/١١ رقم ٦٠٣١) عن أبي هريرة.

واورده المنذري في " الترغيب والترهيب " (٤/٢٩٠) ونسبه للمؤلف وابي يعلى.

وذكره الهيثمي في " مجمع الزوائد " (٢/٣٠٤) وقال: رواه ابو يعلى وفيه عبدالأعلى بن ابي المساور وهو ضعيف.

(۲۳۹) والحديث رواه أحمد في " مسنده " (٦/٣٦٩) ومن طريه المزي في " تهذيب الكمال " (٣/١٦٢٤) - في ترجمة أبي عُبيدة بن حذيفة - عن محمد بن جعفر عن شعبة عن حصين به.

تقدم هذا الحديث برقم (٦) قد استوفينا تخريجه مستوفيا هناك.

حالت بیماری میں نیک عمل نہ کرنے کے باو... ...ھی ...ھے جاتے ہیں

۲۳۹- حدثنا عبدالرحمن بن صالح ... ن الفضيل، عن حصين، عن أبی عبيدة بن حذيفة، عن عمته و كـ ... حذيفة، قالت: أحدّ النبی ﷺ حمّى شديدة فأمر بسقاء فعلّق بش... ة ثم اضطجع تحته فجعل يقطر على فؤاده، قالت: فدخلنا عليه، فقلنا، أنت رسول اللّٰه وقد اشتدت عليك الحمّى و اذتك، فادع اللّٰه يكشف ... ن، فقال:

" إن أشدّ الناس بلاءً الأنبياء، ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم".

(ترجمہ) حضرت ابوعبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں جو حضرت حذیفہ کی بیوی تھیں فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کو ایک مرتبہ بہت تیز بخار آیا تو آپ نے حکم دیا کہ مشکیزے کو درخت سے لٹکا دیا جائے پھر آپ اس کے نیچے سو گئے اور قطرہ قطرہ آپ کے دل پر گرتا رہا تو آپ فرماتی ہیں کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہم نے عرض کیا آپ تو اللہ کے رسول ہیں اور بخار نے آپ کو اتنی تکلیف دی ہے آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اس کو آپ سے دور کردیں تو آپ نے فرمایا:

(ترجمہ) لوگوں میں سب سے زیادہ تکلیف میں انبیاءؑ مبتلا ہوتے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد درجے میں ہوتے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد درجے میں ہوتے ہیں۔

سب سے زیادہ تکلیف انبیاءؑ کو پہنچتی ہے پھر درجہ بدرجہ

۲٤۰- حدثنا عبدالرحمن بن صالح، حدثنا يعقوب بن اسحاق

---

(۲٤۰) والخبر أخرجه البيهقی فی " شعب الايمان " (الباب - ۷۰) برواية المؤلف. =

الحضرمی ، عن ایاس بن أبی تمیمة ، حدثنا عطاء بن أبی رباح ، قال قال أبوهریرة : ما مرض أحبّ إلیّ من هذه الحمّی ، انها تدخل فی کل مفصل وإن اللّٰه یعطی کل مفصل قسطه من الأجر۔

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بخار سے زیادہ کوئی بیماری محبوب نہیں ہے یہ ہر جوڑ میں داخل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر جوڑ کے بدلے میں اجر کا ایک حصہ عطا فرماتے ہیں۔

مجھے بخار سب سے زیادہ محبوب ہے (حضرت ابوہریرہؓ)

۲۴۱- حدثنا عبدالرحمن بن صالح ، حدثنا علی بن ثابت ، عن الأوزاعی ، عن نافع عن سالم بن عبد اللّٰه ، عن أبیه ، عن عمر قال : وضعت یدی علی النبی ﷺ ، فقلت : بأبی وأمّی ما أجرك وهو یومئذ محموم ؟ فقال:

" إنّا کذلک یضاعف لنا البلاء کما یضاعف لنا الأجر".

(ترجمہ) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا ہاتھ حضور ﷺ پر رکھا اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کو کیا اجر ملے گا؟ جبکہ آپ اس وقت بخار میں تھے تو آپ نے فرمایا:

ہماری یہی حالت ہے ہمارے لئے مصیبت کو بھی زیادہ کر دیا جاتا ہے جس

=ورواه ابن ابی شیبة فی المصنف (۳/۲۳۲) عن وکیع عن إیاس عن عطاء عن ابی هریرة قال: ما من وجع یصیبنی أحبّ إلیّ من الحمّی لانها تدخل فی کل مفصل من ابن آدم وإنّ اللّٰه لیعطی فی مفصل قسطا من الأجر.

ورواه البخاری فی "الادب المفرد" (رقم ۵۰۳) بهذا الاسناد عن عطاء.

وذکره الدیلمی فی مسند الفردوس " (۵۲/۴ رقم ۶۱۵۶).

(۲۴۱) لم أجد هذا الحدیث له شاهد من حدیث أبی سعید (رقم ۱) وعائشة (رقم ۹) وغیرهما من هذا الکتاب فراجعه.

طرح سے ہمارے لئے اجر کو زیادہ کردیا جاتا ہے۔

انبیاءؑ کیلئے مصیبت بھی زیادہ ہوتی ہے اور اجر بھی

۲۴۲- حدثنا محمد بن يزيد بن رفاعة ، حدثنا ابن أبي زائدة، عن الحسن بن عياش - وهو أخو أبي بكر بن عياش - ، عن محمد بن عجلان ، عن النعمان بن أبي عياش الزرقي قال : عيادة المريض بعد ثلاث۔

(ترجمہ) حضرت نعمان بن ابی عیاش الزرقی فرماتے ہیں بیمار کی عیادت تین دن کے بعد ہوتی ہے۔

بیمار کی عیادت تین دن کے بعد ہوتی ہے

۲۴۳- حدثنا أبو سعيد المديني ، حدثنا اسحاق بن محمد الفروی، حدثني عبدالعزيز بن سليمان ، عن معاذ بن عبد الله بن خبيب ، عن أبيه ، عن رسول الله ﷺ أنه قال لأصحابه : "**اَتُحِبُّوْنَ ألا تمرضوا**"؟ قالوا : والله يا رسول الله ! إنّا لنحبّ العافية ، فقال رسول الله ﷺ:

---

(۲۴۲)والاثر أخرجه البيهقي في "شعب الايمان" (الباب ـ ۷۰ـ مخطوط) من طريق المؤلف.

ورواه هناد في "زهده" (۲۲۸/۱) بهذا الاسناد ـ عن ابن أبي زائدة.

وذكره ابن عراق في "تنزيه الشريعة" (۳۵۷/۲) وعزاه للبيهقي في "الشعب".

واورده السخاوي في "المقاصد الحسنة" (ص۲۹۳) ونسبه إلى ابن ابي الدنيا والبيهقي في "الشعب".

وذكره اسماعيل بن محمد العجلوني في "كشف الخفاء" (۹۸/۲ رقم ۱۷۹۵) وعزاه إلى المؤلف والبيهقي في "الشعب".

وقد وردت في هذا المعنى عدة أحاديث مرفوعه صعيفة ، فجاء عن أنس رقم (۵٤) من الكتاب فراجعه.

(۲٤۳)والحديث ذكره المنذري في "الترغيب والترهيب" (۲۸۸/۲) وعزاه للمؤلف فقط.

" وما خير أحدكم ألا يذكره الله ".

(ترجمہ) حضرت معاذ بن عبداللہ بن خباب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم بیمار نہ ہو؟ ہم نے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم عافیت کو پسند کرتے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) تم میں سے کسی میں خیر نہیں ہے اگر اللہ اس کو یاد نہ کرے۔

(فائدہ) فرعون کو بھی تین سو سال تک سر میں درد تک نہیں ہوا تھا۔

(امداداللہ انور)

کوئی بیمار نہ ہو تو اس میں خیر نہیں ہے

۲۴۴- حدثنا اسحاق بن اسماعیل، حدثنی عمر بن حفص، حدثنا أبی، عن الأعمش، عن أبی سفیان، عن جابر قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول:

" ما من مؤمن ولا مؤمنة ولا مسلم ولا مسلمة یمرض مرضاً إلّا قصّ الله عنه من خطایاه ".

(ترجمہ) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

(ترجمہ) کوئی مؤمن مرد اور کوئی مؤمن عورت ایسی نہیں ہے اور کوئی مسلمان مرد اور کوئی مسلمان عورت ایسی نہیں جو بیمار ہو کسی بیماری میں مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو کم کر دیتے ہیں۔

---

(۲۴۴) والحدیث مضی برقم (۲۳۳) فراجعه.

مؤمن اور مسلمان کی بیماری سے گناہوں کی معافی

٢٤٥- حدثنا اسحاق، حدثنا جرير، عن الاعمش، عن أبى سفيان، عن جابر قال: أتت الحُمّى النبى ﷺ، فقال: "**مَنْ أنت**"، فقالت: أنا أمّ مِلْدم (٢٧)، قال: "**تهدين إلى أهل قباء؟**" قالت: نعم، قال: فأتتهم فحمّوا ولقوا منها شدّة فاشتكوا إليه، ثم قالوا: يا رسول اللّٰه! ما لقينا من الحمّى، قال: "**إن شئتم دعوتُ الله فيكشفها عنكم، وإن شئتم كانت لكم طهورًا؟**" قالوا: بل تكون لنا طهوراً۔

(ترجمہ) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس بخار آیا تو آپ نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے کہا میں ام مِلدم (بخار) ہوں آپ نے فرمایا قباء والوں کی طرف چلا جا تو اس نے کہا ٹھیک ہے پھر وہ قباء والوں کے پاس چلا گیا تو ان کو بخار چڑھ گیا اور وہ بخار سے بہت تکلیف اٹھانے لگے تو انہوں نے حضور ﷺ کے پاس شکایت کی اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہمیں بخار سے بہت تکلیف ہوتی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم کہو تو میں اللہ سے

---

(٢٤٥) والحديث أخرجه أبو يعلى فى "مسنده" (٤٠٩/٣) عن زهير؛ ورواه = =ابن حبان فى "صحيحه" كما فى "الاحسان" (٢٥٨/٤) من طريق عثمان بن أبى شيبة: كلاهما عن جرير به.

ورواه أحمد فى "مسنده" (٣١٦/٣) عن أبى معاوية عن الأعمش به.

وأورده المنذرى فى "الترغيب والترهيب" (٢٩٩/٤) ونسبه إلى أحمد ورواته رواة الصحيح، وأبى يعلى وابن حبان فى "صحيحه"، ورواه الطبرانى فى "الكبير" بنحوه من حديث سلمان.

وذكره الهيثمى فى "المجمع" (٣٠٥/٢) وقال: رواه أحمد وأبو يعلى ورجال أحمد رجال الصحيح.

(٤٤٦) والحديث رواه هناد فى "زهده" (٢٤١/١ رقم ٤٠٩) عن أبى الأحوص به.

وأخرجه ابن سعد فى "الطبقات" (٢٠٧/٢) من طريق اسرائيل بن يونس عن أشعث بن أبى الشعثاء به.=

تمہارے لئے دعا کروں تو وہ تمہیں عافیت دے گا اور اگر تم چاہو تو صبر کرو اس سے تمہاری طہارت ہوگی تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ ہمارے لئے طہارت کا سبب بن جائے۔

(فائدہ) طہارت کا مطلب گناہوں سے پاکیزگی ہے۔

بخار گناہوں سے طہارت کا سبب ہے

٢٤٦- حدثنا خلف بن هشام، حدثنا أبو الأحوص، عن الأشعث يعني ابن أبي الشعثاء، عن أبي بردة عن بعض أمهات المؤمنين قالت: اشتكى رسول [الله ﷺ] (٣٨)، واشتد عليه، فلما أفاق، قلت: لو أن إحدانا فعلت هذا خشيت أن تجد عليها، قال:

" أولا تعلمين أن المؤمن يشتد عليه وجعه فيحطّ عنه من خطاياه ".

(ترجمہ) حضرت ابو بردہ بعض امہات المؤمنین سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کو تکلیف ہوئی اور تکلیف بھی سخت ہوئی تو جب آپ کو افاقہ ہوا تو عرض کیا کاش کہ ہم میں سے کسی کو یہ تکلیف ہوتی مجھے یہ ڈر تھا کہ آپ ....تو آپ نے فرمایا:

کیا تم جانتی نہیں ہو کہ جب مؤمن پر اس کی تکلیف سخت ہوتی ہے تو اس سے اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔

= كما رواه أحمد في " مسنده " (١٥٩/٦، ٢١٥)؛ والحاكم في "المستدرك" (١٠٥/١)؛ وابن سعد في " الطبقات " (٢٠٦/٢) ثلاثتهم من طريق أبي قلابة عن عبدالرحمن بن شيبة عن عائشة أم المومنين مرفوعاً بنحوه.

صححه الحاكم على شرط الشيخين ووافقه الذهبي.

وأخرجه ابن سعد في " الطبقات " أيضا (٢٠٧/٢) عن أبي بردة قال: مرض رسول الله ﷺ، فاشتد وجعه .... فذكر الحديث نحوه.

(فائدہ) انبیاء کرامؑ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں یہ آپ کا فرمانا یا تو امت کی ترغیب اور صبر کے لئے ہے یا حسنات الأبرار سیئات المقربین کے قبیل سے ہے۔

مؤمن کی تکلیف سے گناہ جھڑتے ہیں

۲۴۷- حدثنا أحمد بن محمد بن أبی بکر ، حدثنا ابراهیم بن حمزة ، حدثنی عبدالعزیز بن محمد ، عن عمرو بن یحیی ، عن ابی الحویرث ، عن محمد بن جبیر ، أن رسول الله ﷺ قال:

" إنّ الله لیبتلی عبده بالسقم حتّی یکفّر عنه بذلک ذنبه کله ".

(ترجمہ) حضرت محمد بن جبیر سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری میں مبتلا کرتے ہیں حتیٰ کہ اس کے بدلے میں اس کے سارے گناہ معاف کردیں گے۔

بیماری کے بدلے میں تمام گناہ معاف

۲۴۸- حدثنی أبو اسحاق ابراهیم بن راشد الأدمی ، حدثنا حجاج ابن منهال ، حدثنا حماد بن سلمة ، عن أبی عمران ، قال : إن المریض إذا جزع فاذنب ، قال الملك الذی علی الیمین للملك الذی علی الشمال لا تکتب۔

(ترجمہ) حضرت ابو عمران فرماتے ہیں کہ مریض جب بیماری میں مبتلا ہو اور پھر اس سے گناہ سرزد ہو جائے تو وہ فرشتہ جو دائیں طرف ہوتا ہے اس فرشتے کو جو بائیں طرف ہوتا ہے کہتا ہے کہ گناہ کو نہ لکھو۔

---

(۲٤۷)والحدیث مضی برقم (۲۲٦) بمثله فراجعه.

(۲٤۸)والاثر مضی برقم (۹۸) فراجعه.

(تنبیہ) اس حدیث کے بل بوتے پر بیماری کی حالت میں گناہ کرنے پر جرأت نہیں کرنی چاہئے اگر وہ جرأت کرے گا اس لحاظ سے تو شاید اس کا گناہ بھی معاف نہیں ہوگا اور جرأت کا الگ گناہ بھی ہوگا۔

بیماری میں کئے ہوئے گناہ فرشتہ نہیں لکھتا

۲۴۹- حدثنا فضيل بن عبدالوهاب، حدثنا هشيم، أخبرنا منصور، عن الحسن أن عمران بن حصين ابتلى فى جسده، فقال: ما أراه إلّا بذنب، وما يعفو الله أكثر، وتلا ﴿**مَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ**﴾(۳۹)

(ترجمہ) حضرت عمران بن حصین کو ان کے جسم میں تکلیف ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ کسی گناہ کی وجہ سے واقع ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ کی بخشش کر دیتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَمَا اَصَابَكُم مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ.

---

(۲٤۹) والاثر أخرجه البيهقى فى "شعب الايمان" (الباب ـ ۷۰) بطريق المؤلف.

وروه الحاكم فى "المستدرك" (٤٤٥/٢) من طريق يعقوب بن ابراهيم وأحمد بن منيع وزياد بن أيوب: عن هشيم به مطولاً.

صححه الحاكم ووافقه الذهبى.

ورواه المؤلف فى "كتاب الرضا" (رقم ٦١) من طريق يونس: والطبرانى فى المعجم الكبير" (١٠٧/١٨ رقم ٢٠٥) من طريق مبارك بن فضالة: كلاهما عن الحسن مفصلاً.

وذكره الهيثمى فى "مجمع الزوائد" (٣٠٢/٢) وقال: رواه الطبرانى فى "الكبير" واسناده حسن.

واورده السيوطى فى "الدر المنثور" (٣٥٥/٧) ونسبه إلى عبد بن حميد وابن ابى الدنيا فى "الكفارات" وابن ابى حاتم والحاكم وصححه والبيهقى فى "شعب الايمان".

(ترجمہ) اور تم پر جو مصیبت پڑتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے۔

مصیبت گناہوں کے سبب آتی ہے

۲۵۰- حدثنا سعيد بن محمد الجرمی، حدثنا أبو تميلة، حدثنا أبو حمزة السكری، عن جابر، حدثنا من سمع بريدة الأسلمی يقول: سمعت النبی ﷺ يقول:

" ما أصاب رجلًا من المسلمين نكبة فما فوقها - حتى ذكر الشوكة - إلّا لإحدى خصلتين إلّا ليغفر الله له من الذنوب ذنباً لم يكن ليغفر له إلّا بمثل ذلك، أو يبلغ به من الكرامة كرامة لم يكن ليبلغها إلّا بمثل ذلك ".

(ترجمہ) حضرت جابر فرماتے ہیں ہمیں اس شخص نے بیان کیا جنہوں نے حضرت بریدہ اسلمیؓ سے سنا تھا انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا:

(ترجمہ) جس مسلمان آدمی کو بھی کوئی مصیبت یا اس سے کم تکلیف پہنچے حتیٰ کہ آپ نے کانٹے کا بھی ذکر کیا تو اس کی دو وجہیں ہوتی ہیں یا تو اللہ اس کے گناہوں میں سے کسی گناہ کو معاف کر دیتے ہیں جو اس طرح کی تکلیف دیئے بغیر معاف نہیں ہونا تھا یا اس کی وجہ سے عزت کے اس مقام تک پہنچا دیتے ہیں کہ وہ اس میں مبتلا ہوئے بغیر اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔

تکلیف پہنچنے کے دو اہم سبب

۲۵۱- حدثنا سعيد بن محمد الجرمی، حدثنا عنبسة بن

(۲۵۱) والحديث أخرجه البخاری فی الطب (۲٤/۷)؛ وأبو داود (۲۱۷/٤) رقم ۳۸۹۰)؛ وأحمد فی "مسنده" (۱۵۱/۳) من طريق عبدالعزيز =

عبدالواحد، عن محمد بن يعقوب، عن إسحاق بن عبد الله بن أبى طلحة، عن أنس بن مالك، عن النبى ﷺ أنه كان إذا دعا للمريض قال:

" أذهِبِ البأسَ رَبَّ النَّاسِ واشفِ أنت الشّافى لا شافى إلّا أنت ".

(ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ جب کسی مریض کے لئے دعا کرتے تھے تو یہ فرماتے تھے:

اَذْهِبِ الْبَاسُ رَبَّ النَّاسُ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ.

(ترجمہ) اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو ہٹا لیجئے اور شفاء دیدیجئے آپ شفاء دینے والے ہیں کوئی شفاء دینے والا نہیں مگر آپ۔

مریض پر دعائیہ کلمات

۲۵۲- حدثنى محمد بن قدامة الجوهرى، حدثنا سلم بن سالم، حدثنا سعيد بن عبدالجبار - ورفعه - قال:

" من كتم حُمّى يوم أصابه أخرجه الله مِن ذنوبه كيوم ولدتُه أمّه وكتب له برآءة من النار وستر عليه كما ستر بلاء الله عليه فى الدّنيا ".

=بن صهيب عن أنس.

كما رواه أحمد فى " مسنده " (۲٦٧/۳)؛ وأبو يعلى فى " مسنده " (٤٦٦/٦ رقم ۱۱۱۹)؛ والبغوى فى " شرح السنة " (۲۲٤/٥ رقم ١٤) من طريق حميد عن أنس.

قال البغوى رحمه الله: هذا حديث متفق عليه صحته.

(۲٥۲) هذا الأثر لم أجد بهذا الاسناد وله شاهد من حديث على مرفوعاً فى " مشكل الآثار " للطحاوى (٤٨/۳).

(ترجمہ) حضرت سعید بن عبدالجبار حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ

(ترجمہ) جس شخص نے ایک دن کا بخار چھپالیا اللہ تعالی اس کو اس کے گناہوں سے اس طرح نکال دیں گے جیسا کہ اس کو اس کی ماں نے اسی دن جنا ہو اور اس کے لئے جہنم سے براءت لکھ دیتے ہیں اور اس کی پردہ پوشی کرتے ہیں جس طرح سے اس نے دنیا میں اپنے اوپر اللہ کی طرف سے آنے والی مصیبت کو چھپالیا تھا۔

بخار چھپانے کے انعامات

۲۵۳- حدثنی اسماعیل بن ابی الحارث، حدثنا کثیر بن هشام، عن الربیع بن صبیح، عن غالب القطّان أن النبی ﷺ دخل علی ذی النخامة وهو موعوك، فقال "منذ کم"؟ فقال: مذ سبع یا رسول الله! فقال: "**اختر إن شئت دعوتُ الله أن یعافیک، وإن شئت صبرت ثلاثاً فتخرج منها کیوم ولدتک اُمّک**" قال: بل اصبر یا رسول الله۔

(ترجمہ) حضرت ربیع بن صبیح سے روایت ہے وہ حضرت غالب القطان سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ذوالنخامہ کے پاس تشریف لے گئے جبکہ ذوالنخامہ کو بخار تھا آپ نے پوچھا کب سے ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ! سات دن سے ہے تو آپ نے فرمایا چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں صحت دیدے اور اگر چاہو تو تین دن تک مزید صبر کرلو تو تم اس بخار سے اس طرح نکلو گے جس طرح سے تمہاری ماں نے تمہیں اس دن جنا ہو تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! بلکہ میں صبر کروں گا۔

(فائدہ) یعنی جس طرح سے بچہ ہوتا ہے اور اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں

ہوتا اس طرح تمہارے ذمہ بھی کوئی گناہ نہیں رہے گا۔

دس دن بخار برداشت کرنے پر تمام گناہوں کی معافی

۲۵٤- حدثني حسين بن علي العجلي ؛ حدثنا عمرو بن محمد العنقزي ، حدثنا زافر بن سليمان ، عن عبيد الله قال : سمعتُ الحسن يحدث عن أبي سعيد الخدري ، قال أتى رجل الى النبي ﷺ فقال : يا رسول الله ! كبرت سنّي ، وسقم جسدي ، وذهب مالي ، فقال رسول الله ﷺ:

" لا خير في جسد لا يبتلى ، ولا خير في مال لا يرزأ منه ، إنّ الله إذا أحبّ عبداً ابتلاه واذا ابتلاه صبره ".

(ترجمہ) حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میرا جسم بیمار رہتا ہے اور میرا مال ختم ہوگیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(ترجمہ) اس جسم میں کوئی خیر نہیں جس میں مصیبت اور تکلیف نہیں ہوتی اور اس مال میں کوئی خیر نہیں ....

۲۵۵- حدثنا سوار بن عبد الله ، حدثنا يحيى بن سعيد ، عن ابن جريج ، عن ابن أبي مليكة ، عن عائشة أن النبي ﷺ قال :

" ما يصاب المسلم من شوكة فما فوقها إلا كانت كفارة له ".

(ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے

---

(٢٥٤) والحديث ذكره الغزالي في " احياء العلوم " (١٢٨/٤) ، وقال العراقي في تخريجه : رواه ابن ابي الدنيا باسناد فيه ليّن.

(٢٥٥) والحديث أخرجه الطحاوي في " مشكل الآثار " (٦٩/٣) من طريق ابي عاصم عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن القاسم بن محمد عن عائشة.

مضى هذا الحديث برقم (٢٣١) فراجعه.

فرمایا:

مسلمان کو کوئی کانٹا یا اس سے بھی معمولی چیز سے تکلیف پہنچتی ہے تو یہ اس کے لئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

٢٥٦- حدثني علي بن محمد بن ابراهيم ، حدثنا ابو صالح ، حدثني ليث ابن سعد ، عن ابراهيم بن أعين ، عن عباد بن شيبة ، عن حجاج بن فرافصة أن رسول الله ﷺ قال:

"ما مِن مريض يقول : سبحان الملك القدوس الرحمن الملك الديان ، لا اله الا أنت مَسَكِّنُ العروق الضارية ، ومنيم العيون الساهرة ، سكّن عروقي الضارية و نوّم عيني الساهرة إلا شفاه الله عزوجل".

(ترجمہ) حضرت حجاج بن فرافصہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا: جو مریض یہ کلمات کہے:

"سبحان الملك القدوس الرحمن الملك الديان ، لا اله الا أنت مَسَكِّنُ العروق الضارية ، ومنيم العيون الساهرة ، سكّن عروقي الضارية و نوّم عيني الساهرة".

تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرما دیتے ہیں۔

(فائدہ) مذکورہ کلمات کا ترجمہ یہ ہے

(ترجمہ) اے پاک بادشاہ! تو سب عیوب سے پاک ہے تو رحمٰن ہے، بادشاہ ہے ہر ایک کو اس کے لئے کا بدلہ دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی تکلیف دینے والی رگوں کو تسکین پہنچاتا ہے اور بے آرام آنکھوں کو آرام کی نیند سلاتا ہے، میری تکلیف والی رگوں کو سکون عطا فرما اور میری بے آرام آنکھ کو نیند عطا فرما۔

آخر كتاب " المرض و الكفارات " لابن أبى الدنيا

۲۵۷- حدثنا أحمد بن جميل المروزى ، حدثنا عبدالعزيز بن عبدالصمد ، حدثنا مطر الوراق ، قال : لما خلق اللّٰه الداءَ و الدواء ، فالداء ثلاثة ، والدواء ثلاثة ، فالداء: المرّة ، والدّم ، والبلغم ، فدواء المِرَّة المشى ، و دواء الدم الحجامة ، ودواء البلغم الحمام۔

(ترجمہ) حضرت مطر الوراق فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا کو پیدا کیا تو تین قسم کی بیماریاں پیدا کیں اور تین قسم کے علاج پیدا کئے پس بیماریاں یہ ہیں: صفراء، خون اور بلغم ۔ پس صفراء کا علاج اور مسہل چلنا پھرنا ہے۔اورخون کا علاج پچھنے لگوانا ہےاور بلغم کا علاج حمام ہے۔

(فائدہ) صفراء کا مسہل، چلنا پھرنا ہے اس سے صفراوی مریض کا مریض تحلیل ہو جاتا ہے اور خون کا علاج جب خون میں گرمی ہو یا شدت ہو یا اور کسی طرح کا مرض تو بعض مخصوص رگوں وغیرہ سے مخصوص مقدار میں خون نکالنے سے صحت ہو جاتی ہے۔اور بلغم کا علاج گرم پانی سے نہانا اور جسم کو سردی سے محفوظ رکھنا ہے۔
(امداد اللہ انور)

۲۵۸- حدثنا الحسين بن عبدالرحمن ، حدثنا على بن عوف الأزدي ، سمعت عبدالرحمن بن مقرن ، قال قال لى خزيل الطبيب و سقانى شربة من دواء ، إيّاك ومجالسة الثقيل ، فإنا نجد فى كتاب الطب أن مجالسة الثقيل حُمّى الروح ، ثم أنشد عبدالرحمن فى ذلك۔

عندنا فى الحيى للمقت جبل ... شامخ بـ الأرض رأس فى الثقل
سد روح الأرض فاهتاج به ... سقم من كل أصناف العلل
ماله جار ولا معرفة ... من جميع الناس إلا ينحل
تمرض الأرواح من رؤيته ... فتغشاها نُعاس و كسل
وإذا قابل أقفا وجهه ... لهلال ليلة لم يستهل

(ترجمہ) حضرت عبدالرحمٰن ابن مقرن فرماتے ہیں مجھے خزیل طبیب نے تھوڑی سے دوا پلائی اور کہا کہ تم اپنے آپ کو ثقیل چیزوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرو کیونکہ ہم نے طب کی کتاب میں پڑھا ہے کہ ثقیل چیزوں کی ہم نشینی روح کا بخار پیدا کرتی ہے پھر عبدالرحمٰن نے کچھ شعر پڑھے، جن کا ترجمہ یہ ہے

(۱) ہمارے پاس قبیلے میں انتقام کے لئے ایک پہاڑ ہے جو زمین میں پیوست ہے اور انتہائی بوجھل ہے۔

(۲) جس نے زمین کی روح کو بند کر دیا ہے اور اس کی وجہ سے ہر طرح کی تکالیف آہ وفغاں کر رہی ہے۔

(۳) اس پہاڑ کا نہ کوئی پڑوسی ہے اور نہ ہی لوگوں کو اس سے کوئی محبت ہے وہ اس سے دور ہی رہتے ہیں۔

(۴) اس کو دیکھتے ہی روحیں بیمار ہو جاتی ہیں اور ان میں اونگھ اور سستی غالب آجاتی ہے۔

(۵) جب پہلی رات کا چاند طلوع ہونے لگے تو وہ اس کے سامنے آڑ بن جاتا ہے۔ (یعنی دیکھنے والوں کو پہاڑ کے درمیان میں آنے کی وجہ سے چاند نظر نہیں آتا)

۲۵۹۔ وحدثنا أبو بكر بن عسكر، قال سمعت أبا صالح، قال: سألت إمرأة الليث بن سعد من عسل، فأمرلها بزق. فقال له كاتبه: انما سألتك منّا فأمرت لها بزق فقال: انها سألت على قدرها، فنُعطيها على قدر بالنعمة علينا۔

(ترجمہ) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں ایک عورت نے حضرت لیث ابن سعد سے شہد اور سوال کیا تو آپ نے اس کے لئے شہد کی ایک بھری مشک دینے کا حکم دے دیا تو ان کے منشی نے عرض کیا اس نے تو آپ سے ایک کلو شہد مانگا تھا آپ نے پوری مشک کا حکم دے دیا۔ تو آپ نے فرمایا: اس نے اپنی ہمت کے مطابق مانگا تھا اور ہم نے اللہ کی حاصل شدہ نعمت کی مقدار میں اس کو عطا کیا۔

(فائدہ) کچھ عرصہ پہلے جب شہروں میں پائپوں اور ٹینکیوں کے ذریعے پانی کا رواج نہیں تھا تو بڑے لوگوں کے گھروں میں ماشکی مشکوں کے ذریعے پانی پہنچاتے تھے اور گلیوں اور سڑکوں کا چھڑکاؤ کرتے تھے۔ یہ مشک بکری کی سالم کھال سے بنائی جاتی تھی۔ دم اور پیروں کی جگہ سے اس کو باندھ دیا جاتا تھا تاکہ پانی نہ نکلے اور گلے کی طرف والا حصہ کھلا چھوڑ دیا جاتا تھا تاکہ پانی بھرنے اور انڈیلنے میں سہولت رہے۔ اور یہ گردن کا حصہ ماشکی کے ہاتھ میں ہوتا تھا وہ حسب ضرورت اس کا منہ کھول کر پانی ڈالتا تھا۔ اور دو طرف سے چمڑے کا پٹا سی دیا جاتا تھا تاکہ ماشکی کو کندھوں پر رکھ کر مشک اٹھانے میں سہولت ہو (امداد اللہ انور)

٢٦٠- وأخبرنا الشيخ الإمام أبو سعد هذا، قال، أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمد بن محمد المديني، بقراءتي عليه بنيسابور، قال: أخبرنا الشيخ أبو عبد الله الحسين بن محمد بن الحسين بن عبد الله بن أحمد بن فَنُجَوَيْه الثقفي الدينوري، حدثنا أحمد بن جعفر بن حمدان، حدثنا محمد بن زيدان بن الوليد، حدثنا أبو بكر بن ابی الدنيا۔

حدثني محمد بن الحسين، حدثني موسى بن عيسى، حدثني الوليد بن مسلم، انه رای رجلا رثّ الهيئة، دسم الثياب، قال الوليد، فقلت له: مالی لا أرى عليك زيّ أهل الإسلام، قال: فما أنكرت من ذلك لعلّك تريد حسن الخطاب ونقاء الثوب؟ قلت: نعم فبكى، قال: فكيف يتيسر حزني على مصيبتي فيما سلف من ذنوبي، والشاهد لله عليّ قال: وغشي عليه۔

(ترجمہ) حضرت ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا خستہ حالت میں میلے کپڑے پہن رکھے تھے تو حضرت ولید نے فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں مسلمانوں کی شکل وصورت میں نہیں دیکھ رہا اس نے کہا تمہیں کونسی چیز اسلام کے خلاف نظر آئی ہے شاید تم چاہتے ہو کہ میری شکل خوش کن ہو

اور کپڑے صاف ستھرے ہوں؟ میں نے کہا ہاں تو وہ رو پڑا اور کہنے لگا مجھے اپنی مصیبت میں غم کی وجہ سے جو مجھے اپنے سابقہ گناہوں کی وجہ سے حاصل ہے تمہاری مطلوبہ حالت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس پر خدا گواہ ہے پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔

۲٦١- أخبرنا أبو عبد الله بن فنجويه، حدثنا محمد بن الحسن بن صقلاب، حدثنا محمد بن جعفر بن ملاس الدمشقي، حدثنا إسماعيل بن أبان، حدثنا أبو مسهر، حدثنا مالك بن أنس، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ:

" اِنّ رجلًا لم يعمل خيراً قط، فقال لأهله: إذا أنا مِتُّ فأحرقوني فاذروا نصفي في البَرِّ ونصفي في البحر، فو الله لئن أخذني الله عزّوجلّ ليعذّبني عذاباً أشدّ عذاب ما عذّبه أحداً قطّ، فلما مات فعلوا ذٰلک قال: فأمر الله عزوجلّ البَرَّ فجمع ما فيه، وأمر البحر فجمع ما فيه، ثم خلقه خلقاً سوياً ثم قال: ما حملک على ما فعلتَ؟ قال: خشيتک يا ربِّ !! قال: فغفر الله عزّوجلّ له ".

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی نے کبھی خیر کا کام نہیں کیا تھا اس نے اپنے گھر والوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا پھر آدھا حصہ جنگلوں میں اور آدھا سمندر میں بکھیر دینا۔ خدا کی قسم اگر اللہ عزوجل نے مجھے پکڑ لیا تو مجھے ایسا شدید عذاب دے گا کہ ایسا کسی کو نہیں دیا ہوگا۔ پھر جب وہ مر گیا تو اس کے لواحقین نے اس کی وصیت پر عمل کیا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے جو کچھ اس میں تھا اس کو جمع کیا اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اس کا جو کچھ اس میں تھا اس نے جمع کیا۔ پھر اللہ نے

اس کو صحیح سالم پیدا کر دیا اور پوچھا جو تو نے کیا ہے وہ کیوں کیا ہے اس نے عرض کیا اے رب میں آپ سے ڈر گیا تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اسی بات پر اللہ عزوجل نے اس کی بخشش فرما دی۔

٢٦٢- أخبرنا ابو عبد الله ، حدثنا عبيد الله بن شبة ، حدثنا أحمد بن موسى بن سليمان ، حدثنا عمر بن محمد النسائى ، حدثنى أحمد بن عمر بن عبد الله ، عن عبد الله بن الفرج العابد ، حدثنى ابن المبارك قال : عمل ابو الربيع مقنعة فمكث فيها أيّامًا يحكم صنعتها حتى فرغ منها فجاء بها إلى البزاز ، فألقاها إليه يبيعها فأخرج فيها عيباً و ردّها عليه فقعد ناحية يبكى بكاءً حارّاً فمرّ به اخوان له فقالوا : يا أبا الربيع ! ما يبكيك؟ قال : لا تسئلونى ، قالوا: و كيف لا نسألك وقد سمعنا بكاؤك ؟ قال : فاقعدوا ، فقال لهم: ان هذه بيدى منذ كذا و كذا لم آلو أن أحكم صنعتها فجئت بها إلى هذا البزاز فأخرج علىّ فيها عيبا وضرب بها وجهى فكم من عمل لى أرى أنه قد صح لى عند ربى عزّوجل غداً يخرج علىّ عيوبه يضرب به وجهى ، قال : فقعدوا معه وجعلوا ما تماً يبكون معه۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا: ابوربیع نے ایک پردہ بنایا اور کئی دن تک اس کو مضبوط بناتا رہا حتی کہ جب بن کر فارغ ہوا تو ایک کپڑا فروش کے پاس لے آیا اور بیچنے کے لئے اس کے سامنے ڈال دیا تو کپڑا فروش نے اس میں عیب نکالا اور واپس کر دیا تو وہ ایک طرف بیٹھ کر بڑی گرمجوشی سے رونے لگا اس کے پاس سے اس کے کچھ دوست گزرے اور کہنے لگے اے ابوربیع کیوں رو رہے ہو کہا مت پوچھو۔ انہوں نے کہا کیوں نہ پوچھیں جبکہ ہم نے تمہارا رونا سن لیا ہے تو اس نے کہا بیٹھو پھر ان سے کہا یہ کپڑا میرے پاس اتنے اور اتنے عرصے سے ہے۔ میں نے اس کی بناوٹ کی کاریگری میں کوئی کوتاہی نہیں کی پھر میں اس کو کپڑا فروش کے پاس لے گیا تو اس نے اس میں ایک عیب نکال دیا اور کپڑے کو میرے منہ پر مار دیا پس میرے کتنے ایسے عمل ہیں جن کو میں سمجھتا ہوں کہ میرے

پروردگار کے نزدیک کل صحیح ہوں گے۔ لیکن ان کے عیب نکال کر میرے منہ پر مار دیئے جائیں گے۔ حضرت ابن مبارک فرماتے ہیں: تو اس نے دوست بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور اس کے روتے اور آہ وزاری کرتے رہے۔

تمت ترجمة الكتاب وللّٰه الحمد على ذلك وبحمده تتم الصالحات اللهم تقبل منى انك انت السميع العليم واتوب عليك فانك انت التواب الرحيم.

وصل وسلم على نبيك المصطفىٰ وعلى آله الطيبين الطاهرين وازواجه واصحابه و علماء دينه و اولياء امته اجمعين.

ابد العابدين

(امداد اللہ انور)

۲۹ صفر ۱۴۳۲ھ بمطابق 3/2/2011

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

Art vision 0332-8163860